شمارہ: ۵ جلد: ۱۷ جمادی الاول ۱۴۳۴ھ مارچ 2013
Email: khatmenubuwwat@ymail.com

مسلسل اشاعت کے ۵۱ سال

ماہنامہ

لولاک

ملتان

کراچی کے حالات اور قنوتِ نازلہ کا اہتمام 3

لالہ اجمل شہیدؒ

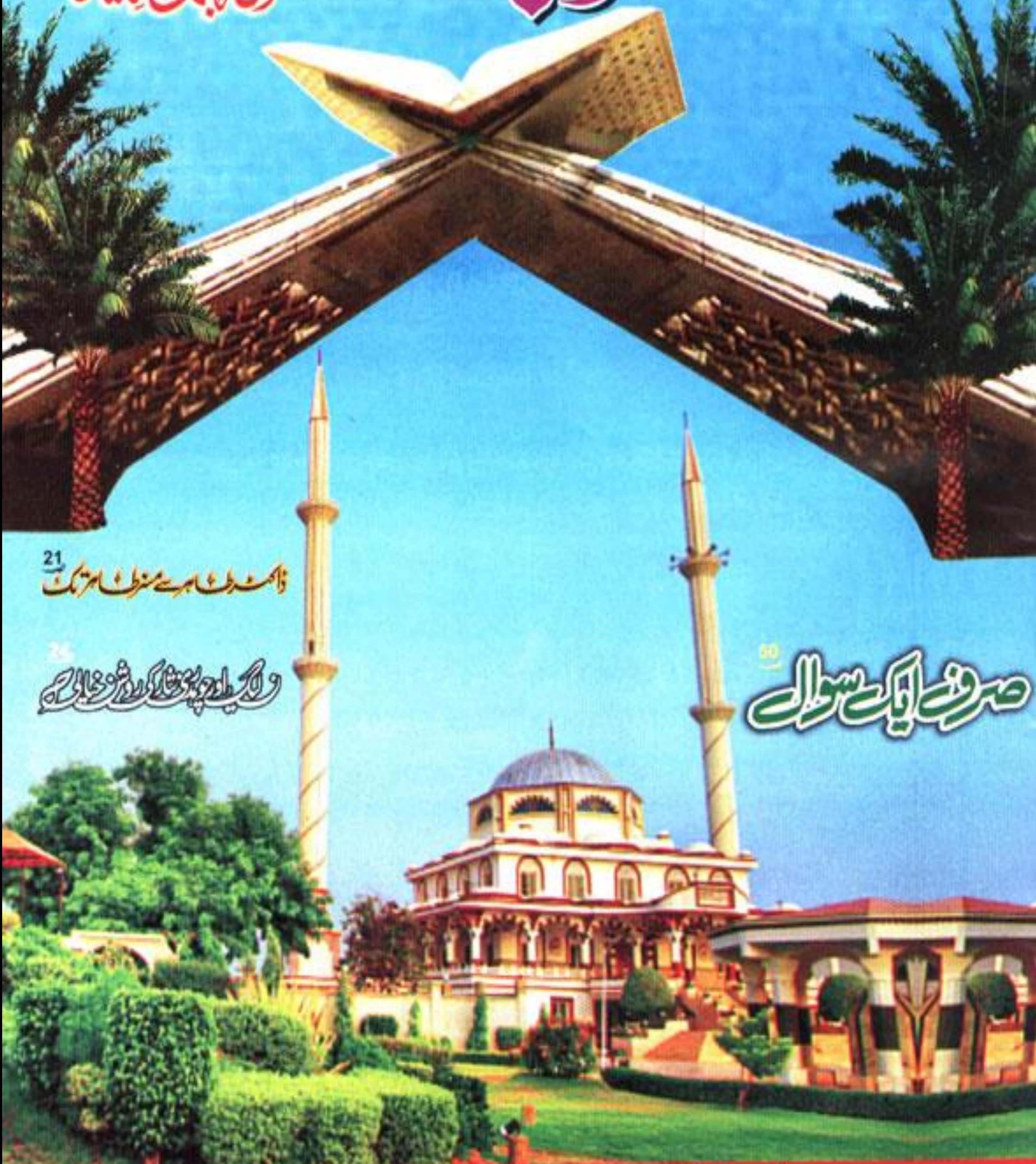

ڈاکٹر طاہر سے منظور احمد تک 21

ڈاکیہ اور چوہدری نثار کی روشن خیالی 24

صرف ایک سوال 50

تو صاحبِ منزل ہے کہ بھٹکا ہوا راہی! قادیانیوں کیلئے دعوتِ فکر 43

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: ۵ ○ جلد: ۱۷

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفی	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفی چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

کراچی کے حالات اور قنوت نازلہ کا اہتمام	مولانا اللہ وسایا	3

مقالات ومضامین

ذکر اللہ کے فضائل	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	5
ہجرت نبوی ﷺ اور بعد کے حالات (آخری قسط)	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	7
سیدنا حضرت قیس بن عاصم منقری رضی اللہ عنہ	حافظ محمد انس	9
شیخ امین عبدالرحمن کے عقائد اور ان کا حکم	مولانا مختار احمد	11
ڈاکٹر طاہر سے مسٹر طاہر تک	شاہین صہبائی	21
ن لیگ اور چوہدری نثار کی روشن خیالی	انصار عباسی	24
حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ	مولانا سید زین العابدین	26
لالہ اجمل شہید رحمۃ اللہ علیہ	حافظ محمد انس	29
مولانا محمد اشرف ہمدانی کا سانحہ ارتحال	مولانا اللہ وسایا	32
حضرت مولانا قاری سعید احمد کی شہادت	مولانا قاری عباس	35
چوہدری محمد طفیل احرار رحمۃ اللہ علیہ کی حیات وخدمات	مولانا عبدالعزیز لاشاری	37
حضرت مولانا غریب اللہ کا وصال	فیضان الحق مجددی	38
حضرت مولانا قاری اسلام الدین رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	مولانا عبدالصمد	39

رد قادیانیت

تو صاحب منزل ہے کہ بھٹکا ہوا راہی! قادیانیوں کیلئے دعوت فکر	ارشد سراج الدین	43
متنبی کا الہام.....کیا خدا عزادار ہے؟	مولانا محمد اجمل شاہین شہید رحمۃ اللہ علیہ	48
صرف ایک سوال	مولانا مفتی محمد فاروق	50

متفرقات

جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	52
تبصرہ کتب	ادارہ	55

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم!

کراچی کے حالات اور قنوت نازلہ کا اہتمام!

اللہ رب العزت ہمارے وطن عزیز پاکستان پر رحم فرمائیں۔ دن، رات حالات ابتری کی طرف جارہے ہیں۔ دور دور تک اصلاح احوال کی کوئی شکل نظر نہیں آرہی۔ واقفان راز اس کا حل ایک ہی بتاتے ہیں کہ کراچی کے گھر گھر کے ووٹوں کی فوج کی زیر نگرانی چیکنگ ہو، بوگس ووٹ خارج کئے جائیں اور یہ کہ نئی حلقہ بندیاں قائم کی جائیں۔ من پسند نتائج حاصل کرنے کے لئے بوگس ووٹوں کے اندراج اور زمینی حقائق کو نظر انداز کر کے جو حلقے بنائے گئے ہیں انہیں ختم کیا جائے۔ تاکہ خود غرضی سے تشکیل پانے والے دہشت وتشدد کا ماحول ختم کیا جاسکے۔ کراچی کے احوال خراب کرنے کے کئی عوامل ہیں۔ بعض ملعون طبائع نے ملکی وغیر ملکی ایجنسیوں کے اغراض مذمومہ کی تکمیل کے آلۂ کار ہونے کے ناتے اپنے سفر کا آغاز کیا۔ پھر قتل ودہشت سے انسانیت پر ظلم وستم کی وہ وہ مشقیں کی گئیں کہ بربریت بھی انگشت بدنداں ہوگئی۔

بوری بند لاشیں، سر بریدہ لاشیں، پنڈلیوں میں ڈرل کے ذریعہ سوراخ کرنا، نازک انسانی اعضاء کو داغنا، بچیوں کی عزتوں کو تار تار کرنا، جس نے حکم سے سرتابی کی اس کو نشانہ عبرت بنانا۔ اس کو خاندان، بوڑھے ماں باپ کے سامنے بھسم کرنا، آگ وبارود کا وہ دھواں اٹھا کہ صرف کراچی نہیں پورے ملک کی آبادی کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ حتیٰ کہ لوگوں کو زندہ جلانے سے بھی دریغ نہ کیا گیا۔ الامان والحفیظ! ان حالات میں جرائم پیشہ افراد نے بہتی گنگا سے اشنان کرنے کے لئے خود کو میدان میں اتار لیا۔ اپنے ملعون کریمنل مقاصد کی تکمیل کے لئے وہ وہ حربے اپنائے گئے کہ شیطان کی پیشانی بھی عرق آلود ہوگئی۔

مختلف فرقہ پرست تنظیموں نے بھی کراچی میں خون کی ہولی کھیلنے میں خود کو شامل کرلیا۔ بھتہ مافیا، قبضہ گروپ، لسانی جھگڑے، غرض اندرون وبیرون ملک کے پاکستان دشمن عناصر نے چاروں سمت کراچی کے جسم کو نوچنے کے لئے درندوں کو بے لگام دوڑا دیا۔ ضیاء الحق کے مارشل لاء سے جو اغراض مسمومہ کے لئے ماحول بنایا گیا۔ وہ اب تک پھن پھیلائے چاروں سمت فتنوں سے آگ وزہر پھیلا رہا ہے۔ کسی کی مال، جان، عزت کچھ بھی محفوظ نہیں۔ جو فتنہ گر تھے، حالات نے اتنا نازک رخ اختیار کرلیا ہے۔ اب خود بھی وہ اصلاح احوال کے لئے کوشش کریں تو شاید وہ بھی بے بس ہوجائیں۔

۱۸ر جنوری کو دہشت گردوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نوجوان فاضل عالم دین مولانا محمد اجمل شاہین اور سید کمال شاہ کو شہید کردیا۔ اس کے چند ہفتہ بعد حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری، مولانا مفتی محمد صالح اور ان کے گرامی قدر ساتھی کو شہید کردیا۔ یہ تینوں حضرات پاکستان کے سب سے مؤقر جامعہ علوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے شعبہ دارالافتاء سے وابستہ تھے۔

وفاق المدارس کی اپیل پر ۸رفروری کو کراچی میں تاریخ ساز پرامن ہڑتال ہوئی۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ کے مدیر اور شیخ الحدیث اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب مدظلہ نے ''قنوت نازلہ'' پڑھنے کی اپیل کی ہے۔ ملک بھر کے ائمہ سے ہم اپیل کرتے ہیں کہ وہ فجر کی نماز میں اس کے پڑھنے کا اہتمام فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشیں اور ساتھ ہی دعاؤں کا اہتمام کیا جائے کہ حق تعالیٰ پاکستان اور دنیا بھر کی انسانیت کو سکون نصیب فرمائیں۔ آمین!

اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا فِیْمَنْ ھَدَیْتَ • وَعَافِنَا فِیْمَنْ عَافَیْتَ • وَتَوَلَّنَا فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ • وَبَارِکْ لَنَا فِیْمَا اَعْطَیْتَ • وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَیْتَ • فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ • اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ • وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ • تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ • وَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا قَضَیْتَ • نَسْتَغْفِرُکَ وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ • وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ • اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ • وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ • اَلْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ • اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ • وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ • اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْکَفَرَۃَ الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ • یُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَائَکَ • وَیَجْحَدُوْنَ آیَاتِکَ • وَیَتَعَدَّوْنَ حُدُوْدَکَ • وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَیَدْعُوْنَ مَعَکَ اِلٰھًا آخَرَ • اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ • اَللّٰھُمَّ زَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ • اَللّٰھُمَّ شَتِّتْ شَمْلَھُمْ • اَللّٰھُمَّ مَزِّقْ جَمْعَھُمْ • اَللّٰھُمَّ فَرِّقْ بَیْنَھُمْ • اَللّٰھُمَّ دَمِّرْ دِیَارَھُمْ • اَللّٰھُمَّ اَھْلِکْ اَمْوَالَھُمْ وَاَوْلَادَھُمْ • اَللّٰھُمَّ حَرِّقْ بُیُوْتَھُمْ • اَللّٰھُمَّ خُذْھُمْ اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ • وَاَلْقِ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الرُّعْبَ • وَاَنْزِلْ بِھِمْ بَأْسَکَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ • آمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ • بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ •

احتساب قادیانیت کی پچاس جلدیں مکمل ہوگئیں

الحمدللہ! حق تعالیٰ شانہ کی عنایت کردہ توفیق سے احتساب قادیانیت کی پچاس جلدیں مکمل ہوگئی ہیں۔ اللہ رب العزت کو منظور ہے تو دس پندرہ روز تک پچاسویں جلد اشاعت کے لئے پریس چلی جائے گی۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ رب کریم کے حضور باقیماندہ کام کی تکمیل کے لئے اپنی دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ امید ہے کہ مزید پندرہ سے بیس جلدیں بھی ہوجائیں گی۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز!

معذرت

لولاک کے گذشتہ شمارہ میں اعلان کیا تھا کہ آنے والے شمارہ میں پاکستان پارلیمنٹ ہاؤس میں ممبران قومی اسمبلی کی قادیانیوں کے بارہ میں ۱۹۷۴ء کی تحریک کے دوران کی تقاریر شائع کرنا شروع کردیں گے۔ لیکن اس بار اتنا میٹر جمع ہوگیا کہ ان تقاریر کے لئے گنجائش نکالنا مشکل ہوگیا۔ قارئین سے معذرت پیش کئے بغیر چارہ نہیں رہا۔ حق تعالیٰ توفیق عنایت فرمائیں تو اگلی بار دیکھیں گے۔

ذکر اللہ کے فضائل!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی!

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں اور اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے دل میں (تنہائی میں) میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی تنہائی میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ کسی مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کے بہتر مجمع میں (فرشتوں میں) اسے یاد کرتا ہوں۔

۲…… رسول اللہ a نے فرمایا: ’’اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس شخص کی جو اپنے پروردگار کو یاد نہیں کرتا، زندہ اور مردہ کی ہے۔ یعنی ذکر کرنے والا زندہ ہے اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔

۳…… رسول اللہ a نے فرمایا: ’’جب بھی کوئی جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھتی ہے۔ تو فوراً (رحمت کے) فرشتے اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ سکون و اطمینان ان پر اترنے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے ان ذکر کرنے والوں کا تذکرہ کرتے ہیں جو اس کے پاس موجود ہوتے ہیں۔

۴…… حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ آخری بات جس سے میں رسول اللہ a سے جدا ہوا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میں نے آپ سے پوچھا کہ کون سا عمل اللہ کو زیادہ پسند ہے۔ آپ a نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں اس حالت میں موت آئے کہ تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔

۵…… ایک اور حدیث میں رسول اللہ a نے فرمایا ’’کسی بھی آدمی نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دلانے والا ہو۔‘‘ اسی روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ: ’’صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ a اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد فرمایا؟ بجز اس شخص کے جو اپنی تلوار سے دشمنوں کی گردنیں اس قدر کاٹے کہ وہ تلوار ٹوٹ جائے۔ آخری جملہ آپ a نے تین مرتبہ فرمایا۔

۶…… ایک اور حدیث میں آیا ہے، رسول اللہ a نے فرمایا: ’’جب تم بہشت کے سبزہ زاروں سے گزرا کرو تو سیر ہو کر چرلیا کرو۔ (یعنی ذکر اللہ کی نعمت خوب اچھی طرح حاصل کرلیا کرو) صحابہ کرامؓ نے عرض کیا بہشت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا ذکر کے حلقے۔

۷…… ایک اور حدیث میں ہے: ’’جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک وہیں بیٹھا ہوا اللہ کا ذکر کرتا رہا پھر دو رکعتیں (اشراق کی) پڑھیں اور (پھر مسجد سے واپس آیا) تو اس کو ایک حج اور عمرے کے برابر ثواب ملے گا۔ پورے حج و عمرے کا، پورے حج اور عمرے کا (یعنی تین دفعہ فرمایا) اسی روایت کے دوسرے الفاظ ہیں کہ وہ ایک حج اور ایک عمرے کا اجر لے کر (مسجد سے) واپس ہوگا۔

۹…… ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا: ’’ذکر اللہ سے (غافل) لوگوں کے ماحول میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا

اس مجاہد کی مانند ہے۔ جو میدان جنگ سے بھاگنے والوں کی جماعت میں ثابت قدم رہا۔''

۱۰…… ایک اور حدیث میں ہے، فرمایا: ''جو کوئی جماعت کسی مجلس میں جمع ہوئی اور اللہ کا ذکر کئے بغیر وہاں سے چلی گئی تو یوں سمجھو کہ وہ ایک مردار گدھے کی لاش پر جمع ہوئے (اور اسے کھا کر) منتشر ہو گئے اور ان کی یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لئے بڑی حسرت اور افسوس کا موجب ہوگی۔''

۱۱…… ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا: ''تم اتنی کثرت سے ذکر کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہنے لگیں۔''

۱۲…… ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ a نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ وہ بھی ان پر عمل کریں۔ راوی نے پوری حدیث بیان کی اور فرمایا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم (کثرت سے) اللہ کا ذکر کیا کرو۔ اس لئے کہ ذکر والے کی مثال اس شخص کی ہے کہ جس کے تعاقب میں اس تیز رفتاری سے نکلا ہو اور وہ شخص بھاگتے بھاگتے ایک محفوظ قلعہ تک پہنچ گیا ہو اور اس میں پناہ گزین ہو کر دشمن سے اپنی جان بچالی ہو۔ بالکل اسی طرح اللہ کا بندہ (اپنے دشمن) شیاطین سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا اور کسی سے اپنے آپ کو نہیں بچا سکتا۔''

۱۳…… ایک اور حدیث میں رسول اللہ a نے ارشاد فرمایا: ''قسم خدا کی کہ کچھ لوگ نرم و گداز بستروں پر بھی لیٹ کر (سونے کی بجائے) اللہ کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجات میں داخل فرمائے گا۔''

۱۴…… ایک اور حدیث میں رحمت عالم a نے فرمایا: ''بیشک وہ لوگ جن کی زبانیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے (تروتازہ) رہتی ہیں۔ وہ ہنستے ہوئے جنت میں جائیں گے۔'' (یہ احادیث مبارکہ حصن حصین سے لی گئی ہیں)

میڈیا پر بڑھتی ہوئی فحاشی کے تدارک کے لئے اقدامات کی ضرورت!

پچھلے دنوں ہمارے ایک ٹی وی چینل نے ''عشق ممنوع'' کے نام سے ایک ترکی ڈرامہ پیش قسط وار پیش کیا۔ جس میں محارم کے درمیان عشق بازی دکھائی گئی تھی۔ حال ہی میں دو ٹی وی چینلو نے ایک پروگرام دکھایا ہے جس میں انہوں نے ثابت کیا ہے کہ مسلمان پاکستانی لڑکیاں کال گرلز کے طور پر کام کر رہی ہیں اور ان کے لئے انٹرنیٹ استعمال کیا جارہا ہے۔ مطلب یہ کہ کھلے عام زنا کاری ہو رہی ہے۔ پروگرام میں ایک لڑکی کو فون کر کے اس کے ریٹ معلوم کئے گئے اور بھاؤ تاؤ کے بعد میڈیا ٹیم اس لڑکی کے پاس پہنچ گئی اور اس سے گفتگو کی۔ اس پروگرام سے اس فعل شنیع کی مذمت تو کم ہوئی۔ البتہ جس طرح گلیمرائز کر کے اسے پیش کیا گیا۔ اس سے فحاشی کی اشاعت خوب ہوئی اور اس سے بڑھ کر افسوس کی بات یہ ہے کہ دینی عناصر اور علماء کرام ان پروگراموں پر کوئی احتجاج نہیں کر رہے۔ بلکہ ایک لاتعلقی اور بے حسی کی فضا ہے کہ گویا جو کچھ ہو رہا ہے ہوتا رہے۔ ہمیں کیا؟۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس خاموشی اور لاتعلقی کے انتہائی خطرناک نتائج نکلیں گے اور پاکستان کا مسلم معاشرہ مغرب کی ملحدانہ اور اسلام دشمن فکر و تہذیب کی پیروی کرتے ہوئے ایمانی، اخلاقی اور معاشرتی طور پر تباہ ہو جائے گا۔ ادارہ اس قسم کی حرکات شنیعہ کی پرزور مذمت کرتا ہے اور حکومت سے ایسے ڈراموں پر پابندی کا مطالبہ کرتا ہے۔

(منجانب مولانا مفتی محمد خان قادری صدر ملی مجلس شرعی، ڈاکٹر محمد امین جنرل سیکرٹری)

ہجرت نبوی a اور بعد کے حالات!

آخری قسط: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی!

☆...... (۷ھ ۶۲۹،۶۲۸ء) محرم الحرام بمطابق مئی ۶۲۸ء میں غزوہ خیبر پیش آیا۔ اس غزوہ میں لشکر اسلام کی تعداد چودہ سو تھی۔ جن میں سے دو سو گھڑسوار تھے۔ ۹۳ یہودی قتل ہوئے جبکہ پندرہ سے بیس مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ حضرت جعفر بن ابی طالب اور ان کے رفقاء نے حبشہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت ثانی کی۔ حضرت ابوہریرہؓ نے اسلام قبول کیا۔ سیدہ ام حبیبہؓ اور سیدہ صفیہؓ بنت حیی رحمت عالم a کے نکاح میں آئیں۔ یہودی عورت زینب بنت حارث نے بکری کے گوشت میں زہر ملا کر آپ a کو شہید کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرمادیا۔ حضرت بشر بن براء بن معرورؓ گوشت کھانے کی وجہ سے فوت ہوگئے۔ اس پر یہودی عورت کو قصاصاً قتل کیا گیا۔ متعہ کی حرمت کا عارضی اعلان کیا گیا۔ گھریلو گدھا کی حرمت کا اعلان کیا گیا۔ ذوالقعدہ مارچ ۶۲۹ء میں عمرہ القضاء ادا کیا گیا۔ مکہ مکرمہ میں آپ کا تین دن قیام رہا۔ اسی ماہ حضرت میمونہؓ بنت حارث آپ a کے عقد میں آئیں۔

☆...... (۸ھ ۶۳۰،۶۲۹ء) یکم صفر المظفر بمطابق ۶۲۹ء میں حضرت اخرم ابن ابی عوجاء سلمی پچاس شہسواروں کے ساتھ بنوسلیم کے خلاف کارروائی کے لئے نکلے۔ ایک جاسوس کی اطلاع پر ان کے دستہ کا گھراؤ کر کے اکثر صحابہ کرامؓ کو شہید کردیا گیا۔ صفر اجون میں حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت عثمانؓ بن طلحہ اور حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسلام قبول کیا۔ اسی ماہ علاقہ فدک میں حضرت عبداللہ بن غالبؓ نے تادیبی کارروائی کی۔ مدین کی جانب حضرت زید بن حارثہؓ نے جنگی کارروائی کی۔ جمادی الاول استمبر میں غزوہ موتہ پیش آیا۔ جس میں یکے بعد دیگرے تین جلیل القدر صحابہ کرامؓ نے بحیثیت کمانڈر جام شہادت نوش کیا۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ حضرت زید بن حارثہؓ، جعفر بن ابوطالبؓ، عبداللہ بن رواحہؓ۔ جمادی الآخر ا اکتوبر غزوہ ذات السلاسل پیش آیا۔

☆...... ۲۰،۱۹ رمضان المبارک مطابق ۱۱،۱۲ رجنوری ۶۳۰ء کو مکہ مکرمہ فتح ہوا۔ لشکر اسلام دس ہزار افراد پر مشتمل تھا۔ متعہ ہمیشہ کے لئے حرام قرار دے دیا گیا۔ شراب کی خرید وفروخت اور بت فروشی پر پابندی عائد کی گئی۔ سورۃ النصر ''اذا جاء نصر اللہ'' نازل ہوئی۔ ۱۱ شوال المکرم بمطابق یکم فروری کو غزوہ حنین پیش آیا۔ اس غزوہ میں صحابہ کرامؓ کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ ایک روایت کے مطابق چودہ ہزار۔ غزوہ حنین کے اگلے روز حضرت ابوعامر عبید بن سلیم اشعریؓ کی قیادت میں غزوۂ اوطاس پیش آیا۔ جس میں دشمن کو شکست فاش ہوئی۔ یہ معرکہ غزوہ حنین ہی کا حصہ تھا۔ اس جنگ میں چھ ہزار عورتوں اور بچوں کو قیدی بنایا گیا۔ چار ہزار اوقیہ چاندی، ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم، چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار سے زائد بھیڑ بکریاں بطور مال غنیمت حاصل ہوئیں۔ شوال المکرم ا فروری میں طائف جاتے ہوئے نبی کریم a آپ کے ساتھیوں کا گزر ابورغال کی قبر پر ہوا۔ ابورغال کا تعلق قوم

ثمود سے تھا اور بنو ثقیف کا جدِ اعلیٰ تھا۔اسی مہینہ میں اہل طائف کا محاصرہ کیا گیا۔جو بیس یا چالیس دن تک رہا۔ جعرانہ کے مقام پر آپ نے مال غنیمت تقسیم کیا۔ذوالخویصرہ نامی بدبخت نے آپ a کی تقسیم پر اعتراض کیا۔ شوال / مارچ میں طائف سے واپسی پر کعب بن زہیر شاعر نے اسلام قبول کیا۔اسی سال کے آخر میں حضرت زینب بنت رسول a کی وفات ہوئی۔اسی سال حضرت صاحبزادہ ابراہیم بن رسول a کی ولادت ہوئی۔

☆...... (۹ھ ۶۳۰،۶۳۱ء) ربیع الثانی / جولائی میں حضرت عکاشہ بن محصن نے حباب کی طرف کارروائی کی۔اسی ماہ میں حضرت علی المرتضیٰؓ کی قیادت باسعادت میں بنو طے کی طرف کارروائی ہوئی اور حاتم طائی کے فرزند ارجمند حضرت عبداللہ بن حاتم طےؓ نے اسلام قبول کیا اور آپؓ نے فلس نامی بت کو پاش پاش کر دیا۔اسی ماہ میں ستر سے زائد وفود مدینہ طیبہ میں حاضر ہوئے۔کثرت کے ساتھ وفود کی آمد کی وجہ سے اس سال کو عام الوفود کہا جاتا ہے۔رجب میں غزوہ تبوک پیش آیا۔اسلامی لشکر کی تعداد تیس ہزار تھی۔دشمن کی طرف سے کسی جنگ کا سامنا کئے بغیر بیس دن تک محاصرہ کرنے کے بعد کامیاب و کامران لوٹا۔غزوہ تبوک کے دوران آپ a نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔اس جہاد میں حضرت کعب بن مالکؓ رارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ شریک نہ ہو سکے اور ان کا بائیکاٹ کیا گیا۔سورہ توبہ کا نزول ہوا اور مسجد ضرار کو منہدم کر دیا گیا۔اسی سال شاہ حبش حضرت نجاشیؓ کی وفات ہوئی اور آپ a نے ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔(یہ صرف حضرت نجاشیؓ کی خصوصیت ہے) شعبان المعظم میں حضرت ام کلثومؓ کا انتقال ہوا۔رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول واصل جہنم ہوا۔حج کی فرضیت نازل ہوئی۔ذوالحجہ میں حضرت صدیق اکبرؓ کی قیادت و امارت میں صحابہ کرامؓ نے حج ادا کیا۔

☆...... (۱۰ھ ۶۳۱،۶۳۲ء) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کا عامل (گورنر) بنا کر بھیجا گیا۔اہل یمن سے خمس کی وصولی کے لئے حضرت علی المرتضیٰؓ کو عامل بنا کر یمن بھیجا گیا۔اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا۔۲۴،۲۵/ذی القعدہ بمطابق ۲۲،۲۳/فروری ۶۳۲ء سفر حج کا آغاز ہوا۔۴/ذوالحجہ بمطابق ۶/مارچ آپ a کا مکہ مکرمہ میں ورود مسعود ہوا۔۹/ذوالحجہ کو آپ a نے عرفات کے میدان میں عظیم الشان خطبہ ارشاد فرمایا۔جو منشور انسانیت ہے۔آپ a نے تقریباً سوا لاکھ انسانوں کے جم غفیر سے بغیر ساؤنڈ سسٹم کے خطاب فرمایا۔صحابہ کرامؓ نے اپنے اپنے خیموں میں بیٹھ کر آپ a کا خطبہ سماعت فرمایا۔ اسی ماہ آپ a کے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم سلام اللہ علیہ نے اٹھارہ ماہ کی عمر میں انتقال فرمایا۔

☆...... (۱۱ھ ۶۳۲ء) جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی کو آپ a کے حکم پر حضرت فیروز دیلمیؓ نے جہنم رسید کیا۔سجاح نامی ایک عورت نے دعویٰ نبوت کیا۔نبی کریم a شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لے گئے اور دعائے مغفرت کی۔۲۶/صفر بمطابق ۲۳/مئی مرض الوفات کا آغاز ہوا۔۱۲/ربیع الاول کو آپ a رحلت فرماگئے۔۱۳/ربیع الاول کو تجہیز و تکفین ہوئی اور ۱۴/ربیع الاول کو تدفین عمل میں لائی گئی۔

(منقول از سیرت النبیؐ ماہ و سال کے آئینہ میں)

سیدنا حضرت قیس بن عاصم منقریؓ!

حافظ محمد انس!

سیدنا حضرت قیس بن عاصم منقریؓ عرب کے نامور قبیلہ بنوتمیم کی شاخ منقر سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ اپنے قبیلہ بنومنقر کے سردار تھے۔ اللہ رب العزت نے آپ کو جسمانی طور پر بہت ہی خوبصورت اور قد کاٹھ کے اعتبار سے انتہائی بارعب بنایا تھا۔ آپ فطری طور پر سلیم طبیعت کے مالک تھے۔ بردباری، حلم، صبر، شکر، سخاوت ان عظیم نعمتوں میں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو وافر حصہ عطاء فرمایا تھا۔ آپ کی اصابت رائے کے بارے میں پورے علاقہ میں دھوم مچی ہوتی۔ انتہائی بہادر تھے۔ آپ کے قبیلہ کی قبیلہ بکر بن وائل سے قدیم دشمنی تھی اور اکثر طور تو بت جنگ وقتال پر پہنچ جاتی تھی۔ آپ ان لڑائیوں میں پیش پیش رہتے تھے۔ آپ کو معاملات نمٹانے میں بھی یدطولیٰ حاصل تھا۔ بڑے بڑے گھمبیر مسائل کو ایک چٹکی میں ایسے حل فرماتے کہ بڑے بڑے دانش مند انگشت بدنداں رہ جاتے۔ آپ کو شاعری سے بھی خاص لگاؤ تھا۔ جب طبیعت میں ذوق کی لہر دوڑتی تو فی البدیہہ بہت ہی اچھے اچھے شعر کہا کرتے تھے۔

یوں تو بارگاہ محمدیؐ میں وفود عرب کی حاضری کا سلسلہ ۵ ہجری میں شروع ہوگیا تھا۔ لیکن فتح مکہ ۸ ہجری کے بعد میں اس کثرت سے وفود آئے کہ اس سال کا نام ہی عام الوفود پڑ گیا۔ اسی سال قبیلہ بنوتمیم کا وفد بھی بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا۔ یہ وفد تقریباً ساٹھ، ستر آدمیوں پر مشتمل تھا۔ بڑے فخر اور جاہلی ٹھاٹھ باٹھ سے یہ لوگ آئے۔ حضرت قیس بن عاصم منقریؓ بھی اس قبیلہ میں شامل تھے۔ یہ لوگ جب آستانہ محمدیؐ پر حاضر ہوئے تو آپ a کی شان، منزلت کا اندازہ نہ کرسکے۔ بدویانہ انداز میں آپ a کے دروازے کو دستک دیتے ہوئے کہا کہ باہر آؤ۔ ہماری بات سنو! آقا a کو ان کا یہ انداز ناگوار گزرا۔ لیکن ’’وما ارسلنك الا رحمة اللعالمين‘‘ کے مصداق آپ a ان لوگوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ اس وفد کے ایک سردار اقرع بن حابس نے کہا۔ اے محمدؐ! ہم اسلام قبول کرنے کی نیت سے آئے ہیں۔ لیکن ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ کوئی قوم بنوتمیم سے حسب ونسب، جاہ وحشمت، علم وحکمت میں ہمارا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ اس لئے ہم اسلام قبول کرنے سے پہلے آپ سے مفاخرت کرنا چاہتے ہیں۔

قبول اسلام کی یہ شرط انتہائی نامعقول تھی۔ لیکن حضور a یہ چاہتے تھے کہ یہ لوگ کسی نہ کسی طرح دعوت حق کو قبول فرمالیں تو حضور a نے فرمایا کہ: ’’میں فخاری، شعر بازی کے لئے مبعوث نہیں کیا گیا۔ لیکن اگر تم لوگ اس لئے آئے ہو۔ تو ہم اس سے بھی باہر نہیں۔ تم اپنا کمال دکھاؤ۔ ہم جواب دیں گے۔‘‘

اس پر بنوتمیم کے مشہور خطیب عطارد بن حاجب کھڑے ہوئے اور اپنے قبیلے کی خوبیاں زوردار انداز سے بیان کیں۔ بہت ہی فصیح وبلیغ خطبہ دیا۔ ان کے جواب میں حضرت ثابت بن قیس انصاریؓ حضور a کے حکم سے کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء، حضور a کی شان رحمت، انصار ومہاجرین کی فضیلت ایسے انداز میں بیان

کی کہ تمام مجلس پر سناٹا چھا گیا۔ تقریریں ہو چکیں تو پھر اشعار کی باری آئی، تو بنو تمیم کے قادر الکلام شاعر زبرقان بن بدر نے اپنی قوم کی شان میں ایک زوردار قصیدہ پڑھا۔ جس میں انہوں نے خودستائی اور نخوت کی انتہا کردی تھی۔ لیکن فنی لحاظ سے اس کے بلند پایہ ہونے میں کوئی کلام نہ تھا۔ وہ بیٹھے تو حضرت حسان بن ثابتؓ نے حضور a کے حکم سے ایسے فی البدیہہ اشعار پڑھے کہ تمام لوگ حیران اور ششدر رہ گئے اور پکار اٹھے کہ:

''محمد a آپ کا خطیب ہمارے خطیب سے بہتر اور آپ کا شاعر ہمارے شاعر سے افضل ہے۔''

اس اعتراف کے بعد تمام لوگ مشرف با اسلام ہوگئے۔ اس موقع پر حضور a نے حضرت قیس بن عاصم منقریؓ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''یہ صحرا نشینوں کے سردار ہیں۔'' قبول اسلام کے بعد حضرت قیس بن عاصم منقریؓ وقتاً فوقتاً حضور a کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوکر آپ a سے فیض یاب ہوتے رہتے تھے۔

حلم پہلے ہی سے آپ کی طبیعت میں تھا۔ اسلام لانے کے بعد اللہ رب العزت نے اس وصف کو مزید چمکا دیا تھا۔ ایک دفعہ آپ کے بھتیجے نے آپ کے بیٹے کو قتل کردیا۔ لوگوں نے قاتل کو پکڑ لیا اور اس کی مشکیں کس لیں اور آپ کے پاس لے آئے۔ جب آپ نے اس کو دیکھا تو انتہائی صبر سے کام لیتے ہوئے فرمایا جان عم دیکھ کہ تو نے کتنا بڑا ظلم کیا۔ ایک تو نے قتل کرکے اللہ رب العزت کی نافرمانی کی۔ دوسرا اپنے چچازاد کو قتل کرکے تو قطع رحمی کا مرتکب ہوا۔ پھر اس کے بعد کافی دیر نصیحتیں کرتے ہوئے حکم دیا کہ اس کی مشکوں کو کھول دو اور اس کو معاف کردیا اور اپنی طرف سے خون بہا ادا کردیا۔

۱۴ ہجری میں بصرہ میں حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں اپنے بیٹوں کو یہ نصیحت کرتے ہوئے جو ایک عظیم باپ کے لئے راہ نما اصول اور صالح اولاد کے لئے مشعل راہ ہیں۔ اس دار فانی سے رخصت ہوئے:

''پیارے بیٹو! میں اب تم سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو رہا ہوں۔ میری بات غور سے سنو۔ جب میں مرجاؤں تو اپنے سب سے بڑے بھائی کو سردار بنانا۔ اگر چھوٹے کو بنایا تو وہ لوگ جو تم سے ہمسری کا دعویٰ کرتے ہیں تم پر انگلیاں اٹھائیں گے۔ اپنے اسلاف کے طریقے پر چلنا۔ میرے مرنے پر زیادہ مت چیخنا، چلانا۔ کیونکہ رسول اللہ a نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اپنے حال کی اصلاح اور حفاظت سے غافل نہ ہونا۔ اس سے شرفاء کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اپنے اونٹوں کو دکھاوے کے لئے بے محل صرف نہ کرنا۔ ہاں! برمحل صرف کرنے سے دریغ نہ کرنا۔ کم اصلوں میں رشتے ناتے نہ کرنا۔ اپنے دشمن کی اولاد سے ہوشیار رہنا۔ زمانہ جاہلیت میں قبیلہ بنو بکر بن وائل سے میری دشمنی رہی ہے۔ اس لئے میری قبر وہاں بنانا جہاں اس کی دسترس نہ ہو۔ ورنہ خدشہ ہے کہ وہ دشمنی میں میری قبر کھدوا لیں اور تم انتقام کے لئے وہ کر ڈالو جو تمہاری آخرت برباد کر ڈالے۔''

اس کے بعد آپ نے ایک تیر نکالا اور ایک بیٹے کو دیا کہ اس کو توڑو تو اس نے فوراً توڑ دیا۔ پھر دو اکٹھے دیئے کہ ان کو توڑو۔ لیکن وہ نہ توڑ سکا تو فرمایا کہ دیکھو یہ اتحاد کی برکت ہے۔ اگر تم متحد رہوگے تو کوئی تمہارا کچھ نہ کرسکے گا اور اگر تم جدا ہوئے تو لوگ تم کو ایک ایک کرکے ختم کردیں گے۔ اس کے بعد اس عظیم ناصح نے آخری ہچکی لی اور اس جہاں سے چلے گئے جہاں ہم سب کو جانا ہے۔ رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ!

شیخ امین عبدالرحمٰن کے عقائد اور ان کا حکم!

مولوی مختار احمد!

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس بارے میں کہ:

بی بلاک شاہ رکن عالم کالونی ملتان میں عرصہ بارہ' تیرہ سال سے ایک شخص آیا ہے جس کا نام شیخ امین عبد الرحمٰن ہے۔ پیری ومریدی کا سلسلہ جاری کئے ہوئے ہے۔ احباب کا ایک حلقہ رکھتا ہے۔ عقائد اور نظریات کے حوالے سے مبہم ہے۔ آج تک موثق اور با اعتماد ذرائع کے ساتھ جو باتیں سامنے آئی ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں:

۱...... اس کے بال خلاف سنت پیٹ تک ہیں۔

۲...... کہتا ہے کہ میں براہ راست رسول پاک علیہ السلام سے فیض حاصل کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے سب کچھ سرکار علیہ السلام کو دے رکھا ہے۔ میں ان سے لے کر مخلوق کو دیتا ہوں۔ اس لئے مجھے صحابیت کا شرف حاصل ہے۔

۳...... کبھی یہ بھی کہتا ہے بعض صحابہ کامل ہیں اور بعض صحابہ ناقص ہیں...... (نعوذ باللہ من ذالک)

۴...... کبھی یہ کہتا ہے کہ ساتویں صدی میں ادریس نامی بزرگ گزرے ہیں میں اس سے فیض لے کر مخلوق کو پہنچاتا ہوں۔ اس لئے اپنے آپ کو ادریسیہ سلسلہ کی طرف منسوب کرتا ہے۔

۵...... رمضان شریف میں دس رکعت تراویح پڑھتا ہے۔ یہ دس رکعت بھی صرف سورۂ طارق اور سورۂ اعلیٰ میں دو،دو' تین تین آیات کر کے پوری کرتا ہے۔

۶...... رمضان میں وتر جماعت سے نہیں پڑھتا۔

۷...... سنن اور نوافل کے شیخ اور اس کے مریدین تارک ہیں (نیا آنے والا کوئی پڑھ لیتا ہے) بعض احباب (مثلاً مولانا عبدالماجد صاحب جو شاہ رکن عالم کالونی کے رہائشی ہیں ایک سال تک شیخ امین کی مجلس میں حاضر ہوتے رہے ہیں) نے جب یہ سوال کیا کہ شیخ امین اور اس کے مریدین سنن اور نوافل کیوں نہیں پڑھتے۔ تو اس کے مرید خاص احتشام صاحب نے جواب دیا کہ اللہ جل شانہ نے ان کو معاف کردیں ہیں۔ مولانا نے کہا کہ شریعت نے یہ چیز تو کسی کو معاف نہیں کی۔ حتیٰ کہ صحابہ کرام تک کو یہ چیز معاف نہ ہوئی۔ آپ کو کیسے معاف ہوگئی۔ تو احتشام صاحب نے کہا کہ شریعت اور چیز ہے اور طریقت اور چیز ہے۔ اللہ جل شانہ نے شیخ کو الہام کیا ہے اور ان کو یہ سب چیزیں معاف کردیں ہیں۔

۸...... اس کے اخص الخواص مریدین رمضان میں فجر کی اذان کے بعد بھی کھاتے پیتے رہتے ہیں۔

۹...... اپنی تقاریر میں علماء سے متنفر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ دین علماء اور کتابوں سے نہیں آئے گا۔ بلکہ میری صحبت میں بیٹھنے سے آئے گا۔

۱۰...... کبھی کہتا ہے کہ سارے فرقے حق ہیں۔ شیعہ' سنی بھائی بھائی ہیں اور کبھی سب کو گالیاں دیتا ہے اور کہتا ہے کہ دیوبندی' بریلوی' اہل حدیث یہ بڑے خبیث ہیں۔ ان سے بچ کر رہنا۔ کبھی کہتا ہے کہ فلمیں دیکھو' گانے سنو' جو کچھ بھی کرتے ہو' کرتے رہو۔ سب جنتی ہیں۔ کسی کو کچھ نہ کہا کرو۔

۱۱...... نعت خوانی کے دوران کبھی کھڑے ہو کر جھومتا ہے اور تالیاں بجاتا ہے اور نعت خوانی کے دوران نعت خواں ''صلی اللّٰہ علیکم یا رسول اللّٰہ' وسلم علیکم یا حبیب اللّٰہ'' پڑھتے ہیں۔

۱۲...... لوگوں کی کوشش کے باوجود عقائد اور سلسلہ تصوف کے بارے میں وضاحت نہیں کرتا اور نہ ہی یہ بتاتا ہے کہ کس کا مرید ہے۔

۱۳...... سب سے بڑی کرامت یہ بتلاتا ہے کہ جو مجھ سے تعلق جوڑے گا۔ اس کا کاروبار چمکے گا۔

۱۴...... کبھی مغرب کی نماز اتنی لیٹ کر دیتا ہے کہ عشاء کے وقت میں پڑھتا ہے اور کبھی عشاء کی نماز مغرب کے وقت میں ہی پڑھ لیتا ہے۔ ایک مرتبہ عشاء کی نماز مغرب کے وقت میں ادا کی اور تین رکعت ادا کی۔ جب بعض احباب نے ایک مرید سے سوال کیا کہ یہ تو عشاء کی نماز تھی۔ تین رکعت کیوں ادا کی؟ تو مرید صاحب کہنے لگے کہ ہم سب سے تو غلطی ہو سکتی ہے۔ لیکن شیخ صاحب سے غلطی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے انہوں نے چار ہی پڑھائی ہیں۔ اگرچہ ہمیں تین کا پتہ چلا۔

۱۵...... نماز جماعت سے پڑھنے کا اہتمام نہیں کرتا۔ ایک مرتبہ ایک صاحب ان کے مرید کے ساتھ شیخ امین کی مجلس میں گئے۔ عصر کا وقت تھا سب مریدین شیخ کے آنے کا انتظار کرتے رہے۔ جب آخر وقت تک نہ آئے تو مریدین نے اپنی اپنی نماز پڑھ لی۔ مغرب کے وقت میں اعلان ہوا کہ عصر کی نماز شیخ مدینہ منورہ میں پڑھانے گئے تھے۔ اب واپس تشریف لے آئے ہیں۔ لہٰذا مغرب کی نماز خود پڑھائیں گے۔

۱۶...... گذشتہ دنوں کچھ عرصہ پہلے گستاخانہ خاکے شائع کرنے والے یہودی کے جل کر مرجانے کی خوشی میں شیخ نے تین دن کے جشن کا اعلان کیا اور مریدین کو شرکت کی دعوت دی۔ یہ جشن محلے کے پلاٹ میں منعقد ہوا۔ جس میں ڈھول ڈھمکا' جھانجر' آتش بازی' نمائش کے لئے پنجرے میں شیر' ناچنے کے لئے گھوڑے منگوائے گئے۔ مریدین نے اس جشن میں تین دن ڈانس کر کے (حتیٰ کہ بعض مریدین نے تو گھونگرو بھی پہن رکھے تھے) خوب خوشی کا اظہار کیا۔

۱۷...... چوتھے دن شیخ نے ایک دن کی مزید اجازت دی جس میں مریدین کو شیخ امین صاحب کے کتے بن کر بھونکنے کے لئے کہا گیا۔ چنانچہ چوتھے دن شیخ امین کے مریدین نے مائیک ہاتھ میں لے کر صرف یہی کہتے رہے کہ شیخ امین کے کتے، بھاؤں' بھاؤں' (یعنی کتے کی آواز)

۱۸...... یہ بھی ذہن میں رہے کہ شیخ امین ایک عرصہ مدینہ منورہ میں رہے ہیں۔ بعض بدعات کی بناء پر حکومت نے ان کا خروج کر دیا۔

یہ وہ معلومات ہیں جو ان علماء سے لی گئی ہیں جو معلومات حاصل کرنے کے لئے شیخ امین کی مجلس میں حاضر

ہوتے رہے۔ عوامی باتوں پر اعتماد نہیں کیا گیا۔ یہ سب احوال گذارش کرنے کے بعد حضرات علماء سے دریافت یہ کرنا ہے کہ:

۱…… شیخ کی صفات کیا ہیں کہ شیخ کیسا ہونا چاہئے؟

۲…… کیا مذکورہ احوال کی روشنی میں امین عبدالرحمن میں شیخ بننے کی اہلیت ہے؟

۳…… اور شیخ امین عبدالرحمن کی بیعت کرنے کا کیا حکم ہے؟

از روئے شرح وضاحت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ السائل: خرم سعید' سمیجہ آباد' ملتان

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ انسان کو عقائد حقہ' اخلاق فاضلہ' اعمال صالحہ کا اختیار کرنا ضروری ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ عقائد باطلہ' اخلاق رذیلہ' اعمال سیئہ سے پرہیز کرے۔ تجربہ ومشاہدہ یہ ہے کہ یہ چیزیں بغیر مربی کے حاصل نہیں ہوتیں جس مربی کی تربیت سے یہ چیزیں حاصل ہوسکیں۔ وہ پیر بنانے کے قابل ہے۔ استعدادیں ناقص ہونے کی وجہ سے عموماً خود کتابیں دیکھ کر ان کی تکمیل نہیں ہوتی۔ اسی تربیت کے لئے تعلق وارادت قائم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے امراض بدنیہ کے علاج کے لئے حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس طریق کو اختیار کر کے بے شمار مخلوق نے حسب استعداد کمالات حاصل کئے اور اپنی زندگیوں کو سنت کے مطابق بناتے ہوئے ولی وعارف ہوکر خلق کی خدمت انجام دی۔ کھرے کھوٹے کی تمیز ہر لائن میں ضروری ہے۔ جیسا کہ ''اعلاء السنن'' میں ہے:

''قال العبد الضعیف: تزکیة الاخلاق من اهم الامور عند القوم …… ولا یتیسر ذلك الا بالمجاهدة علی ید شیخ اکمل قد جاهد نفسه: وخالف هواه' وتحلی عن الاخلاق الذمیمة' وتحلی بالاخلاق الحمیدة' ومن ظن من نفسه انه یظفر بذلك بمجرد العلم درس الکتب فقد ضل ضلاً لاً بعیداً' فکما ان العلم بالتعلم من العلماء کذلك الخلق بالتخلق علی ید العرفاء فالخلق الحسن صفة سید المرسلین …… الخ (کتاب الادب' ج۱۸ ص:۴۴۲،۴۴۳' ط ادارة القرآن کراچی)'' ترجمہ:…… ''کسی شیخ کامل کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے اعمال صالحہ کرنے کا زیادہ شوق وجذبہ پیدا ہوجاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ بھی آپ a کے ہاتھ پر مختلف اعمال صالحہ پر عمل پیرا ہونے کے عزم کے لئے بیعت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت جریرؓ ارشاد فرماتے ہیں:

''بایعت رسول اللہ ﷺ علی اقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة والنصح لکل مسلم (صحیح مسلم' باب بیان الدین النصیحة' ج:۱' ص:۵۵' ط' قدیمی)'' ترجمہ:…… ''میں نے آپ a کے ہاتھ پر نماز قائم کرنے' زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے پر بیعت کی۔''

حضرت جریرؓ کی زندگی میں اس بیعت نے اتنا اثر دکھایا کہ ایک مرتبہ انہوں نے اپنے غلام کو ایک گھوڑا خریدنے کے لئے بازار بھیجا تو غلام بازار سے ایک گھوڑا تین سو درہم کا خرید کرلائے اور صاحب فرس کو اس گھوڑے کی رقم دلوانے کے لئے حضرت جریرؓ کے پاس لائے۔ حضرت جریرؓ نے مالک سے فرمایا کہ آپ کا یہ گھوڑا تو تین سو

درہم سے اچھا ہے۔ اگر آپ چاہو تو چار سو درہم کا مجھے بیچ دو۔ مالک نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر حضرت جریرؓ نے مالک سے فرمایا آپ کا گھوڑا تو اس سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ آپ چاہو تو پانچ سو درہم کا مجھے بیچ دو۔ مالک راضی ہوگیا۔ پھر یکے بعد دیگرے سوٗ سوٗ درہم کا اضافہ فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ مالک سے آٹھ سو درہم کے عوض خرید لیا۔ جب حضرت جریرؓ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ a کے ہاتھ اس بات پر بیعت کی ہے کہ ہر مسلم کے ساتھ بھلائی اور اچھا برتاؤ کروں گا۔ مذکورہ واقعہ عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے بہت اہم ہے۔

شیخ کامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ صحیح العقیدہ، صالح الاعمال، صادق الاقوال ہو، بقدر ضرورت علم دین سے واقف، متبع شریعت، پابند سنت ہو، عقائد حقہ، اخلاق فاضلہ، اعمال صالحہ کے ساتھ متصف ہو۔ عدالت وتقویٰ میں پختہ ہو۔ طاعات مؤکدہ واذکار منقولہ ومرویہ کا پابند ہو۔ دنیا کی چکاچوند، چمک دمک، جاہ وحشمت سے بیزار۔ آخرت کی طرف مائل ہو۔ الغرض تمام صفات حسنہ اس میں پائی جائیں اور اخلاق رذیلہ، جھوٹ، غیبت، حسد، کینہ، تکبر وغیرہ تمام صغیرہ وکبیرہ سے اجتناب کرنے والا ہو، اور کسی کامل شیخ متبع شریعت کی صحبت سے فیض یافتہ ہو اور اس شیخ کی طرف سے خلافت مل چکی ہو۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر کاربند ہو۔ یعنی خود بھی نیک کام کرتے ہوئے دوسروں (مریدین) کو نیکی کا حکم کرتا ہو۔ ایسا شخص شیخ بننے کے لائق ہے۔ جس میں مذکورہ صفات وشرائط نہ پائی جائیں اس سے بیعت کرنا جائز نہیں۔

سائل نے جو تفصیل مسمی شیخ امین عبدالرحمٰن سے متعلق واضح کی ہے۔ اس کا اجمالی جواب یہ ہے کہ اس تفصیل کے مطابق شیخ امین غیر شرعی افعال واقوال وعقائد کا حامل ہے۔ شیخ امین عبدالرحمٰن کی بیعت کرنا درست نہیں ہے۔ جیسا کہ ’’القول الجمیل‘‘ میں ہے:

’’فشرط من یأخذ البیعة امور: احدھا: علم الکتاب والسنة، والشرط الثانی: العدالة والتقوی، والشرط الثالث: ان یکون زاھداً فی الدنیا راغباً فی الآخرة، والشرط الرابع: ان یکون آمراً بالمعروف ناھیاً عن المنکر، والشرط الخامس: ان یکون صحب المشایخ وتأدب بھم دھراً طویلاً واخذ منھم النور الباطن والسکینة (القول الجمیل للشاہ ولی اللّٰہ ص:۲۶، مکتبہ تھانوی)‘‘ نیز ’’فتاویٰ عزیزیہ‘‘ میں ہے:

’’مرید شدن از آں کس درست است کہ درآں پنج شرط متحقق باشد، شرط اول: علم کتاب وسنت رسول داشتہ باشد، خواہ خواندہ باشد، خواہ از عالم یاد داشتہ باشد، شرط دوم: آنکہ موصوف بعدالت وتقویٰ باشد، واجتناب از کبائر وعدم اصرار صغائر نماید، شرط سوم: آنکہ بے رغبت از دنیا وراغب در آخرت باشد، وبر طاعت مؤکدہ واذکار منقولہ کہ دراحادیث صحیحہ آمدہ اند مداومت نماید، شرط چہارم: امر معروف ونہی از منکر کردہ باشد، شرط پنجم: آنکہ از مشایخ ایں امر

گرفتہ باشد وصحبت معتد بہا ایشان نمودہ باشد' پس ہرگاہ این شروط در شخصے متحقق شوند' مرید شدن از آں درست است اھ (فتاویٰ عزیزیہ ج:۱' ص:۱۰۲' ط رحیمیہ دیوبند)''اب ہر ہر شق کا جواب نمبروار دیا جاتا ہے۔

بال رکھنے کے مسنون تین طریقے ہیں:۱......کانوں کی لو تک۔۲......کانوں کی لو اور کندھوں کے درمیان تک۔۳......کندھوں تک۔ان کو عربی میں وفرہ' لمہ اور جمہ کہتے ہیں اور پھر آپ a سے حج وعمرہ کے موقع پر سر کے بال مبارک منڈوانا بھی ثابت ہے۔بال رکھنے کے یہی تین طریقے آپ a سے ثابت ہیں۔پیٹ تک بال رکھنے کا کہیں ثبوت نہیں ہے۔جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

''عن انس بن مالکؓ قال: کان شعر رسول اللہ ﷺ ای واصلا او منتهیا الی نصف اذنیه...... وکان له ای لرأسه الشریف شعر: ای نازل فوق الجمة' بضم الجیم وتشدید المیم ما سقط علی المنکبین ودون الوفرة (جمع الوسائل فی شرح الشمائل' باب شعر رسول علیه السلام' ص:۹۰۔۹۲ ادارۃ تالیفات)''اور پیٹ تک سر کے بال رکھنا (مرد کے لئے) خلاف سنت ہے۔نیز پیٹ تک بال رکھنے سے عورتوں کی مشابہت لازم آتی ہے اور ایسی مشابہت اختیار کرنے پر احادیث مبارکہ میں سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔جیسا کہ بخاری شریف میں ہے:

''وعنه قال قال النبی ﷺ لعن اللہ المتشبهین من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال (باب المتشبهین بالنساء والمتشبهات بالرجال' ج:۲'ص:۸۷۴' ط سعید،وکذا فی مشکوٰۃ المصابیح' باب الترجل' ص:۳۸۰' ط سعید)''ترجمہ:...... ''حضور a نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں''۔

نبی اکرم a سے براہ راست استفادہ اگرچہ ناممکنات میں سے نہیں۔لیکن خود حضور a نے اپنے سے بالواسطہ فائدے کا سلسلہ جاری فرمایا ہے۔گویا براہ راست اصلاح وتربیت کا دعویٰ حضور a کے جاری کردہ ظاہری نظام کو جھٹلانے کے مترادف ہے اور جو شخص جھوٹ بول کر نبی اکرم a سے براہ راست اپنا تعلق ظاہر کرے۔وہ بڑی سخت وعید کا مستحق ہے۔

صحابی اس شخص کو کہتے ہیں کہ جس نے حالت بیداری میں بحالت اسلام آپ a کی زیارت کی ہو اور پھر بحالت ایمان اس کی موت واقع ہوئی ہو۔خواب میں آپ a کی زیارت سے صحابیت کا شرف حاصل نہیں ہوسکتا۔اس لئے شیخ امین کا یہ دعویٰ غلط ہے۔جیسا کہ کتاب التعریفات میں ہے:

''الصحابی هو العرف: من رأی النبی ﷺ وطالت صحبته معه' وان لم یرو عنه ﷺ وقیل: وان لم تطل (باب الصاد' ص:۹٤' ط دار المنار)''

صحابہ کرامؓ کے بارے میں لب کشائی ایمان سے ہاتھ دھونے کے مترادف ہے آپ a کا ارشاد ہے کہ

میرے صحابہ کو برامت کہو جیسا کہ مشکوۃ شریف میں ہے:

”لاتسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد احدهم ولا نصیفه متفق علیه (ص:۵۵۳، ط:قدیمی، وکذا فی الصحیح المسلم ج:۲، ص:۳۱۰، وترمذی ج:۲، ص:۲۲۵، ط:سعید)“ ترجمہ:...... ”میرے صحابہؓ کو برامت کہو (کیونکہ ان کا مرتبہ یہ ہے کہ) تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے (خیرات کرے) تو ان کے ایک مد بلکہ نصف مد (جو) کے برابر بھی نہیں ہوسکتا۔“

نیز مظاہر حق میں ہے: ”عن عویمر بن ساعدة انه ﷺ قال ان الله اختارنی واختار لی اصحاباً فجعل لی منهم وزراء وانصاراً واصهارا فمن سبهم فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین ولا یقبل الله منهم صرفاً ولا عدلاً (باب مناقب الصحابة، ج:۵، ص:۶۲۲)“ ترجمہ:...... ”حضور اکرم a نے فرمایا: اللہ نے مجھے منتخب فرمایا ہے اور میرے لئے میرے صحابہ کو منتخب کیا ان کو میرا وزیر، مددگار اور رشتہ دار بنایا۔ جو ان کو برا کہے اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرض اور کوئی نفل قبول نہ کرے گا۔“

اور فتح المغیث میں امام ابوزرعہ رازیؒ (جو امام مسلمؒ کے اجل شیوخ میں سے ہیں) فرماتے ہیں: ”اذا رأیت الرجل ینتقص احدا من اصحاب رسول الله ﷺ فاعلم انه زندیق، وذلك ان الرسول حق، والقرآن حق، وماجاء به حق، وانما ادی الینا ذلك کله الصحابة، وهؤلاء یریدون ان یجرحوا شهودنا لیبطلوا الکتاب والسنة، والجرح بهم اولیٰ وهم زنادقة (معرفة الصحابة، ج:٤، ص:٩٤، ط:دار الامام الطبری)“

لہٰذا مندرجہ بالا حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص صحابہ کرامؓ کی تنقیص کرتا ہے۔ وہ گمراہ اور زندیق ہے۔ ایسے شخص کے ساتھ میل جول اور محافل میں بیٹھنے سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ ورنہ سخت گناہ گار ہوگا۔ تمام صحابہ کرامؓ عادل، پرہیزگار، متقی تھے، صحابہ کرامؓ کو ناقص کہنے والا کبھی بھی خود کامل مومن نہیں ہوسکتا۔ ایسا شخص خود لائق اصلاح ہے۔ چہ جائیکہ دوسروں کی اصلاح کرے۔

ادریس نامی بزرگ کا نام، نسب، قبیلہ الغرض مکمل تعارف اور سلسلۂ ادریسیہ کا مکمل تعارف پیش کیا جائے۔ اس کے بعد کوئی حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔

صحابہ کرامؓ تابعینؒ تبع تابعینؒ اور فقہاء اربعہؒ کا اس پر اجماع ہے کہ تراویح کی رکعت بیس ہیں۔ اگر دس رکعت تراویح پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ تراویح کی کل رکعات دس ہی ہیں تو ایسا شخص اجماع کا منکر ہے اور اگر بیس رکعت تسلیم کرنے کے باوجود دس رکعت پڑھتا ہے تو سنت مؤکدہ (جس کا اہتمام آپ a نے ہمیشہ فرمایا) کا تارک ہے اور سنت کا تارک لائق ملامت ہے۔ جیسا کہ ردالمحتار میں ہے:

”وحکمها ما یؤجر علی فعله ویلام علی ترکه (قول یلام) ای یعاقب بالتاء.

ولا يعاقب كما افاده في البحر والنهر ليكن في التلويح: ترك السنة الموكدة قريب من الحرام يستحق حرمان الشفاعة لقوله عليه الصلاة والسلام: "من ترك سنتي لم ينل شفاعتي" وفي التحرير: ان تاركها يستوجب التضليل واللؤم اه والمراد الترك بلا عذر على سبيل الاصرار" (كتاب الطهارة اركان الوضوء اربعة ط:سعيد) وكذا في النهر الفائق كتاب الطهارة ج:١ ص:٣٥ ط: امداديه ملتان) (وكذا في العناية على هامش فتح القدير ج:١ ص:٢٠ ط: مصطفى البابي مصر)"

رمضان المبارک میں وتر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا مسنون ہے۔ جماعت کی نماز میں سستی غفلت ونفاق کی علامت ہے۔ احادیث مبارکہ میں جماعت کی نماز کی بہت تاکید وارد ہوئی ہے اور تارک جماعت کے بارے میں بہت سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

جیسا کہ مشکوٰۃ المصابیح میں ہے:"عن عبد الله بن مسعودؓ قال لقد رأيتنا وما يتخلف عن الصلوٰة الا منافق قد علم نفاقه او مريض ان كان المريض ليمشي بين رجلين حتى ياتي الصلوٰة وقال: ان رسول الله ﷺ علمناسنن الهدى وان من سنن الهدى الصلوٰة في المسجد الذي يؤذن فيه...... رواه مسلم (كتاب الصلوٰة باب الجماعة وفضلها ج:١ ص:٩٦ ط: قديمي)"

نیز الدر المختار مع رد المحتار میں ہے:"والجماعة سنة مؤكدة للرجال قال الزاهدي: ارادوابالتاكيد الواجب وقال في شرح المنية: والاحكام تدل على الوجوب من ان تاركها بلا عذر يعزر وترد شهادته ويأثم الجيران بالسكوت عنه اه (مطلب شروط الامامة الكبرى ج:١ ص:٥٥٢ ط:سعيد)"

طریقت وشریعت دونوں میں تلازم ہے۔ طریقت ہی وہی ہے جو شریعت کے مطابق ہو۔ اس سے متصادم نہ ہو۔ الغرض جو طریقت میں ہے وہ شریعت میں ہے اور جو شریعت میں ہے وہی طریقت میں ہے۔ سنن اور نوافل شریعت میں ثابت ہیں تو طریقت میں بھی ثابت ہیں۔ تضاد کا دعویٰ غلط ہے۔

جیسا کہ الفتاویٰ الحدیثیہ میں ہے:"قال العلامة ابن حجر الهيثميؒ: "الطريقة مشتملة على منازل السالكين وتسمى مقامات اليقين والحقيقة موافقة للشريعة في جميع علمها وعملها واصولها وفروعها وفرضها ومندوبها ليس بينهما مخالفة اصلاً (باب السلوك مطلب في الفرض بين الحقيقة والشريعة ص:٤٠٩ ط:قديمي)"

نماز اللہ تعالیٰ کے نبی a کو معاف نہیں اور نہ صحابہ کرامؓ کو بلکہ آج تک کسی کو معاف نہیں۔ نماز ہر حالت میں پڑھنی فرض ہے۔ کسی صورت میں معاف نہیں اور نماز چھوڑنے والے کے بارے میں سخت وعید آئی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

’’عن جابرؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ رواہ مسلم وقال بین الرجل وبین الشرک والکفر ترک الصلوٰۃ (مسلم شریف' کتاب الصلوٰۃ' مشکوٰۃ المصابیح' ص:۵۸' ط: سعید) ‘‘ترجمہ:...... ’’یعنی حضور اکرم a کا ارشاد ہے کہ نماز چھوڑنا آدمی کو کفر سے ملا دیتا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے کہ بندے کو اور کفر کو ملانے والی چیز صرف نماز چھوڑنا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے کہ ایمان وکفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے‘‘۔

اس لئے الہام اور معافی کا دعویٰ بے بنیاد من گھڑت اور جھوٹ ہے اور جھوٹے دعوے کرنے والا اور جھوٹ بولنے والا شخص مستحق عذاب وعقاب ہے۔

برا کرتے ہیں رمضان میں کھانا۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کا مذاق اڑانا ہے۔ شیخ کی تربیت کا اگر یہ اثر ہے تو اس سے خود شیخ کی طبیعت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

کامل پیر کی صحبت میں بیٹھنے سے جس طرح دین کی رغبت نصیب ہوتی ہے۔ اسی طرح مصنفین کی کتابوں سے علماء ومبلغین حضرات کے وعظ ونصیحت وتقاریر سے دین حاصل ہوتا ہے۔ ورنہ دین کی نشرواشاعت کا ذریعہ صرف خانقاہیں ہوتیں۔ جبکہ دین آج تک یا تو کتابوں سے یا وعظ وبیان سے مجاہدین کی تلوار سے پھیلا ہے۔ دین کو ایک شعبہ میں منحصر کرنے کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ تاریخ اسلام کی کتابیں اس بات کی گواہ ہیں۔ نیز یہ دعویٰ مشاہدہ کے بھی خلاف ہے۔ آج ساری دنیا میں دین ان تمام ذرائع سے پھیل رہا ہے۔ اس کو ایک شعبہ میں منحصر کرنا مشاہدہ کے بھی خلاف ہے۔ لہٰذا شیخ امین کا اپنی تقاریر میں یہ دعویٰ کرنا کہ: ’’دین علماء اور کتابوں سے نہیں آئے گا میری صحبت میں بیٹھنے سے آئے گا۔‘‘ غلط ہے۔ فلمیں دیکھنا' گانے سننا حرام ہے اور حرام کاری کی دعوت دینے والا منافق وفاسق ہوتا ہے اور یہ اس وقت ہے جبکہ ان کو حرام سمجھتے ہوئے کرے۔

جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ’’المنافقون والمنافقات بعضهم من بعض یأمرون بالمنکر وینهون عن المعروف ویقبضون ایدیهم نسوا اللہ فنسیهم ان المنافقین هم الفاسقون (التوبہ:۶۷) ‘‘ترجمہ:...... ’’منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک طرح کے ہیں کہ بری بات کی تعلیم دیتے ہیں اور اچھی بات سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں۔ انہوں نے خدا کا خیال نہ کیا۔ پس خدا نے ان کا خیال نہ کیا۔ بلاشبہ یہ منافق بڑے ہی سرکش ہیں۔‘‘

نیز مشکوٰۃ المصابیح میں ہے: ’’وعن جابرؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ: الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع (باب البیان والشعر' الفصل الثالث ص:۴۱۱' ط:سعید) (وکذا فی شعبة الایمان للبیهقی ج:۲' ص:۲۷۹ رقم الحدیث ۵۱۰۰' ط:الهند)‘‘

نیز شرح الفقہ الاکبر میں ہے: ’’ویجوز ان یکون مرتکب الکبیرة مؤمنا غیر کافر (مرتکب الکبیرة ص۱۴۰' ط: قطر)‘‘

اور شرح العقائد کی شرح النبراس میں ہے: ’’حتی انه یخرج بالکبیرة واصرار الصغیرة

عن الولایۃ (ص:۲۹۵……ط:امدادیہ ملتان)"

البتہ جو شخص حرام کام کو اس کے حرام ہونے کے باوجود حلال سمجھے اور لوگوں کو اس حرام کام کے کرنے کی دعوت دے اور خود بھی اس کا ارتکاب کرے تو ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

"استحلال المعصیۃ کفر اذا ثبت کونھا معصیۃ بدلیل قطعی (مطلب استحلال المعصیۃ کفر' ج:۲'ص:۲۹۲'ط: سعید) "نیز کسی کے جنتی یا جہنمی ہونے کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور یہ بات پردۂ غیب میں ہے۔ کوئی نبی' کوئی ولی بھی اس بات کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ صحابہ کرام جیسی برگزیدہ ہستیوں نے بھی جنتی ہونے کا دعویٰ نہ کبھی اپنے بارے میں کیا اور نہ کبھی کسی دوسرے کے بارے میں کیا۔ آج پندرھویں صدی کا آدمی کیسے دعویٰ کر رہا ہے؟ نعت سننا اچھی بات ہے۔ لیکن دورانِ نعت جھومنا' تالیاں بجانا اور شور مچانا۔ جیسا کہ فساق وفجار موسیقی کی محافل میں کرتے ہیں۔ خلاف ادب ہے۔

ہر نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا واجب ہے۔ نماز جان بوجھ کر قضاء کر دینا گو بعد میں پڑھ بھی لی جائے' سخت گناہ ہے۔ احادیث میں نماز کو اس کے وقت میں نہ پڑھنے کے بارے میں سخت قسم کی وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:"روی انہ علیہ السلاۃ والسلام قال: من ترک الصلاۃ حتی مضیٰ وقتھا ثم قضیٰ عذب فی النار حقبا والحقب ثمانون سنۃ' والسنۃ ثلثمائۃ وستون یوما کل یوم کان مقدارہ الف سنۃ "ترجمہ:……"حضور اکرم a سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص نماز کو قضاء کر دے' گو وہ بعد میں پڑھ بھی لے پھر بھی اپنے وقت پر نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک حقب جہنم میں جلے گا اور حقب کی مقدار اسی برس کی ہوتی ہے اور ایک برس تین سو ساٹھ دن کا اور قیامت کا ایک دن ایک ہزار برس کے برابر ہوگا (اس حساب سے ایک حقب کی مقدار دو کروڑ اٹھاسی لاکھ برس ہوئی) نیز دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا بھی جائز نہیں۔ احادیث مبارکہ میں اس بارے میں سخت وعیدات وارد ہوئی ہیں۔

جیسا کہ ترمذی شریف میں ہے:"عن ابن عباسؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ من جمع بین الصلوٰتین من غیر عذر فقداتی بابا من ابواب الکبائر (باب ماجاء فی الجمع بین الصلوٰتین ج:۱'ص:۶۶) "ترجمہ:……"نبی اکرم a کا ارشاد ہے کہ جو شخص دو نمازوں کو بلا کسی عذر کے ایک وقت میں پڑھے۔ وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر پہنچ گیا۔ (یعنی اس نے کبائر میں سے ایک کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا۔"

نیز فتاویٰ شامی میں ہے:"ولا جمع بین فرضین فی وقت بعذر سفر ومطر خلافا للشافعی ولا بأس بالتقلید عند الضرورۃ (کتاب الصلوٰۃ ج:۱'ص:۳۸۱'ط:سعید)"

اس کا جواب نمبر چھ میں گذر چکا ہے۔

گستاخ رسول کی موت پر خوشی منانا بظاہر آپ a سے محبت وعقیدت پر محمول کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ڈھول ڈھمکے' ڈانس' باجے' گھوم گھوم کر ناچنا جائز نہیں۔ خوشی منانا ممنوع نہیں۔ لیکن جو طریقہ اپنایا گیا وہ ممنوع ہے۔ اسلام

نے خمی وخوشی کی حدود واقع کی ہیں۔ کسی نبی یا ولی کو اس سے تجاوز کرنا جائز نہیں۔ جیسا کہ حاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: ”والتغنی حرام اذا کان یذکر امرأۃ مغنیۃ الی قولہ واما الرقص والتصفیق والصریخ وضرب الاوتار الذی یفعلہ بعض من یدعی التصرف فانہ حرام بالاجماع لانہا زی الکفار کذا فی سکب الانہر (فصل فی صفۃ الاذکار' ص:۳۱۹' ط:قدیمی)“

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے۔ اس لئے انسان کو انسانوں کی صفات زیادہ دیتی ہیں حیوانوں کی صفات اپنانا انسان کی انسانیت کے خلاف ہے۔

الغرض نماز' روزہ' زکوٰۃ اور فرائض شرعیہ ادا نہ کرنا اور مریدین کو اپنے کتے بن کر بھونکنے کے لئے کہنا اور رنڈیوں کو ناچ گانے کی اجازت دینا اور فواحشات کا مرتکب ہونا اور اپنے مریدین کو فلمیں دیکھنے اور گانے سننے کی تلقین کرنا۔ نیز صحابہ کرامؓ کی تنقیص کرنا (نعوذ باللہ من ذلک) یہ تمام افعال حرام اور کبائر اور موجبات فسق ہیں اور ان کو حلال سمجھنا کفر ہے اور جو لوگ ان فواحشات کے مرتکب اور ذمہ دار ہیں۔ وہ زندیق ہیں۔ ان کے حلقۂ بیعت میں داخل ہونا حرام ہے۔ لہٰذا مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ شیخ امین عبدالرحمٰن ایک فاسق وفاجر شخص ہے۔ اس میں شیخ بننے کی صلاحیت تو دور کی بات ہے خود اس میں عام مسلمانوں کی صفات بھی مفقود ہیں۔ اسے دوسروں کی اصلاح سے پہلے اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے۔ کسی بھی شخص کو شیخ امین عبدالرحمٰن (جو مذکورہ کردار کا حامل ہے) کی بیعت کرنا ناجائز وحرام ہے۔ اس سے اجتناب کیا جائے اور علاقے کے عوام کو اس حقیقت سے باخبر کیا جائے۔

الجواب صحیح ...... مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری شہیدؒ

کتبہ ...... مولوی مختار احمد، متخصص فقہ اسلامی، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

(بشکریہ ماہنامہ بینات کراچی، رمضان وشوال ۱۴۳۰ھ)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی گوجرانوالہ میں!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی دو روزہ تبلیغی دورہ پر گوجرانوالہ تشریف لائے۔ جہاں آپ نے ۲۲ رجنوری بعد نماز مغرب جامعہ مسجد انبالوی راہوالی میں جلسہ میلاد النبی a سے خطاب کیا۔ زاہد ندیم بٹ نے عشاء کے بعد مبلغین ختم نبوت کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ مولانا شجاع آبادی کے ساتھ مولانا محمد عارف شامی، حافظ محمد الیاس قادری بھی تھے۔ ۲۳ رجنوری بعد نماز عصر دفتر ختم نبوت کنگنی والا میں پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ پریس کانفرنس میں مولانا محمد اشرف مجددی، حافظ محمد ثاقب، مولانا محمد عارف شامی، بابر رضوان باجوہ بھی تشریف لائے۔ بعد نماز مغرب جامعہ مسجد صدیقیہ سٹلائٹ ٹاؤن مولانا عبیداللہ عامر کی دعوت پر ولادت نبوی کے عنوان پر خطاب کیا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد مدینہ سیٹلائٹ ٹاؤن میں خطاب کیا۔ اس مسجد میں مولانا قاضی حمید اللہ خانؒ تقریباً چالیس سال خطیب رہے۔ مولانا نے قاضی صاحب کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور ان کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی۔

ڈاکٹر طاہر سے مسز طاہر تک!

شاہین صہبائی!

یہ تو تقریباً طے ہی ہو گیا ہے کہ ہمارے وطن عزیز کی اگلی وزیر اعظم، عبوری ہی سہی، محترمہ عاصمہ جہانگیر ہوں گی۔ بڑے وثوق سے میں یوں لکھ رہا ہوں کہ محترمہ، جناب زرداری کی پہلی پسند تو ہیں ہی، پردے کے پیچھے ہونے والے مذاکرات میں انہوں نے جناب نواز شریف کو بھی تیار کر لیا ہے اور اب تو یہ بلی ن لیگ کے تھیلے سے باہر آ ہی چکی ہے۔ سب کو حیرانی اس بات پر ہے کہ نواز شریف کیسے تیار ہو گئے۔ اس مشکل کام کے لئے جو دلائل انہیں دیئے گئے ان میں سے سب سے بھاری یہ تھا کہ محترمہ فوج کے سخت خلاف ہیں اور عدالت عالیہ سے بھی ان کی کوئی زیادہ عقیدت نہیں۔ اس لئے وہ ڈٹ کر کسی بھی ججوں اور جرنیلوں کے مشترکہ ایجنڈے کی مخالفت کریں گی اور حکومت سے باہر جانے والی جماعتوں کی اس طرح پوری خدمت کر سکیں گی۔ علاوہ ازیں عمران خان سے بھی ان کو کوئی خاص رغبت نہیں اور دینی اور دائیں بازو کی جماعتوں کے تو وہ ویسے ہی مخالف ہیں۔

اس کے علاوہ ان کی خوبیوں میں خاتون ہونا، ایک لبرل ہونا، ایک وکیل ہونا، ایک حقوق انسانی کی علمبردار ہونا، ایک باہر کی دنیا کی جانی پہچانی شخصیت ہونا اور کئی گن بھی شامل ہیں۔ سنا یہ ہے کہ جناب زرداری کے ایک مہینہ کراچی میں قیام کے دوران ان کی کئی لمبی لمبی ملاقاتیں بھی ہو چکی ہیں۔ گو اس طرح کی ملاقاتیں نواز شریف سے تو نہیں ہوئیں۔ مگر میاں صاحب آج کل زرداری صاحب کی سیاست اور ان کی دور اندیشی سے بھرپور چالوں کے گرویدہ ہو چکے ہیں۔ خاص طور پر جب سے عمران خان کے بعد ڈاکٹر طاہر القادری میدان میں کودے ہیں۔ سوچنے اور پلاننگ کا سارا کام میاں صاحب نے زرداری صاحب کے کنٹرول میں دے دیا ہے۔ ورنہ ذرا سوچئے ’’کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء، گستاخ اکھیاں کتھے جا لڑیاں‘‘ کے ناتے نواز شریف صاحب کا کیا لینا دینا ایک لبرل اور کچھ لوگوں کے مطابق ایک نئی اصطلاح آج کل چلی ہے یعنی لبرل فاسٹ، اس قسم کی محترمہ عاصمہ سے۔ مگر اب کیونکہ دباؤ بڑھ رہا ہے کہ جانے والی حکومتوں کے فیصلوں اور ان کی غلطیوں اور ان کی کرپشن کا کھاتہ کھولنا ضروری ہو گیا ہے تاکہ آنے والے اپنی سلیٹ صاف رکھیں۔ ایک ایسے وزیر اعظم کی ضرورت ہے جو یہ کام نہ کرے یا جتنی ممکن ہو سکے رکاوٹیں کھڑی کرے اور اس دوران الیکشن مکمل ہو جائے اور پھر بھی پارٹیاں ادلی بدلی کر کے اہم حکومتیں سنبھال لیں۔ اس کام کے لئے عاصمہ جہانگیر کے علاوہ کون بہتر امیدوار ہو سکتا ہے۔

مگر یہ تو زرداری صاحب کی سوچ اور پلان ہے اور وہ بڑے مطمئن نظر آتے ہیں پلان B کا پتہ نہیں۔

بلاول ہاؤس کراچی کے قریب تو چڑیا پر نہیں مار سکتی۔ مگر سمندر کے قریب ہونے کی وجہ سے وہاں کیڑے مکوڑے اور سانپ اور نیولے، شارک اور جھینگے بہت ہیں اور انہی میں سے ایک نے انکشاف کیا کہ صدر زرداری نے جوش خطابت میں یہ بھی فرما دیا کہ جو کام ان کی اپنی پارٹی کے ’’بیوقوف‘‘ وزیر اعظم نہیں کر سکے، وہ ایک خاتون کر کے

دکھائیں گی۔ یعنی اگر ضرورت پڑی تو ملک کے سب سے بڑے قاضی کے خلاف وہ دھڑلے اور دھماکے سے جنگ کریں گی۔ ملک کے سپہ سالار نے اگر کوئی گڑبڑ کی کوشش کی تو وہ ان کی نوکری سے چھٹی کردیں گی اور اگر ملک کے باقی کی کینوں یعنی چھوٹی موٹی سیاسی پارٹیوں نے زیادہ گڑبڑ مچائی تو ان کو بھی ٹھیک کردیں گی۔ کیونکہ ان کے ساتھ وکیلوں اور NGOs کی ایک فوج درموج ہوگی اور ہیومن رائٹس کی تنظیموں سے بھی پوری مدد ملے گی اور ملک کو ایک عبوری ڈکٹیٹر کی شکل میں منتخب حکومتوں سے زیادہ پاور رکھنے والی حکومت مل جائے گی۔ وہ IMF اور ورلڈ بینک کو بھی سنبھال لیں گی اور جتنے ٹیکس اور دیگر شرائط ہوئیں وہ مان کر ملک کی دگرگوں اقتصادی صورتحال کو بھی قابو کرلیں گی۔ اس طرح وہ نہ صرف PPP اور ن لیگ کی ڈوبنے والی کشتیوں کو بچا کر کنارے لے جائیں گی بلکہ کوئی چوری چکاری کا مقدمہ یا لوٹ مار کی چھان بین بھی نہیں ہوگی۔ عدالتوں کے 20 کے قریب اہم فیصلوں پر بھی کوئی عمل نہیں کیا جائے گا اور اس طرح مسز طاہر جہانگیر سب کے لئے نعمت کا فرشتہ ثابت ہوسکیں گی۔

یہ ایجنڈا بہت دلکش لگتا ہے مگر اب ذرا تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھیں۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے جو شروع میں مطالبہ کیا تھا کہ عبوری وزیراعظم کے لئے دو اداروں یعنی فوج اور عدلیہ سے بھی مشاورت کرنا ہوگی وہ ایک طرح سے غیر ضروری تھا اور ڈاکٹر صاحب نے دوبارہ وہ مطالبہ نہیں کیا۔ وہ اس لئے کہ وزیراعظم جب بنتا ہے اور جو بھی بنتا ہے۔ اسے ملک کی سکیورٹی کی کلیرنس لینا ضروری ہوتا ہے۔ یہ کلیرنس فوج ISI، MI اور IB دیتی ہے۔ اگر ایک ایجنسی بھی انکار کردے تو مشکل کھڑی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ڈاکٹر صاحب کا یہ کہنا کہ فوج سے مشاورت ضروری ہے، دراصل غیر ضروری تھا۔ وہ تو ہر حال میں ہوتی ہی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ حسین حقانی کی کلیرنس نہیں ہوئی مگر وہ وزیراعظم کے عہدہ پر نہیں آرہے تھے۔ اسی طرح عدالتوں سے مشاورت بھی مانگنا غیر ضروری تھا۔ کیونکہ عدالتوں میں کوئی بھی ایک درخواست ڈال دے تو عدالت ایک پارٹی بن جاتی ہے اور اپنی رائے دے سکتی ہے۔ اب ان دو مرحلوں سے محترمہ عاصمہ جہانگیر کا گزرنا پل صراط پار کرنے کے برابر ہوگا۔ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ ن کا کمکا تو ہوسکتا ہے مگر باقی پل کیسے پار ہوں گے؟ عمران خان کی پارٹی کے سوشل میڈیا کے ماہر تو ابھی سے محترمہ عاصمہ کی وہ تصویریں دکھا رہے ہیں جن میں وہ بال ٹھاکرے کے ساتھ نارنجی رنگ کے لباس میں جو شیوسینا کا رنگ ہے، بیٹھی ہیں۔ یہ تصاویر جب وہ بھارت گئی تھیں تو تب منظر عام پر آئی تھیں۔ اس طرح دینی جماعتوں نے اور خاص کر انتہا پسند فرقوں اور تنظیموں نے یہ مسئلہ بھی اٹھانا شروع کردیا ہے کہ ان کے شوہر جناب طاہر جہانگیر جن کو میں 80 کی دہائی سے جانتا ہوں اور ان کی بیٹی امریکہ میں امریکہ والوں سے بہت ہی گھل مل گئی ہے۔ یہ سب ذاتی باتیں بیکار اور گری ہوئی ہیں۔ مگر ہمارے ماحول میں ان کو ضرورت سے زیادہ اہمیت اس لئے دی جاتی ہے کہ حکومتیں اور لیڈر اپنے کام میں کمزور اور چوری چکاری میں شہ زور ہوتے ہیں اور ان کی کوئی عزت یا کریڈیبلٹی نہیں ہوتی۔ لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ عاصمہ کا تعین نہ صرف مشکل ہوگا بلکہ ملک کو اور تباہی کے کنارے پر لے جائے گا۔ ذرا سوچئے عاصمہ وزیراعظم بن جاتی ہیں اور حلف اٹھانے کے بعد عدالت عالیہ ان سے کہتی ہے کہ جو ان کے فیصلے پہلے سے عملدرآمد کے انتظار میں ہیں، ان پر عمل کیا جائے اور وہ انکار کردیتی ہیں تو کیا ہوگا؟

پہلے ہی ہفتے حکومت اور عدلیہ میں محاذ آرائی شروع ہو گی۔ اگر سیاسی پارٹیوں اور میڈیا کی طرف سے یہ مطالبہ آیا کہ بڑے چوروں کو پکڑا جائے اور انہیں بھاگنے کا موقع نہ دیا جائے اور اگر عاصمہ انکار کرتی ہیں تو وہ بھی چوروں کو بچانے والوں کی لائن میں آ کھڑی ہوں گی۔ اگر انہوں نے فخرو بھائی کو آزادانہ کام کرنے سے روکا تو خود الیکشن بھی مشکوک ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ سب کوئی نہیں سوچ رہا۔ نئی بساط پر نئے مہرے تیار ہیں اور ہمارے ایک سابق سفیر یہ کہتے ہوئے پائے گئے کہ اگلے 15 دن بعد دیکھنا میں کیسے سین پر واپس آتا ہوں۔ چاہے ایک دن کے لئے سہی قومی سلامتی کا مشیر ضرور بنوں گا۔ ماشاءاللہ! میمو کیس تو ابھی شروع ہوا ہے اور عاصمہ ان کی وکیل ہیں۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ ملتان ۲۸ جنوری ۲۰۱۳ء)

ختم نبوت کانفرنس تنگی چارسدہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامعہ مسجد ڈھکی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی اور مولانا حزب اللہ خان نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس، ٹیری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ٹیری ضلع کرک میں مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا عابد کمال اور مولانا امین نے خطاب کیا۔ انتظام حافظ جاوید خان نے کیا۔

تونسہ شریف میں دو قادیانی مسلمان ہو گئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخان کی رپورٹ کے مطابق بستی بزدار کے سلطان احمد ولد فضل علی اور محمد افضل ولد محمد خان اقوام بلوچ بزدار خطیب بستی بزدار مولانا مولانا محمد بخش بزدار کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ یہ دونوں آپس میں چچازاد بھائی ہیں۔ اس علاقہ کی قادیانی عبادت گاہ کے متولی ہیں۔ اب اس عبادت گاہ کو مسجد میں تبدیل کیا جارہا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک اعلیٰ وفد جس میں مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا محمد اقبال مبلغ ختم نبوت، مولانا امان اللہ قیصرانی امیر جمعیت العلماء اسلام تحصیل تونسہ شریف ودیگر معززین علاقہ نے جاکر ان نومسلموں کو مبارکباد دی۔ مولانا عبدالعزیز لاشاری نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ ان دونوں حضرات کی اولاد بھائی، بیوی، بچے پہلے ہی مسلمان تھے۔ مگر یہ دونوں بضد تھے۔ جب انہوں نے مسلمان ہونے کا اعلان کیا تو ان کا ایک بھائی جو ضلع لیہ میں قادیانی ہے، ان نومسلموں کو آکر دوبارہ قادیانی بنانے کی کوشش کرتا رہا۔ مگر یہ ثابت قدم رہے اور قادیانی بھائی کو دعوت اسلام دی اور مرزا قادیانی کے مکروفریب بتائے۔ محمد افضل کے ایک بیٹے نے بتایا کہ ہم اپنے بزرگوں کو اکثر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر پڑھاتے تھے۔ جن کی بدولت اللہ پاک نے ان کو ہدایت عطاء فرمائی۔ تحصیل تونسہ شریف بستی بزدار میں قادیانی جماعت کا تخم ہی ختم ہو گیا۔ اس پسماندہ اور دوردراز علاقہ میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ اور مجلس ختم نبوت کے مبلغین دعوت تبلیغ کا کام ہمیشہ کرتے رہے۔

ن لیگ اور چوہدری نثار کی روشن خیالی!

انصار عباسی!

مجھ سے ایک صاحب نے پوچھا کہ نہ جانے پاکستان مسلم لیگ ن اور چوہدری نثار علی خاں عوام سے کس بات کا بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ان صاحب کا کہنا تھا کہ بے چارے عوام تو پہلے ہی ''جمہوریت بہترین انتقام ہے'' کے نعرہ کو بھگت رہے ہیں کہ اب ن لیگ نے عاصمہ جہانگیر کو نگران وزیر اعظم کے لئے تجویز کر دیا ہے۔ چوہدری نثار نے عاصمہ جہانگیر میں نہ جانے کیا دیکھا۔ان صاحب کے مطابق کیا معلوم صدر آصف علی زرداری، چوہدری صاحب کی اس تجویز کو منظور کر لیں اور اس ملک کی باگ ڈور محترمہ کے ہاتھ میں تھما دیں اور پھر ہم دیکھیں گے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا کیا بنتا ہے۔ پھر ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ چوہدری نثار علی خان لوگوں کا کس طرح سامنا کر پاتے ہیں اور مسلم لیگ ن کا کیا حال ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ چوہدری صاحب اور ن لیگ کی طرف سے نگران وزیر اعظم کے ناموں کی فہرست میڈیا کو لیک کرنے کا مقصد دراصل پاکستان کے ''خیر خواہ'' اور ہمارے ''ہمدرد دوستوں'' امریکا یورپ اور ہندوستان کو یہ پیغام دینا ہے کہ ن لیگ ایک روشن خیال اور سیکولر جماعت بن چکی ہے جو پاکستان کی نظریاتی اساس میں کوئی خاص دلچسپی نہیں رکھتی اور برسر اقتدار آ کر جنرل مشرف اور صدر زرداری سے بہتر امریکا کی خدمت کرے گی اور ہندوستان کو اپنا بڑا مان کر بیرونی دوستوں کی پریشانیوں کو دور کر دے گی۔ کچھ لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ محترمہ کا نام صرف پٹوانے کے لئے فہرست میں شامل کیا گیا ہے کہ یہ چوہدری صاحب کو بھی معلوم ہے کہ عمران خان، سید منور حسن، مولانا فضل الرحمن اور کچھ دوسرے اپوزیشن رہنما کسی صورت بھی اس نام کو نگران وزیر اعظم کے لئے برداشت نہیں کریں گے۔ کیا معلوم ن لیگ اپنی حکومت کے آنے سے پہلے محترمہ کو اپنے بارے میں neutralise کرنے کے لئے لاٹھی کو توڑے بغیر سانپ کو مارنے کی کوشش میں ہو۔ایک نامور صحافی نے مجھے ایک ای میل بھیجی۔ جس کے مطابق صدر زرداری اور نواز شریف عدلیہ اور فوج سے اپنا اپنا بدلہ لینے کے لئے محترمہ کے نام پر متفق ہو سکتے ہیں لیکن یہ سب تو لوگوں کے اندازے اور باتیں ہیں۔ جو سچ بھی ہو سکتی ہیں اور غلط بھی۔ میرا گمان تو چوہدری صاحب کے متعلق اچھا ہے۔اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اٹھارہ کروڑ عوام میں سے اگر محترمہ سمیت چھ نام چنے تو وہ سنجیدگی سے ان کو اس قابل سمجھتے ہوں گے کہ وہ پاکستان کی نگران وزیر اعظم بنیں۔

میں ذاتی طور پر محترمہ کو نہیں جانتا اور اس لاعلمی کا بھی اظہار کرتا ہوں کہ مجھے محترمہ کی ان خدمات اور کارناموں کا بھی علم نہیں جن کی بناء پر چوہدری صاحب جیسے اسلام پسند اور محب وطن نے ان کو وزارت عظمٰی کے عہدے کے لئے تجویز کیا۔ظاہر ہے محترمہ کوئی عظیم خاتون ہی ہوں گی۔ورنہ چوہدری صاحب کو کیا پڑی تھی کہ ان کا نام تجویز کرتے۔

محترمہ کے کارناموں سے لاعلم میرے جیسے پاکستانیوں کی رہنمائی کے لئے کتنا اچھا ہوتا چوہدری صاحب

محترمہ کی خدمات گنوا دیتے۔ اگر پہلے نہیں کیا تو اب چوہدری صاحب یہ کام کردیں بڑی مہربانی ہوگی۔ مجھے یقین ہے چوہدری صاحب کے علم میں ضرور کوئی ایسا راز ہوگا جو ثابت کرے گا کہ محترمہ نے کس طرح اسلام کی خدمت کی۔ چوہدری صاحب اس راز سے بھی پردہ اٹھائیں گے کہ محترمہ نے پاکستان کا نام دنیا بھر میں روشن کرنے کے لئے کیا کیا جتن کئے؟ چوہدری صاحب ہمیں یہ بھی بتائیں گے کہ بی بی پاکستان کی نظریاتی اساس اور اسلام کے نام پر بننے والے اس ملک کو کس طرح اسلام کا گڑھ بنانے کی کوشش کرتی رہی ہیں؟ امید ہے چوہدری صاحب اس بات پر بھی روشنی ڈالیں گے کہ محترمہ نے پاکستان کی آزاد عدلیہ کو سیاسی ڈاکوؤں اور لٹیروں کے حملوں سے کیسے کیسے جتن کرکے بچایا۔ چوہدری صاحب ہمیں یہ بھی بتادیں کہ بی بی نے کس طرح افواج پاکستان اور آئی ایس آئی کی پوری دنیا میں عزت افزائی کی اور ان اداروں کا کن کن بین الاقوامی فورمز پر دفاع کیا؟ مجھے مکمل یقین ہے کہ چوہدری صاحب کے پاس ایسا بھی کوئی راز ہوگا جس سے ہمیں یہ معلوم ہوگا کہ خاتون نے پاکستان کے آئین میں درج اسلامی دفعات اور ناموس رسالتؐ سمیت دیگر اسلامی قوانین کی کیسے حفاظت کی؟

ویسے چوہدری صاحب کی طرف سے دیئے گئے اکثر ناموں سے میں ذاتی طور پر واقف نہیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ نگران وزیراعظم جو بھی ہو۔ مگر اس کو منتخب کرنے والوں کو کچھ اصول طے کرلینے چاہئیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ جس شخص کو بھی اس عہدے کے لئے منتخب کیا جائے وہ آئین کی دفعات 62 اور 63 پر پورا اترتا ہو۔ نظریہ پاکستان کو تسلیم کرتا ہو۔ باعمل مسلمان ہو اور حضرت محمد a کو آخری نبی مانتا ہو۔ قادیانیوں کو غیرمسلم سمجھتا ہو۔ ناموس رسالتؐ قانون کے خلاف بیرونی سازشوں کے خلاف لڑنے کا عہد رکھتا ہو وغیرہ وغیرہ۔

میں تو چوہدری صاحب کو یہ مشورہ بھی دوں گا کہ وہ اس سلسلے میں احسن اقبال سے بھی ضرور مشورہ کریں۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ چوہدری صاحب کو اپنی والدہ مرحومہ آپا نثار فاطمہ (اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمائے۔ آمین) کی جدوجہد کے بارے میں وہ کچھ بتائیں کہ چوہدری صاحب کے اپنے پسینے چھوٹ جائیں اور ان کو اپنی فہرست سے کچھ نام نکالنے پڑ جائیں۔ (بشکریہ روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲۸ جنوری ۲۰۱۳ء)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانکی یونٹ کے زیراہتمام محفل حسن قرأت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانکی یونٹ (ضلع صوابی) کے زیراہتمام عظیم الشان محفل حسن قرأت زیر صدارت مولانا اعزاز الحق نقشبندی شاہ منصوری منعقد ہوئی۔ محفل کا آغاز ختم خواجگان سے کیا گیا۔ محفل قرأت سے علامہ بنوری ٹاؤن کراچی شعبہ حفظ کے صدر مدرس قاری محمد کلیم، استاذ القراء والجودین قاری محمد نعیم نقشبندی، استاذ القراء مولانا قاری محمد عباس حقانی نقشبندی، قاری عطاء اللہ علوی نقشبندی، قاری صابر علی نقشبندی، قاری اسماعیل، قاری عمر فاروق نے بہترین تلاوتوں سے سامعین کے دلوں کو منور فرمایا۔ اس موقع پر مولانا عمر علی، مولانا سلطان محمود، مولانا قاری سید عارف شاہ، ڈاکٹر فضل رحمانی، ڈاکٹر بشیر، مولانا جواد شاہ منصوری، مولانا شفیع الرحمٰن شاہ منصوری، فیضان الحق شاہ منصوری اور سینکڑوں ختم نبوت کے کارکنان اور عوام الناس موجود تھے۔ محفل قرأت مولانا اعزاز الحق نقشبندی کی دعاؤں سے اختتام پذیر ہوئی۔

حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری شہید c!

مولانا سید محمد زین العابدین!

۳۱ رجنوری ۲۰۱۳ء بروز جمعرات دن ۱۲ ربج کر ۵۰ رمنٹ پر جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے استاذ الحدیث اور نائب رئیس دارالافتاء، جامعہ درویشیہ سندھی مسلم سوسائٹی کے شیخ الحدیث، جامع مسجد الحمراء جمشید روڈ کے امام وخطیب، جامعہ اشرفیہ سکھر کے سابق استاذ الحدیث، بزرگ عالم دین حضرت مولانا مفتی محمد عبدالمجید دین پوریؒ کو رفیق دارالافتاء حضرت مولانا مفتی صالح محمد کاروڑیؒ اور ایک طالب علم سمیت دن دھاڑے شارع فیصل پولیس کی ناک کے نیچے نرسری پل کے قریب انتہائی بے دردی کے ساتھ پے در پے فائرنگ کر کے شہید کردیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

شہید حق حضرت مولانا مفتی محمد عبدالمجید دین پوریؒ ۱۵ رجون ۱۹۵۱ء کو پنجاب کے ضلع رحیم یار خان کے علاقے دین پور میں مولانا محمد عظیم کے گھر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم دین پور کے مدرسے دارالقرآن اور اعلیٰ تعلیم کراچی جامعہ بنوری ٹاؤن میں حاصل کی اور ۱۹۷۱ء میں فاتحہ فراغ پڑھ کر اپنے وقت کے اساطین علم سے شرف تلمذ حاصل کیا جن میں محدث العصر حضرت بنوریؒ، مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ، مولانا فضل محمد سواتیؒ، مفتی ولی حسن خان ٹونکیؒ اور مولانا محمد عبدالرشید نعمانیؒ ایسے حضرات شامل ہیں۔

بعدازاں تخصص فی الفقہ بھی یہیں سے حضرت مفتی ولی حسن خان ٹونکیؒ کی زیر نگرانی مکمل کیا۔ پھر کئی سال تک جامعہ اشرفیہ سکھر میں تدریس فرماتے رہے۔ لیکن جامعہ بنوری ٹاؤن میں جن عبقری صفات اور رشک ملائک اساتذہ سے مفتی عبدالمجید صاحبؒ نے کسب فیض کر کے جو عظیم نسبتیں حاصل کی تھیں۔ وہ عظیم نسبتیں آپ کو ۱۹۹۵ء میں جامعہ بنوری ٹاؤن کھینچ لائیں اور آپ یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ جامعہ میں آپ بتدریج ترقی کی منازل طے کرتے گئے۔ یہاں تک کہ آپ کو مفتی عبدالسلام چاٹگامی صاحب کا نائب اور دارالافتاء کا نائب رئیس بنادیا گیا۔ جبکہ دوسری طرف آپ کو حضرت مفتی شامزئیؒ کی شہادت کے بعد ترمذی شریف کا سبق بھی دے دیا گیا اور یوں آپ جامعہ بنوری ٹاؤن کے استاذ الحدیث کہلائے۔ اب آپ کی ذمہ داریوں میں بہت اضافہ ہو گیا تھا اور اس مرتبے تک پہنچ چکے تھے کہ امت کثیر تعداد میں آپ سے نفع اٹھاتی کہ یکایک آپ کی شہادت کی خبر آگئی۔ یک دم راقم کے سامنے آپ کا نورانی چہرہ گھومنے لگا اور وہ لمحہ یاد آیا کہ جب شمائل ترمذی پڑھاتے ہوئے آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری رہتی تھیں۔ میں پھوٹ پھوٹ کر رو دیا کیسے بے ضرر، سادہ اور اللہ کے ولی انسان تھے۔ ظالموں نے انہیں بھی نہ چھوڑا۔

مولانا مفتی محمد عبدالمجید دین پوریؒ جامعہ بنوری ٹاؤن کے اکابرین میں سے بارھویں بزرگ ہیں جو دہشت گردوں کی بھینٹ چڑھ کر مرتبۂ شہادت پر فائز ہوئے۔ آپ سے پہلے مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختارؒ، مولانا مفتی عبدالسمیع سندھیؒ، صاحبزادہ سید محمد بنوریؒ، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مفتی مولانا نظام الدین شامزئیؒ، مولانا مفتی محمد

جمیل خانؒ، مولانا سعید احمد جلال پوریؒ، مفتی سعید احمد مردانیؒ، مولانا محمد امین اورکزئیؒ، مولانا انعام اللہؒ، مولانا ارشاد اللہ عباسیؒ اور اب مولانا مفتی محمد عبدالمجید دین پوریؒ اور حضرت مولانا مفتی صالح محمد کاروڑیؒ شہید ہوئے۔ بلاشبہ ان تمام شہداء کا خون ارباب اقتدار کی گردنوں پر قرض ہے۔ جسے آج نہیں تو بہرحال کل روز قیامت انہیں چکانا ہوگا۔

جس جگہ یہ سانحہ ہوا اسی جگہ کھمبے پر لگے خودکار سی سی ٹی وی فوٹیج کیمرے کے ذریعے وہ سارا منظر محفوظ ہوگیا ہے جسمیں حضرت مفتی صاحبؒ کے قاتل ان کو شہید کرتے ہوئے صاف نظر آرہے ہیں جو ہمارے وزیر داخلہ اور قانون نافذ کرنے والوں کے منہ پر طمانچہ ہے۔ بلاشبہ وہ بڑا اول دوز منظر ہے جو کیمرے کے ذریعے محفوظ ہو چکا۔ وہ دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ کتنا آسان ہوگیا ایک عالم دین کی زندگی کا چراغ گل کرنا۔ کیسے دھڑلے سے وہ وقت کے امام کے اوپر گولیاں برسارہے ہیں اور دنیا اپنے معمولات میں معروف بے حس نظر آرہی ہے:

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

مولانا مفتی محمد عبدالمجید دین پوریؒ بہت اونچے آدمی تھے۔ میری ناقص رائے کے مطابق آپ پاکستان کی سطح پر پانچویں چھٹے نمبر کے بڑے مفتی تھے۔ آپ نے بروز جمعرات صبح کے وقت جامعہ بنوری ٹاؤن میں ترمذی شریف کی اس حدیث کا درس دیا جو آپ کا آخری درس ثابت ہوا ''القبر روضة من رياض الجنة'' اور روتے ہوئے فرمانے لگے کہ حضرت مفتی شامزئی شہیدؒ نے بھی آخری درس اسی حدیث کا دیا تھا۔ کیا عظیم آدمی تھے؟۔

آپ کی نماز جنازہ اسی دن بعد نماز عصر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ نے بنوری ٹاؤن میں پڑھائی۔ ہزاروں علماء طلباء اور عوام کا ایک جم غفیر موجود تھا۔ بعدازاں آپ کے جسد خاکی کو دین پور روانہ کردیا گیا۔ جہاں آپ کی دوسری نماز جنازہ خانقاہ دین پور کے سجادہ نشین حضرت میاں مسعود احمد دین پوری صاحب مدظلہ کی امامت میں ہزاروں لوگوں نے اداء کی۔ پھر آپ کو دین پور کے تاریخی قبرستان میں سپرد خاک کردیا گیا۔ آپ کے پسماندگان میں ۴ ربیٹے مولانا زبیر احمد، مولانا عزیز محمود، مولوی محمد عمیر، مولوی محمد شعیب، ۲ ربیٹیاں، ایک اہلیہ اور ہزاروں شاگرد وعقیدت مند سوگوار چھوڑے ہیں۔ اللّٰھم اغفرله وارحمه وارفع درجاته فى اعلى الجنّات، اللّٰھمّ لاتحرمنا أجره ولاتفتنّابعده واغفرلناوله!

حضرت مولانا مفتی صالح محمد کاروڑی شہیدؒ

مفتی صالح محمد کاروڑی شہیدؒ ۱۹۷۰ء کے لگ بھگ ہزارہ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۹۲ء میں جامعہ بنوری ٹاؤن سے فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا محمد بدیع الزمانؒ، مولانا سید مصباح اللہ شاہؒ، مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ، مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختارؒ، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مفتی ڈاکٹر نظام الدین شامزئیؒ، مولانا عبدالقیوم چترالیؒ، مولانا محمد سواتیؒ اور حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ ایسے حضرات شامل ہیں۔

جامعہ کے رفیق دارالافتاء کی حیثیت سے آپ نے عملی زندگی کا آغاز کیا۔ آپ انتہائی قابل مفتی تھے۔ طلاق اور خلع کے پیچیدہ مسائل حل کرنے میں پورے دارالافتاء میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔ مولانا مفتی محمد عبدالمجید

دین پوریؒ کے ساتھ آپ کی شہادت بھی ہمارے لئے انتہائی غم ناک ہے۔ آپ کی نماز جنازہ بھی حضرت مولانا مفتی محمد عبدالمجید دین پوریؒ کے ساتھ ہی بعد نماز عصر شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ نے پڑھائی۔ بعدازاں آپ کو ڈالمیا کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

دعاء ہے کہ اللہ رب العزت تینوں شہداء کی شہادت کو قبول فرما کر درجات بلند فرمائے۔ آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے، اور دین اور اہل دین کو جو مسلسل صدمے پہنچائے جاتے ہیں۔ ان سے چھٹکارہ نصیب فرمائے۔ قاتلوں کو عبرتناک سزا سے دوچار فرمائے۔ ملک پاکستان بالخصوص شہر کراچی کے ایک ایک عالم دین، طلباء اور تمام عام مسلمانوں کی جان، مال، عزت، آبرو ہر چیز کی حفاظت فرمائے۔ آمین!

محافظین ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت نے خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا سید محسن شاہ صاحب شہیدؒ کی یاد میں ۱۶؍دسمبر بروز اتوار جامعہ مسجد مجیدی سرائے نورنگ میں۔ ٹھیک ۲ بجے کانفرنس شروع ہوئی۔ کانفرنس کی ابتداء قاری محمد زبیر کی تلاوت سے ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد ابراہیم ادھمی اور مفتی ضیاء اللہ حقانی نے ادا کئے۔ کانفرنس کی صدارت مجلس ختم نبوت ضلع لکی مروت کے امیر محترم حاجی امیر صالح خان نے کی۔ شفیع اللہ، محمد صفدر، محمد ابراہیم خلیلی اور امیر حسین نے وقفے وقفے سے نعتیں بھی پڑھیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالرحیم نے محافظین ختم نبوت کانفرنس کے اغراض ومقاصد پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ مولانا قاری سیف الرحمن، مولانا اشرف علی نے مختصر خطاب کیا۔ اس کے بعد مجلس سرپرست اعلیٰ شیخ الحدیث مولانا محمد انور نے قرآن وسنت کی روشنی میں ختم نبوت کے موضوع پر مدلل انداز میں خطاب کیا۔ مفتی ضیاء اللہ نے قرارداد پیش کی۔ نماز عصر کے بعد حافظ امیر پیاؤ شاہ نے تلاوت کی۔ اس کے بعد مہمان خصوصی مولانا محمد الیاس گھمن نے ختم نبوت، قرآن وحدیث وفلسفہ نانوتویؒ کی روشنی میں مفصل اور سیر حاصل تقریر کی۔ کانفرنس کی ایک اہم اور خاص بات یہ تھی کہ نومسلم بھائیوں نے بھی شرکت کی تھی۔ نیز مولانا محمد امین، مولانا حسین احمد، مولانا عبدالغفار، مولانا حافظ امیر پیاؤ شاہ، مولانا سعید الرحمن، مولانا بشیر احمد حقانی، مولانا اعزاز اللہ، مولانا احمد سعید، مولانا عبدالحمید، مولانا عبداللطیف، مولانا غلام محمد، حاجی شیر علی قابل ذکر تھے۔ مجلس کے سینئر نائب صدر استاذ الحدیث مولانا عبدالغفار نے اختتامی دعا کی۔

مولانا غلام مصطفیٰ کا دورہ سلانوالی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے مبلغ وخطیب مولانا غلام مصطفیٰ سلانوالی کے دورہ پر تشریف لائے۔ جہاں قاری محمد اکرم مدنی، پیر افضل ودیگر حضرات نے ان کا استقبال کیا۔ مولانا نے سلانوالی کی اکثر وبیشتر مساجد میں میلاد وسیرت النبی a کے عنوان پر خطاب کیا۔

لالہ اجمل شہید c!

مولانا محمد انس!

ماہ شوال المکرم ۱۴۳۳ھ کے اوائل میں برادر مکرم مولانا محمد احمد مدرس مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کا فون موصول ہوا کہ ایک ساتھی ہیں میرے شاگرد بھی ہیں اور اپنے علاقہ کے بھی ہیں۔ وہ دفتر میں آئے ہوئے ہیں۔ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ میں نے درخواست کی کہ لائبریری میں ہوں انہیں اوپر بھیج دیں تو تھوڑی دیر بعد ایک اجنبی آدمی لائبریری میں تشریف لائے اور بتایا کہ مولانا انس سے ملنا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے محمد انس کہتے ہیں۔ تشریف رکھیں۔ بیٹھ گئے۔ کیا خوبصورت جوان آدمی، چہرہ سے جھلکتی معصومیت، شکل شباہت سے چھکتی نور کی کرنیں، موٹی موٹی آنکھیں، دل موہ لینے والا چہرہ۔ غرض مرقع حسن، سراپا نور، یہ تھے حضرت مولانا محمد اجمل صاحب، جن کے نام کے ساتھ لفظ شہیدؒ لکھتے ہوئے دل کی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔

حضرت مولانا محمد اجمل شہیدؒ دارالعلوم کبیروالا کے فاضل، لائق محنتی عالم دین تھے۔ قرآن پاک کی تعلیم سے لے کر دورہ حدیث تک جامعہ دارالعلوم کبیروالا میں پڑھا۔ بعد از فراغت اساتذہ کے مشورہ سے دفتر ختم نبوت میں سہ ماہی ختم نبوت ورد قادیانیت کورس کرنے کے لئے تشریف لائے، داخلہ لیا۔ کورس میں شریک ہوئے۔ شریک کیا ہوئے ہمیشہ کی طرح اپنی کلاس میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے کا ریکارڈ یہاں بھی برقرار رکھا۔ دوران کورس ہمارے درمیان خاصی محبت وانسیت پیدا ہوگئی۔ جس کی وجہ سے وہ مجھے لالہ محمد انس کہتے تھے اور میں انہیں لالہ اجمل کہتا تھا۔ کورس اختتام پذیر ہوا تو اساتذہ کورس کے مشورہ سے انہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ میں کام کرنے کے لئے کراچی کے لئے منتخب کرلیا گیا۔ شعبہ تبلیغ میں تقرری کے بعد کچھ عرصہ کے لئے برائے تربیت مولانا اللہ وسایا کے ساتھ رہے۔ حوالہ جات کی تحقیق وتخریج کا کام کیا۔ حضرت کے سفر حضر میں ساتھ رہے اور خوب محنت سے اپنا مقام پیدا کیا۔ بالآخر مولانا قاضی احسان احمد کراچی کا مرکز میں فون موصول ہوا کہ مولانا محمد اجمل صاحب کو کراچی بھیج دیا جائے۔ میں کمرے میں بیٹھا تھا کہ آگئے اور فرمانے لگے لالہ انس کراچی کے حالات صحیح نہیں ہیں اور میں وہاں جارہا ہوں، دعا کرنا میں نے کہا لالہ اجمل کچھ بھی نہیں ہوتا۔ کراچی جیسا علمی لوگوں کا شہر اور پھر قاضی صاحب جو کہ متحرک ترین بزرگ ہیں۔ ان کی رفاقت نصیب ہورہی ہے۔ خوب کام کرنے کا موقع ملے گا۔ اللہ کا نام لیں اور جائیں کام شروع کریں۔ انشاء اللہ! اللہ رب العزت آپ کی شخصیت میں نکھار پیدا کردیں گے۔

کافی دیر دوسرے امور پر مشاورت ہوتی رہی اور اس کے بعد فرمانے لگے کہ ابھی تین چار روز گھر رکنا ہے اور اس کے بعد وہیں سے کراچی کا سفر کرلوں گا۔ میں نے صرف اتنا کہا کہ بہت اچھا، اور وہ یہاں دفتر ختم نبوت ملتان سے روانہ ہوگئے۔ گھر دو تین دن گذارنے کے بعد کراچی کے لئے روانہ ہوئے تو فون کیا کہ لالہ دعا کرنا جارہا ہوں۔ میں نے صرف اتنا جواب دیا کہ لالہ! اللہ رب العزت خیر کریں گے جاؤ۔ کراچی پہنچے، پھر پروگراموں میں

اتنے مصروف ہوئے کہ کوئی خاص رابطہ نہ ہوا۔ شہادت سے کچھ دن قبل میں نے فون کیا اور ناراضگی کے عالم میں کہا کہ لالہ لگتا ہے کراچی کے پانی کا آپ پر اثر ہو گیا ہے۔ پوچھنے لگے کیوں؟ میں نے کہا فون کیوں نہیں کیا۔ بھرپور معذرت کی، پھر ہم کافی دیر فون پر گپ شپ کرتے رہے۔ آخر میں یہ لفظ کہہ کر کہ اپنا خیال رکھنا انہی الفاظ کے ساتھ فون بند ہوا۔

پھر ۱۸ر فروری ۲۰۱۳ء کو مولانا اللہ وسایا صاحب کا فون موصول ہوا کہ افسوس ناک خبر ہے کہ مولانا محمد اجمل وسید کمال شاہ صاحب کو شہید کر دیا گیا ہے اور آپ قاضی صاحب سے رابطہ کر لیں۔ میں نے عرض کی کہ جی بہتر! جیسے ہی قاضی صاحب کا نمبر ملایا تو آگے سے رونے کی آواز اور ساتھ یہ حکم بھی کہ مولانا محمد اجمل کے گھر والوں سے کسی طرح رابطہ کریں، سننے کو ملا، میں نے جواب میں درخواست کی کہ جی بہتر۔ اتنا کہہ کر فون بند کیا۔ کبیر والہ کے استاذ مولانا محمد جاوید اختر صاحب کا نمبر معلوم کر کے انہیں درخواست کی کہ اس طرح واقعہ ہوا ہے اور مولانا محمد اجمل کے گھر رابطہ کر کے انہیں اطلاع دینی ہے۔ نمبر معلوم کر کے اطلاع بھی کریں اور ہمیں بھی بتائیں۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ابھی کرتا ہوں۔

اس دوران میں بہت سارے لوگ فون پر معلوم کرتے رہے کہ کیا ہوا، کیسے ہوا۔ سب کو تفصیل عرض کی۔ محب رسول حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کا فون موصول ہوا۔ انہیں تفصیل عرض کی۔ انہوں نے جواب میں فرمایا اچھا بیٹا کہ اللہ رب العزت تمہاری حفاظت فرمائے۔ میں نے آمین کہا اور یہ سوچا کہ اللہ رب العزت ہماری عمریں آپ کو، ہمارے بزرگوں کو لگا دیں۔ تاکہ آپ لوگ دین کی خوب خدمت کر سکیں۔ ہمارے حالات تو بس بہت ہی ڈھیلے ہیں، یہ سوچ سکا تھا، کہہ نہ پایا تھا۔ کیونکہ فون حضرت طوفانی صاحب روتے ہوئے بند کر چکے تھے۔ رات کافی بیت چکی تھی۔ کمرے میں آیا لالہ اجمل شہیدؒ کی باتیں یاد کر کے دل کو تسلی دیتے ہوئے کہ میرا لالہ عظیم مشن کے لئے جان قربان کر گیا ہے۔ سرخرو ہو گیا ہے۔ کروٹیں لیتے لیتے رات گذر گئی۔ صبح ہوئی نماز ادا کی۔ برادر مکرم جناب ہارون صاحب کو فون کیا کہ حضرت اقدس حضرت ناظم اعلیٰ صاحب کو اطلاع دی جائے۔ لیکن بھائی ہارون صاحب نے بتایا کہ حضرت کو اطلاع ہو چکی ہے تو تھوڑی دیر کے بعد بھائی ہارون صاحب کا فون آیا کہ حضرت سے بات کریں۔ حضرت نے اتنا فرمایا کہ حافظ انس آپ تیاری رکھیں کہ مولانا اجمل کے جنازے کے لئے چلنا ہے۔

گاڑی تیار کی حضرت اقدس تشریف لائے تو جنازے کے لئے چل پڑے۔ راستے میں برابر حضرت

[redacted]

چلے گئے۔ پھولوں کے ہار پہنے ہوئے تھے۔ میرا جی چاہا کہ روکوں، لالہ رکو میں یہاں ہوں۔ پھر میرے ضمیر نے کہا خاموش اے دیوانے تیرے لالے کو جلدی ہے۔ بہت آگے جانا ہے۔ اتنا آگے کہ وہاں سے کوئی واپس نہیں آتا۔ جیسے ہی خیال آیا میں خاموش ہوگیا۔ اتنے میں نماز عصر ادا کی۔ اس کے تھوڑی دیر بعد لالہ اجمل شہیدؒ کی میت کو باہر لایا گیا اور رکھا گیا اعلان ہوا کہ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری جنازہ پڑھائیں گے۔ صفیں بنالیں۔ علماء کرام، صلحاء، مشائخ، طلباء کا جم غفیر نیک لوگوں کا مجمع کثیر، حضرت آگے ہوئے اور فرمایا اللہ اکبر! ساتھ ہی ہاتھ باندھ لئے۔ ہمارے دل نے بھی گواہی دی۔ واقعتاً اللہ اکبر!

لیجئے جناب! جنازے سے فارغ ہوئے لالہ جی کی زیارت کے بعد میت کو اٹھایا اور ٹرالی پر رکھ کر قبرستان لے جایا گیا۔ اب لالہ اجمل شہیدؒ آگے آگے اور لوگ گاڑیوں پر موٹر سائیکلوں پر اور پیدل پیچھے پیچھے۔ قارئین کرام! یقین جانئے کہ جہاں سے جنازہ گذرا علاقے کے لوگ عورتیں، بچے، بوڑھے سب گھروں سے نکل کر لالہ جی کے جنازہ کی شان کا نظارہ کررہے تھے۔ قبرستان پہنچے۔ لوگوں کے ہجوم کے درمیان لالہ اجمل شہیدؒ سورہے ہیں۔ میں نے قریب سے زیارت کی، پھر حضرت جالندھری تشریف لائے اور جس کے اندر لالہ اجمل شہیدؒ آرام فرماتے۔ کھولنے کا حکم دیا۔ احتیاط کے ساتھ اس کو کھولا گیا۔ پھر اوپر سے لوہے کی بنی چادر کو ہٹایا تو لالہ اجمل شہیدؒ صاف نظر آنے لگے۔ چاند کی طرح چمکتا چہرہ، ایسی گہری نیند میں سوتے ہوئے محسوس ہوا کہ جیسے بہت سارے غموں سے جان چھڑا کر سوئے ہیں۔ پھر چار مختلف قسم کے کپڑے ان کے جسم کے نیچے سے گذارے گئے۔ تاکہ لحد میں اتارنے میں آسانی رہے۔

قارئین کرام! میرے مربی حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری لالہ اجمل شہیدؒ کے سر مبارک کی طرف

[redacted]

مولانا محمد اشرف ہمدانی c کا سانحہ ارتحال!

مولانا اللہ وسایا!

خطیب ختم نبوت حضرت مولانا محمد اشرف ہمدانی ۱۵ر جنوری ۲۰۱۳ء بروز منگل بعد از عشاء انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! حضرت مولانا محمد اشرف صاحب ہمدانی اصلاً ضلع اٹک کے رہائشی تھے۔ آپ کے والد گرامی کا شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب سے گہرا تعلق تھا اور آپ حضرت شیخ کا جامعہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی کے سلسلہ میں ہاتھ بھی بٹاتے تھے۔ چنانچہ والد صاحب نے مولانا محمد اشرف ہمدانی کو جامعہ تعلیم القرآن میں داخل کرادیا۔ جہاں آپ نے علوم اسلامیہ کی تعلیم حاصل کی۔

مولانا محمد اشرف ہمدانی اشاعۃ التوحید کے حضرات سے محبانہ تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا بیعت کا تعلق جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب سے تھا۔ حضرت مولانا محمد اشرف ہمدانی عرصہ تک کمالیہ ضلع فیصل آباد میں خطیب رہے۔ ان دنوں ابھی ٹوبہ ضلع نہیں بنا تھا۔ مولانا بہت ہی قادر الکلام خطیب تھے۔ گفتگو جدید انداز میں کرتے تھے۔ مثلاً صحابی کی تعریف کے لئے وہ یہ پیرایہ اختیار کرتے ”جو نماز پڑھے اسے نمازی کہتے ہیں۔ جو حج کرے اسے حاجی کہتے ہیں جو جہاد میں کامیاب رہے اسے غازی کہتے ہیں۔ جس نے ایمان کی حالت میں آپ a کو دیکھا اور پھر زندگی بھر اس سعادت کو سنبھالے رہا۔ اسے صحابی کہتے ہیں۔“ یہ مولانا کی گفتگو اور عوامی انداز خطاب تھا یا مثلاً نسبت پر بولنا ہے۔ تو فرماتے تھے ”آج میں نے قرآن مجید اٹھایا۔ اس کا غلاف نیچے گر گیا۔ میرے نمازی دوڑ کر آئے۔ غلاف اٹھایا اور کہا ہمدانی صاحب آپ نے غضب کیا۔ غلاف نیچے گرادیا۔ میں نے کہا کہ کیا ہوا۔ دو روپے کا کپڑا ہے۔ اس نے کہا کپڑے کو نہ دیکھو اس کی نسبت کو دیکھو۔ اوہو! میرا ماتھا ٹھنکا کہ یہاں بات قیمت کی نہیں نسبت کی ہے۔ اس کپڑے کی نسبت قرآن سے ہوگئی۔ اس کی قیمت اتنی بڑھ گئی کہ اب دنیا کے کپڑے اس پر قربان کردیے جائیں تو بھی اس کا حق نسبت ادا نہیں ہوسکتا۔ آج میں نے جلدی سے بھول کر جوتے سمیت مسجد میں قدم رکھ دیا۔ میرے نمازی نے کہا کہ مسجد میں جوتے سمیت قدم رکھا کیا غضب ڈھا رہے ہو۔ میں نے کہا کہ صحن مسجد کی ہے تو اینٹ نا۔ دو آنے کی، یہ سڑک پر تھی، میرے گھر میں تھی، صدر مملکت کے محل میں تھی کسی نے جوتی نہیں اتاری۔ یہاں کیوں اتاریں؟ اینٹ نے میرا منہ تکا اور زبان حال سے بولی ہمدانی صاحب میں قیمت میں دو آنے کی ہوں۔ میں بے قیمت مگر آپ کے گھر پر تھی۔ بازار و مکان پر تھی۔ صدر مملک کے دفتر وزیر اعظم کے گھر پر تھی۔ اب میرا تعلق اللہ کے گھر سے ہوگیا ہے۔ اب ہمدانی کون ہے۔ یہاں عبدالقادر جیلانی آئے گا تو جوتی اتار کر۔ سید حسین احمد آئے تو جوتی اتار کر۔ یہاں ابو حنیفہ قدم رکھے تو خالی پاؤں آنا ہوگا۔ امام ابو حنیفہ نہیں، یہاں ابوبکر صدیق آئیں گے تو جوتے اتار کر آئیں گے۔ اوہو میری عقل نے مجھے جھنجھوڑ کر کہا ہمدانی اس اینٹ کا تعلق اب اللہ کے گھر سے ہے۔ اس کی قیمت کو نہ دیکھو اس کی نسبت کو دیکھو۔“

غرض اس طرح وہ بالکل محسوسات سے مثالیں لاکر ایسے خوبصورت سمجھانے کے انداز میں بات کرتے کہ چند منٹوں بعد اجتماع ان کی مٹھی میں ہوتا۔ مولانا محمد اشرف ہمدانی خوب مطالعہ کا ذوق رکھتے تھے۔ تیاری سے گفتگو کرنے کے خوگر تھے۔ یاد ہے کہ آپ نے حضرت مولانا سید محمد امین مخدوم پوری کے ہاں بیان کیا صدارت حضرت مولانا سید خورشید احمد صاحب عبدالحکیم والوں کی تھی۔ وہ بھی آپ کے خطاب پر خوشی سے جھوم اٹھے۔ کمالیہ سے فیصل آباد تشریف لائے۔ اب ان کی خطابت نے علاقہ بھر کے نامور خطیبوں میں ان کا شمار کرادیا۔ پھر آپ کو جناح کالونی کی مرکزی جامع مسجد میں خطیب بنایا گیا۔ یہاں آپ نے فجر کے بعد درس قرآن مجید کا آغاز کیا۔ پورے قرآن مجید کے درس وترجمہ کے کئی ختم کئے۔ ہر روز ان کے سامعین کی تعداد بڑھتی گئی۔ وہ اتنی بھرپور تیاری کر کے تشریف لاتے کہ جو ایک دفعہ ان کے درس میں شریک ہوا وہ اسیر ہوگیا۔ لوگ جوق در جوق شہر بھر سے جامع مسجد فجر کی نماز میں شریک ہوتے۔ نماز کے بعد تپائیاں لگائی جاتیں۔ قرآن مجید رکھے جاتے۔ باقاعدہ شاگردوں کی طرح نمازی سراپا مؤدب ہوکر قرآن مجید کھولتے۔ مولانا درس شروع کرتے تھے۔ کیا آپ کی وجاہت، کیا قدوکاٹھ، کیا آواز میں گرج، دلائل میں وزن، الفاظ میں ادب کی چاشنی، تعبیر کا نرالا انداز، گویا بولتے کیا تھے واقعتاً موتی پروتے تھے۔ آپ کے درس کی برکت سے ہزارہا گھرانوں میں قرآن مجید کی فہم نے ڈیرے ڈال دیئے۔ اکثر ترجمہ کے ختم پر جلسہ کا اہتمام کرتے۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور ختم ترجمہ قرآن مجید کی تقریب میں مہمان خصوصی ہوتے۔ ایک بار اپنی مسجد میں عقائد علمائے دیوبند کانفرنس کرائی۔ کراچی سے خیبر تک دیوبندی مسلک کی تمام جماعتوں کے ذمہ دار رہنماؤں کو بلایا۔ دو دن رات جلسہ اس شان سے ہوا کہ پورے علاقہ میں ایک نئی روح پھونک دی گئی۔ ۱۹۷۰ء کے لگ بھگ غالباً باغ والی مسجد وہاڑی میں آپ کا بیان ہوا۔ آپ نے قادیانیت کو آڑے ہاتھوں لیا۔ اس زمانہ میں قادیانی مست ہاتھی کی طرح بدحال ہورہے تھے۔ نتیجہ میں مولانا محمد اشرف ہمدانی پر کیس ہوا۔ وہاڑی کے کیس اس زمانہ میں عدالتی کارروائی کے لئے ملتان آتے تھے۔ مولانا محمد اشرف ہمدانی صاحب ملتان ختم نبوت دفتر تشریف لائے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت نے کیس لڑا۔ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ، فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ، مولانا محمد شریف بہاول پوریؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا قاضی اللہ یار خانؒ، مولانا سید منظور احمد شاہ حجازیؒ سے ملنا ہوا تو اب اس ٹیم میں شامل ہوگئے۔ کراچی میں مجلس کے باضابطہ مبلغ رہے تو سندھ، بلوچستان تک آپ کی خطابت کے جوہر دنیا کے سامنے آئے۔

خوب یاد ہے کہ جس دن حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کا وصال ہوا۔ ظہر کے قریب وصال ہوا۔ حضرت ہمدانی صاحب ۹، ۱۰ بجے ڈیرہ غازیخان سے بیان کرکے تشریف لائے تھے۔ حضرت جالندھریؒ لیٹے تھے۔ ہمدانی صاحب نے پاؤں دبانے شروع کئے۔ جلدی سے حضرت جالندھریؒ نے پاؤں سمیٹ لیئے۔ مولانا ہمدانی صاحب کے بیساختہ آنسو ابل پڑے۔ حضرت جالندھریؒ نے بازو سے پکڑا پہلو میں بیٹھا کر فرمایا۔ ہمدانی صاحب! زندگی بھر جس نے میری خدمت کی۔ پہلے قومیت پوچھ کر پھر خدمت کی اجازت دیتا تھا۔ مبادا کہ کسی سید آل رسول سے پاؤں

دیوانے کی خدمت نہ لے لوں۔ کہیں قیامت کو آپ a کے سامنے شرمندگی نہ ہو کہ میری اولاد سے خدمت لی تھی؟ تو آپ اس سے دلبرداشتہ کیوں ہوئے۔ حضرت جالندھریؒ کی اس شفقت سے ہمدانی صاحب کی طبیعت سنبھل گئی۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے مناظر فقیر راقم کی نظروں کے سامنے ہیں۔ ضلع فیصل آباد بھر کے لئے تبلیغ کمیٹی بنی۔ دیوبندی حضرات سے مولانا ہمدانی، فقیر راقم، بریلوی حضرات سے مولانا عطاء محمد بندیالوی، مولانا شیر محمد سیالوی، اہل حدیث حضرات سے مولانا محمد اسحق چیمہ، مولانا محمد شریف اشرف فاضل مدینہ یونیورسٹی، شیعہ حضرات سے مولانا محمد اسماعیل گوجروی کے شاگرد اب کمالیہ جڑانوالہ، تاندلیانوالہ، سمندری، رجانہ، پیر محل، بھلور، ماموں کانجن، ٹوبہ، گوجرہ، کھرڑیانوالہ، چک جھمرہ، پورے ضلع میں ختم نبوت کانفرنسوں کا جال بچھا دیا گیا۔ پورا ضلع تحریک ختم نبوت میں پورے ملک کی قیادت کرنے لگا۔ حضرت ہمدانی اور فقیر، قصور، بہاولنگر، جھنگ، ساہیوال تک کے اضلاع میں تحریک کے جوبن کو جلاء بخشنے کے لئے مارے مارے پھرتے تھے۔ کیا کیفیت جنون تھی جو بیٹھنے نہ دیتی تھی۔

حضرت ہمدانی صاحب سراپا باغ و بہار شخصیت تھے۔ جس مجلس میں ہوتے سراپا کشت زعفران بنا دیتے۔ اللہ رب العزت ان کو برزخ و آخرت میں بھی مسکراتا رکھیں گے۔ انشاء اللہ العزیز! مولانا ہمدانی صاحب عالمی مجلس کی مرکزی شوریٰ کے برسوں رکن رہے۔ آپ نے چناب نگر مدرسہ ختم نبوت، وجامع مسجد ختم نبوت کی تعمیرات کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ اس کام کے لئے اتنی عرق ریزی کی کہ آج بھی اس کا نقشہ آنکھوں کے سامنے گھومتا ہے۔ تو دل ہمدانی صاحب کی محنت و لگن کے سامنے جھومنے لگ جاتا ہے۔ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی استقبالیہ کے کئی بار صدر منتخب ہوئے۔ کانفرنس کے لئے سوئی سے لے کر سٹیج تک ہر معاملہ کو نبھاتے اور بھرپور نبھاتے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ حق ادا کر دیتے۔ حضرت مولانا تاج محمود، حضرت مولانا مفتی زین العابدین، حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، حضرت مولانا حافظ عبدالمجید نابینا کا آپ کو اعتماد حاصل ہوتا تھا۔ یہ ان کی تمناؤں پر پورا اترتے تھے۔

مولانا تاج محمودؒ صاحب کی رحلت کے بعد انتظامیہ میں مسلک کے دوستوں کے تمام کام حضرت ہمدانی صاحب کے ذریعے ہوتے تھے۔ خوب طبیعت پائی تھی۔ ان کا دل مؤمن کا دل تھا۔ جس پر خوش ہوتے اسے آنکھوں پہ بٹھاتے۔ جس کے متعلق طبیعت میں کبیدگی ہوتی اسے ایسا سائیڈ پر لگاتے کہ اس کا دماغ شائیں شائیں کرنے لگ جاتا۔ چھ بیٹے ہیں۔ سب برسر روزگار ہیں۔ سب کو تعلیم سے بہرہ ور کیا۔ محمد حامد ہمدانی صاحب اب آپ کے جانشین بنے جو مدینہ یونیورسٹی کے بھی تعلیم یافتہ ہیں اور پنجاب یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ قصور میں خطیب ہیں۔

حضرت ہمدانی صاحب جناح کالونی سے ملت ٹاؤن آگئے۔ مسجد و مدرسہ قائم کیا۔ گھر بنایا اور پھر رفتہ رفتہ اسی ماحول کے ہو کر رہ گئے۔ تاہم دوستوں اور مسلکی دوستوں سے برابر رابطہ رہا۔ پہلے اہلیہ کا وصال ہوا۔ تو آپ کے حساس دل نے اس صدمہ کا بہت اثر لیا۔ خود بیمار ہوئے اور بلاوا آگیا۔ شہر و ضلع نہیں، لاہور و قصور، پنڈی تک کی دینی قیادت جنازہ میں موجود تھی۔ عاشق رسول کا جنازہ اس دھج سے اٹھا کہ فلک بھی اس نظارہ سے جھوم اٹھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ آمین!

حضرت مولانا قاری سعید احمدؒ کی شہادت!

مولانا غازی عباس!

نام سعید احمد ولد محمد دین، تاریخ پیدائش ۱۹۷۳ء، جائے پیدائش تلہ گنگ سے ۲۳ کلومیٹر دور قصبہ دھولر کا مقام ہے۔ عصری تعلیم گاؤں سے حاصل کی۔ حفظ قاری الطاف الرحمٰن اور مولانا قاری نور محمد سے کیا۔ تجوید جامعہ ترتیل القرآن راولپنڈی قاری اکبر شاہ سے پڑھی۔ صرف ونحو اور ابتدائی دینی تعلیم پنڈ سلطانی اٹک، جنڈ اور قائد آباد کے مدارس سے حاصل کی۔ اس کے بعد مانکوٹ میں حضرت مولانا محمد اشرف شاد کے پاس مشکوٰۃ شریف تک اسباق پڑھے۔ دورہ حدیث ملتان جامعہ خیرالمدارس سے کیا۔

۱۹۹۸ء میں جب تعلیم سے فراغت پائی تو تلہ گنگ شہر آ گئے۔ جامعہ مسجد ابوبکرؓ میں امام، خطیب اور مدرس کے عہدہ پر فائز رہے۔ ۲۰۰۳ء میں جب جامعہ مسجد ابوبکر صدیقؓ کے سامنے گواہان نبوت کے نام سے علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کا تاریخ ساز جلسہ کروایا تو مسجد انتظامیہ نے فارغ کر دیا۔ اہل محلہ کے اصرار پر اسی محلہ میں اپنے مدرسہ کے لئے ۲۲ مرلے کی ذاتی زمین خریدی۔ ۲۰۰۴ء میں شیر خدا سیدنا علی المرتضیٰؓ کی نسبت سے جامعہ علویہ حیدریہؓ مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ جب اپنا مرکز بن گیا تو کھلے انداز میں اہل سنت والجماعت کے عقائد ونظریات کے تحفظ کے لئے بڑی جرأت اور بہادری کے ساتھ حق کی آواز کو بلند کیا۔

مشرف دور میں جب ہر طرف خوف کا عالم تھا۔ اس وقت حضرت شہیدؒ نے اپنے مشن کو جاری رکھا۔ پرویز مشرف نے جب سپاہ صحابہؓ کو کالعدم قرار دے دیا اور پورے ملک سے سرگرم کارکنان کو گرفتار کرنے کا سلسلہ جاری تھا۔ اس وقت بھی اس مرد جری کی زبان پر عظمت صحابہؓ کے ترانے گونج رہے تھے۔ سانحہ لال مسجد کے وقت تلہ گنگ شہر میں حضرت شہیدؒ کی قیادت میں لال مسجد و جامعہ حفصہؓ کے مظلوم طلبہ وطالبات کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے بھرپور احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ ۲۰۰۶ء میں عظمت صحابہؓ بیان کرنے کی پاداش میں ایک جھوٹے مقدمہ کے تحت گرفتار کر کے اڈیالہ جیل بھیج دیا گیا۔ دہشت گردی کی عدالت نے باعزت بری کر دیا۔ رہائی کے بعد نئے عزم مصمم کے تحت دوبارہ عظمت ودفاع صحابہؓ کے میدان میں اترے اور شہادت تک ہر طرح کی تکالیف اور مصائب برداشت کرتے رہے۔ لیکن مشن کو نہیں چھوڑا۔ اس حضرت قاری صاحب نے ہر باطل فرقے کو للکارا اور ڈٹ کر ان کا مقابلہ کیا۔

حضرت شہید عاجزی کا پیکر تھے۔ انتہائی ملنسار اور صلہ رحمی کے داعی تھے۔ جب بھی خاندان میں کسی کا، کوئی جھگڑا وغیرہ ہو جاتا تو مقدور بھر سعی سے فریقین سے مل کر رنجشیں ختم کروا دیتے۔ خاندان کا کوئی فرد چھوٹا ہو یا بڑا، جب بھی اس نے حضرت کو پکارا، انہوں نے دن دیکھا نہ رات، فوراً حاضر ہو جاتے۔

سالانہ سیرت امام المجالدین a کانفرنس اور ۷ روزہ سالانہ تقابل ادیان کورس کی آپ نے داغ بیل ڈالی۔ جو جامعہ علویہ حیدریہؓ میں شعبان میں منعقد ہوتا ہے۔ حضرت قاری سعید احمد شہیدؒ مایہ ناز خطیب تھے۔ خطابت

کی دنیا کے بے مثال شاہسوار تھے۔ وہ ہمیشہ بیان کے آخر میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقاء کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا، اسے جینا نہیں آتا

قاری سعید احمد صاحب کو ۲۳ رجنوری ۲۰۱۳ء کو شام سوا چھ بجے جب وہ اپنے گھر کے سامنے مین روڈ پر کار کا دروازہ کھول کر بیٹھ رہے تھے۔ تو پہلے سے تاک میں بیٹھے ہوئے شخص نے اندھیرے میں پسٹل کے ۵ فائر کئے۔ جو سب کے سب قاری صاحب کو لگے اور موقع پر شہید ہوگئے۔ رات حضرت کا جسد خاکی ہسپتال سے ۱ بجے گھر لایا گیا۔ تو جلوس نے ۱۵ منٹ کا فاصلہ ڈیڑھ گھنٹے میں طے کیا۔ دوسرے دن پورے شہر میں ہڑتال تھی۔ جبکہ وکلاء نے بھی مکمل ہڑتال کی۔

دن بارہ بجے حضرت کا جنازہ میانوالی روڈ پر شیل پمپ کے قریب پڑھایا گیا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ۴۰ ہزار سے زائد افراد نے جنازہ میں شرکت کی۔ پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی نے جنازہ پڑھایا۔ جس میں تمام مکتبہ فکر کے لوگ، سیاست دان، وکلاء، صحافی، ڈاکٹر، کاروباری حضرات، مذہبی رہنماء، علماء، مشائخ اور عام لوگوں نے شرکت کی۔ بعد میں حضرت قاری سعید احمد شہید کو حضرت مولانا فضل احمدؒ کے قبرستان تلہ گنگ شہر میں دفن کیا گیا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گوہر شاہیوں کے جلوس پر پابندی

دور جدید کا مسیلمہ کذاب فتنہ گوہر شاہی المعروف انجمن سرفروشان اسلام کے نام سے ۱۲ ربیع الاول کو شہر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جلوس نکالتے تھے۔ ان کے جلوس پر پابندی اور رکوانے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کی طرف سے ضلعی صدر مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی اور ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب کی طرف سے ایک درخواست ڈی پی او، ایس ایچ او، ڈی سی او کے نام دی گئی اور ساتھ گوہر شاہیوں کے خلاف جھنگ عدالت کا فیصلہ اور گوہر شاہی کتب کے حوالہ جات دیئے گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ایک وفد نے ڈی سی او سے اور ڈی پی او سے ملاقات کی۔ سکیورٹی برانچ سے کئی ملاقاتیں ہوئی۔ بالآخر ۱۰ ربیع الاول کو ایس ایچ او تھانہ سٹی نے دونوں فریقوں کو بلوایا۔ دلائل سنے اور ۱۱ ربیع الاول کو ۱۰ بجے ڈی ایس پی کے پاس جانے کو کہا۔ چھ افراد گوہر شاہیوں کی طرف سے اور سات افراد مجلس کی طرف سے تقریباً تین گھنٹے بحث و مباحثہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے فتح عطاء فرمائی۔ ان کے جلوس پر پابندی عائد کر دی گئی۔ آئندہ بھی ضلعی انتظامیہ سے اجازت لئے بغیر کوئی جلوس نہیں نکالے گی۔ انشاء اللہ گوہر شاہیوں کا آئندہ بھی تعاقب جاری رہے گا۔ ایک تحریر لکھی گئی جس پر دونوں فریقوں نے دستخط کئے۔ جلوس نہ نکالنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے وفد میں مولانا سعد اللہ لدھیانوی، مولانا محمد خبیب، اہل سنت والجماعت کی طرف سے مولانا محمد اویس، بھائی عرفان اظہر ناز، سنی تحریک سے مولانا صاحبزادہ منعم حسین صدیقی ختم نبوت فاؤنڈیشن کی طرف سے صاحبزادہ مولانا شمس الرحمان قادری، جماعت اسلامی سے ڈاکٹر خلیل احمد جمعیت علماء اسلام کی طرف سے مولانا طلحہ عباسی و دیگر کارکنان بھرپور شریک رہے۔ ہر موڑ، ہر جگہ ساتھ دیا۔ ہر طرح سے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ آمین!

چوہدری محمد طفیل احرارؒ...... حیات وخدمات!

مولانا عبدالعزیز لاشاری!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے بزرگ رہنماء چوہدری محمد طفیل احرار ۴رفروری ۲۰۱۳ء ۹۳ سال کی عمر میں رحلت فرما گئے۔ چوہدری محمد طفیل احرار ۱۹۲۰ء میں چوہدری فقیر اللہ کے گھر قادیان میں پیدا ہوئے۔ دینی تعلیم اپنے گھر میں ہی حاصل کی۔ بعد میں اسکول قادیان میں داخل ہوگئے۔ یہ سکول قادیانیوں کی ملکیت تھا۔ سکول میں قادیانی جماعت کا ہولڈ تھا۔ ادھر برصغیر میں مجلس احرار اسلام کا جوبن تھا۔ قادیانی، احرار کی سرگرمیوں سے خوف زدہ تھے۔ اس سکول کے مسلمان طلباء امیر شریعت سید عطاء اللہ بخاریؒ کی جماعت کے کارناموں سے بڑے متاثر تھے۔ ۱۹۳۶ء میں چوہدری محمد طفیل مجلس احرار اسلام میں شامل ہوکر فاتح قادیان مولانا محمد حیات صاحبؒ جو اس وقت شعبہ تبلیغ احرار اسلام کے انچارج تھے، دست بازو بن گئے۔ تقسیم پاکستان کے بعد ۴راکتوبر ۱۹۴۸ء کو کوئٹہ آ گئے۔ چوہدری صاحب کو یہاں مکان بھی کوئٹہ میں قادیانی سربراہ کرم الٰہی ایڈووکیٹ کے محلہ میں ہی ملا۔ حالانکہ یہ مکان چوہدری صاحب کے گھرانہ کے لئے چھوٹا تھا۔ اس فدائے ختم نبوت نے اس لئے اس مکان کو منظور کیا۔ یہاں قادیانیوں کے خلاف اور مسئلہ ختم نبوت کا کام احسن طریقہ سے ہوسکتا ہے۔

چوہدری صاحب نے آتے ہی ختم نبوت کے پرانے ساتھیوں اور کوئٹہ کے جید علماء کرام کو ختم نبوت کے مشن کو چلانے کے لئے اکٹھا کیا۔ ان دوستوں نے چوہدری صاحب کا ساتھ دیا۔ جبکہ قادیانیوں کے دماغ میں بلوچستان کو قادیانی صوبہ بنانے کا منصوبہ تھا۔ چوہدری محمد طفیل نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماء قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کو کوئٹہ آنے کی دعوت دی۔ کوئٹہ کے علماء، معززین شہر کے سامنے قاضی صاحبؒ نے قادیانیوں کی کتابوں سے تار پود کھولے۔ کوئٹہ کے مسلمان قادیانیوں کے خلاف سرگرم ہوگئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ میں آنے والے بزرگان ختم نبوت کی اپنے گھر پر دعوت کرتے اور حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ اور مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ کے شیدائی تھے۔ ان کے کارناموں کو دیکھ کر قادیانی انتظامیہ کو چوہدری صاحب کے خلاف خط لکھتے اور اکساتے۔ مگر یہ شیدائی ختم نبوت اپنے حوصلے بلند رکھ کر پرعزم تھے۔

۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں ان کا بڑا کردار تھا۔ آرٹ سکول روڈ پر دفتر ختم نبوت کی خریداری میں ان کا بڑا حصہ تھا۔ چوہدری صاحب کئی سالوں سے گھر پر صاحب فراش تھے۔ جب بھی ختم نبوت کا کوئی بزرگ، کارکن، مبلغ جا کر ان کے مکان پر ملتے تو چوہدری صاحب باغ و بہار ہوجاتے۔ چوہدری صاحب کی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ ان کے کارنامے تاریخ ختم نبوت میں سنہری حروف سے لکھے جائیں گے۔ ختم نبوت کا ہر کارکن ان کے خاندان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

حضرت مولانا غریب اللہؒ کا وصال!

فیضان الحق مجددی!

حضرت مولانا غریب اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم مجددیہ وامیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع صوابی انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

حضرت نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں اور پھر نیلا گنبد لاہور، اس کے بعد سہارن پور اور سات سال دارالعلوم دیوبند اور دورہ حدیث شریف کی تکمیل حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتیؒ سے حاصل کی۔ ۱۹۴۷ء میں حضرت مہتمم صاحب کی فراغت ہوئی۔ فراغت کے بعد بھیرہ صوبہ پنجاب میں درس نظامی کے مدرس مقرر ہوئے۔ ایک سال برصغیر پاک وہند کی عظیم وقدیم روحانی مرکز خانقاہ نقشبندیہ سراجیہ کندیاں میں درس نظامی کے مدرس رہے۔ اس کے بعد مولانا موصوفؒ نے ۱۹۶۴ء میں دارالعلوم مجددیہ کی بنیاد رکھی۔ مولانا موصوفؒ کا اصلاحی تعلق شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ عبدالمالک صدیقیؒ سے تھا۔

حضرت خواجہ صدیقیؒ نے حضرت مہتمم صاحب کو خلافت سے نوازا۔ خواجہ صدیقیؒ کی وفات کے بعد حضرت مہتمم صاحب نے اپنا اصلاحی تعلق حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب درویشؒ سے قائم کیا۔ قاضی شمس الدین درویشؒ، مولانا عبداللہ لدھیانویؒ، حضرت ثانی خانقاہ سراجیہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ قاضی شمس الدین درویشؒ نے بھی خلافت سے نوازا۔ ان کی وفات کے بعد شیخ المشائخ حضرت قبلہ مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کا دامن تھام لیا۔ حضرت خواجہ صاحبؒ کی وفات کے بعد حضرت خواجہ صاحبؒ کے مجاز شیخ طریقت حضرت مولانا عبدالغفور مدظلہ ٹیکسلا والوں سے تاحیات کسب فیض کرتے رہے۔

۲۰۰۹ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع صوابی کے باقاعدہ امیر منتخب ہوئے۔ حضرت مہتمم صاحب کے امارت میں ۴ تحصیلوں اور مختلف یونٹوں میں تنظیم نو اور مختلف مقامات پر ختم نبوت دفاتر قائم ہوئے۔ طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔

حضرت مہتمم صاحبؒ کا نماز جنازہ محدث کبیر الشیخ حضرت مولانا محمد اللہ جان الداجوی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں عوام الناس اور ختم نبوت کے ہزاروں کارکنان کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا مفتی رضاالحق، مولانا حاجی غلام رسول حیدر (فاضل دیوبند) مولانا سیف الرحمٰن، حضرت مولانا عطاء الحق درویش، شیخ الحدیث مولانا محمد قاسم (ایم این اے) شیخ الحدیث مولانا ظہور الحق، شیخ الحدیث مولانا سعید الحق، شیخ الحدیث مولانا شیر اسلم خان، مفتی نصیر محمد مسئول وفاق المدارس العربیہ، مولانا امان اللہ حقانی سابقہ وزیر اوقاف، مولانا قاضی عبدالصمد، مولانا عبدالمالک، مولانا مفتی عابد وہاب نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس اور لواحقین اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

حضرت مولانا قاری اسلام الدینؒ کا وصال!

مولانا عبدالصمد!

استاذ العلماء حضرت مولانا قاری اسلام الدینؒ بھی بروز جمعۃ المبارک ۲۵؍جنوری ۲۰۱۳ء سول اسپتال سکھر میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون! حضرت قاری صاحب حقیقتاً اکابر کی نشانی تھے۔ قطب الاقطاب، حضرت حماداللہ ہالیجویؒ، حضرت تھانویؒ کے اجل خلیفہ عارف باللہ، حضرت ڈاکٹر عبدالحئیؒ عارفی اور پیر طریقت حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی زیدمجدہم کے ہاتھ پر یکے بعد دیگر بیعت کی۔ ان اکابر ثلاثہ کی بیعت اور صحبت نے نکھار اور تصلب فی الدین پیدا کر دیا تھا۔ ان کی زندگی ہم جیسے لوگوں کے لئے مشعل راہ ہے۔

مولانا قاری اسلام الدین ولد دین محمد ولد ارشاد احمد آرائیں، آپ کی پیدائش ۱۹۴۱ء تحصیل پانی پت ضلع کرنال ہندستان میں ہوئی۔ قاری صاحب کے دادا اور پردادا کا انتقال تقسیم سے پہلے ہی پانی پت میں ہوگیا تھا۔ تقسیم کے بعد آپ کا خاندان پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں رہائش پذیر ہوا۔ دو سال تک پنڈ دادن خان میں قیام رہا۔ اس کے بعد ضلع لاڑکانہ کے تحصیل رتوڈیرو کے گوٹھ واریاسو حاجی نور محمد خان لنڈ میں قیام رہا۔ حکومت کی طرف سے ان کو ہندوکی جگہیں ملیں۔ پھر ایوب خان کے دور میں وہ جگہیں واپس لے لی گئیں۔ اس کے بعد آپ کا خاندان شکار پور شہر میں منتقل ہوگیا۔ وہاں آکر ہندو سے مکانات خریدے۔ اس کے بعد گھوٹکی میں زمین خرید کر قیام پذیر ہوئے۔ لیکن زمین کی قیمت ادا نہ کرسکنے پر وہ زمین بھی ہاتھ سے نکل گئی۔

قاری صاحب کے والد نے اپنے گوٹھ واریاسو میں مدرسہ بنایا تھا۔ قاری صاحب نے اپنی تعلیم کی ابتداء اسی مدرسہ میں کی۔ حافظ میر محمد جکھرانی کے پاس قرآن پاک ناظرہ مکمل کیا۔ شکارپور میں ۱۹۵۵ء میں قاری فتح محمد پانی پتیؒ کے مدرسہ میں حفظ القرآن شروع کیا۔ کچھ حصہ قرآن کریم کا قاری فتح محمد پانی پتیؒ کے پاس حفظ کیا۔ لیکن تکمیل قاری عظیم اللہ آرائیں اور حافظ نعمت اللہ سے کی۔ ۱۹۵۷ء میں دارالعلوم نانک واڑہ کراچی میں قاری محمد یاسین کے پاس گردان مکمل کی۔ پھر اپنے والد کے مدرسہ واریاسو میں داخلہ لیا اور وہیں پر مولوی عبدالغفار چنہ شاہل والے، مولوی محمد حیات شاہل سدھایو والے کے پاس فارسی کتب پڑھی۔ جامعہ اشرفیہ سکھر میں مولانا محمد احمد تھانوی، مولانا عصام الدین پشاوری فاضل دارالعلوم دیوبند، مولانا معین الدین مردانی، فاضل مظاہرالعلوم سہارنپور سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ ۱۹۶۴ء میں دارالعلوم کراچی میں داخلہ لیا۔ شرح وقایہ سے دورہ حدیث تک یہاں تعلیم مکمل کی۔ مولانا مفتی محمد شفیعؒ کے پاس بخاری کتاب الایمان پڑھی۔ مولانا سبحان محمودؒ کے پاس بخاری مکمل کی۔ مولانا علی اکبرؒ کے پاس مسلم شریف، مولانا عاشق الٰہیؒ کے پاس طحاوی شریف، مولانا عبدالحقؒ کے پاس مؤطا امام مالک پڑھی۔ قاری صاحب فرماتے تھے کہ میں اپنی والدہ کی دعاؤں کا ثمرہ ہوں۔ کیونکہ میری والدہ میرے لئے جھولی اٹھا اٹھا کر میرے عالم بننے کی دعا کرتی رہتی تھیں۔ آج ان کی دعا کی برکت سے خدمت دین میں مصروف ہوں۔

فراغت کے بعد سب سے پہلے ۱۹۶۹ء میں جامعہ اشرفیہ سکھر میں اپنے خاص استاد مولانا محمد احمد تھانوی کی نگرانی میں پڑھانا شروع کیا۔ایک سال کے بعد الائیڈ ٹیکسٹائل مل کی انتظامیہ کی خواہش پر اور مولانا محمد احمد تھانویؒ کے حکم پر وہاں چلے گئے۔اس مل میں تعلیم القرآن اور امامت وخطابت کی خدمات ساڑھے سات سال تک دیتے رہے۔مل کے بند ہونے کے بعد جان محمد سوسائٹی گھوٹکی میں امامت وخطابت وتعلیم القرآن کی خدمات دو سال سر انجام دیں۔اس کے بعد جامعہ اشرفیہ سکھر کے مہتمم مولانا اسعد تھانوی کے اصرار پر جامعہ اشرفیہ سکھر تشریف لائے۔ چودہ سال تک یہاں درجہ کتب میں مختلف درجات میں تعلیم دیتے رہے۔بندہ نے بھی یہیں پر آپ کے پاس جمال القرآن، علم الصیغہ، اصول الشاشی، وشرح الوقایہ جلد اولین پڑھیں۔نیز جامعہ اشرفیہ میں درس وتدریس کے ساتھ نظامت کی خدمت بھی سرانجام دیتے رہے۔

۱۹۹۳ء میں جامعہ عربیہ مدینۃ العلوم ہالانی روڈ محراب پور کی انتظامیہ کے شدید اصرار پر محراب پور تشریف لائے۔آپ کے آنے سے قبل اس ادارے میں طلباء کی تعداد انتہائی کم تھی۔آپ کے آنے کے بعد مدرسہ میں از سرنو جان آگئی۔طلباء کی کثرت اتنی ہوگئی کہ پرانی عمارت ناکافی ہوگئی۔آپ نے شوریٰ کی مشاورت سے نئی عمارت کا کام اپنی زیر نگرانی شروع کیا۔اکیس کمروں پر مشتمل تین منزلہ آر سی سی عمارت چند سالوں میں کھڑی کردی اور یہاں پر درس وتدریس کے ساتھ نظامت علیا کی خدمات تیرہ سال تک دیتے رہے۔اس کے بعد محراب پور میں ہی کوٹری محمد کبیر روڈ پر جامعہ محمدیہ کی بنیاد ۲۰۰۵ء ڈالی۔جس کے لئے آپ کو آپ کے شاگرد محمد نواز، علی نواز مغل نے ایک ایکڑ زمین مدرسہ کے لئے وقف کرکے آپ کے حوالے کی۔جو کہ اس وقت نو کمروں پر مشتمل ایک منزل آر سی سی عالی شان عمارت ہے۔نیز عالی شان آر سی سی مسجد مکمل طور پر بنائی اور دو استادوں کے مکان بھی تعمیر کرائے۔اس وقت اس ادارے میں درجہ موقوف علیہ تک تعلیم ہے۔سات استاذ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔درجہ قرآن میں دو قاری صاحبان خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

اصلاحی تعلق سب سے پہلے قطب الاقطاب حضرت مولانا حماد اللہ ہالیجویؒ کے ہاتھ پر بیعت زمانہ طالب علمی میں کی۔قاری صاحب فرماتے تھے کہ حضرت ہالیجویؒ طالب علم کو بیعت نہیں کرتے تھے۔لیکن مجھ پر شفقت فرما کر مجھے بیعت میں قبول فرمایا۔ان کی وفات کے بعد حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے اجل خلیفہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفیؒ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ان کی رحلت کے بعد پیر طریقت حافظ ناصر الدین خاکوانی زید مجدہ کے ہاتھ پر بیعت فرمائی۔اس کے ساتھ ساتھ تاحیات ذکرواذکار کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔قاری صاحب فرماتے تھے کہ دین کی صحیح سمجھ اور صحیح طور پر عمل صالح پر پابندی اسی وقت ہوتی ہے جب انسان اللہ والوں کی جوتیاں سیدھی کرے۔ایک صاحب کے تذکرے پر فرمایا کہ مجھے بھی ذکر کرانے کی اجازت ملی ہوئی ہے۔لیکن میں ذکر نہیں کراتا۔

علماء دیوبند کی تمام جماعتوں کے ساتھ انتہائی ادب واحترام سے پیش آتے۔کسی بھی جماعت کا کارکن اور عہدیدار آتا تو دل وجان کے ساتھ ان کا احترام کرتے اور اعزاز میں آگے آگے ہوتے۔البتہ اپنی تمام توانائیاں شروع سے ہی جمعیت علماء اسلام (ف) اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر خرچ کی اور انہی کے ساتھ عملی طور پر شریک

رہے۔ غوث زماں حضرت مولانا محمود اسعدؒ ہالیجوی، حضرت مولانا عبدالعزیزؒ بھانڈوی رتوڈیرو، مولانا سلطان احمدؒ، حضرت قاری محمد عیسیٰ بھٹوؒ کے ساتھ مل کر جمعیت علماء اسلام کا کام کیا۔ آخر وقت تک قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان زید مجدہ پر مکمل اعتماد رکھا اور ان کی قیادت پر فخر کرتے۔ محراب پور کی سطح پر جمعیت علماء اسلام و عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے افراد سازی کی۔ پھر باقاعدہ اس کی باڈی تشکیل دے کر کام شروع کیا۔ تاحیات دونوں جماعتوں کے امیر رہے۔

آپ میں بردباری، سخاوت، شفقت، ہمدردی، خیر خواہی بھری ہوئی تھی۔ جو ایک بار آپ سے ملتا دوبارہ بھی آپ سے ملنے کی خواہش ضرور رکھتا۔ آپ ہمدردی، خیر خواہی اور شفقت کے پیکر تھے۔ لوگوں کے دکھ سکھ میں شریک رہنے والے تھے۔ جو آپ سے پہلی ملاقات کرتا۔ وہ ایسے محسوس کرتا گویا قاری صاحب سے پرانا تعلق ہے۔ اپنی بات کو دوسروں کے دلوں میں مثالوں کے ساتھ اتارنے کے ماہر تھے۔ جو بھی آپ کے پاس آتا ضرور کچھ نہ کچھ لیکر جاتا اور آپ نے اپنی پوری زندگی میں دینی و دنیاوی معاملات کو انتہائی صاف شفاف رکھا۔ جو بھی جس وقت آتا فوری اس کی حسب حال مدد کرتے۔ کبھی آرام کو آڑے نہ آنے دیا اور عملیات کے ماہر تھے۔ لوگ دور دور لیکر جاتے اور ہمیشہ اپنے ہی خرچ پر جاتے اور اپنے ہی خرچ سے واپس آتے۔ کبھی کسی سے نہ کچھ مانگا اور نہ ہی کبھی لالچ کی۔ اگر کسی نے دینے کی کوشش کی تو اسے انکار کر دیا۔ اگر کوئی مجبور کرتا تو مدرسے کی رسید کٹوا کر اس کے حوالے کر دیتے۔ بڑوں کے انتہائی ادیب، چھوٹوں پر انتہائی شفیق تھے۔ ہر طالب علم کے ساتھ اس انداز سے پیش آتے کہ ہر طالب علم یہ محسوس کرتا کہ میرا والد یہی ہے۔ قاری صاحب کو سات زبانوں اردو، سندھی، سرائیکی، پنجابی، بلوچی، فارسی، عربی پر عبور تھا۔ بولتے وقت لہجہ بھی وہی ہوتا تھا۔ آپ کے شاگردوں کا حلقہ انتہائی وسیع ہے اور آپ کی تدریس سے ہزاروں علماء تیار ہوئے۔ آپ کا فیضان صرف پاکستان تک محدود نہیں بلکہ ایران، افغانستان میں بھی آپ کے شاگرد خدمت دین میں مصروف ہیں۔ اللہ پاک قبول فرمائے۔

اولاد: اللہ پاک نے آپ پر ایک عظیم احسان فرمایا کہ اولاد نرینہ کو عالم، حافظ، مفتی بنا دیا۔ جنہوں نے آپ کی حیات میں ہی درس و تدریس کا کام آپ کی زیر نگرانی شروع کیا۔ اللہ پاک ان کے اس صدقہ جاریہ کو تاحیات جاری رکھے۔ اللہ پاک نے آپ کو پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے عطا فرمائے۔ ہر ایک کو دینی تعلیم کے ساتھ وابستہ رکھا۔ عصری تعلیم بھی ضرورت کے مطابق اپنی تمام اولاد کو دلائی۔ آپ کی تمام اولاد نیک صالح ہے۔ جو آپ کے لئے آپ ہی کی حیات میں بہترین معاون و دست بازو بنے اور درس تدریس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ پاک ان کو تاحیات دین کے ساتھ وابستہ رکھے۔ جس میں سے تین بیٹے جامعہ دارالعلوم کراچی سے فارغ التحصیل ہیں۔ سب سے بڑے بیٹے قاری محمد اشرف ہیں جو سکھر میں مدرسہ چلا رہے ہیں۔ نیز مولانا شاکر محمود، مولانا خالد محمود، مفتی محمد احمد آپ کے قائم کردہ ادارہ جامعہ دارالعلوم محمدیہ محراب پور میں اپنی دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

قاری صاحب بڑے باہمت شخص تھے۔ مشکل سے مشکل کام سے کبھی نہیں گھبرائے نہ ہمت ہاری۔ آپ کی

صحت قابل رشک تھی۔ چار سال قبل آپ کو خون کی الٹی ہوئی جس پر علاج کے لئے ڈاکٹروں کے پاس لے جائے گئے۔ وہاں سے جواب ملنے کے بعد کراچی سول اسپتال داخل ہوگئے۔ رپورٹوں سے معلوم ہوا کہ ہیپاٹائٹس سی، معدے کا السر اور شوگر ہے۔ وفات سے ایک ہفتہ قبل بیماری نے شدت اختیار کی اور غنودگی کی حالت میں رہنے لگے۔ اہل خانہ کا اصرار کہ کسی اسپتال میں علاج کروائیں۔ لیکن قاری صاحب فرماتے کہ میرا وقت پورا ہوگیا ہے۔ مجھے اپنے حال پر چھوڑ دو۔ بالآخر اہل خانہ کے اصرار پر سول اسپتال جس پر داخل ہوئے۔ لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ وفات سے چوبیس گھنٹے قبل جب بھی غنودگی دور ہوتی تو زبان سے اللہ اللہ جاری ہوتا۔ بالآخر ۷۲ سال کچھ مہینے کی عمر میں بروز جمعۃ المبارک دار فنا سے دار بقا کی طرف ہمیشہ ہمیشہ کے لئے روانہ ہوگئے۔ اللہ پاک مغفرت فرمائے۔

ہزاروں لوگوں نے آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کی اور ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے اشخاص نے دور دراز سے آکر نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔ البتہ اکثریت علماء، حفاظ اور قراء کی تھی اور قاری صاحب کا نماز جنازہ محراب پور کی تاریخ میں سب سے بڑا تھا۔ جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد آپ کا جنازہ آپ کے بیٹے مولانا خالد محمود نے پڑھایا۔ آہوں اور سسکیوں کے ساتھ مغرب سے قبل اللہ پاک کے حوالے کردیا۔ دعا ہے کہ اللہ پاک ان کی قبر کو جنت کا باغ بنائے۔ ادارہ لولاک اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ورثاء کے غم میں برابر کی شریک ہے اور دعا ہے کہ اللہ پاک حضرت قاری صاحب کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین!

قادیانیت سے توبہ

۱۰ رمحرم الحرام ۱۴۳۴ھ بروز اتوار بعد نماز عشاء چھنی قریشیاں چناب نگر کے رہائشی خلیل احمد نے مولانا غلام مصطفیٰ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ جبکہ کچھ عرصہ قبل موصوف مذکور کے تین بھائیوں نے قادیانیت سے توبہ کی اور مولانا کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ ان تین بھائیوں کی برکت سے خلیل احمد نے قادیانیت کو جھوٹا مذہب قرار دے کر خیر باد کہا اور حلقہ بگوش اسلام ہوگئے۔ چنانچہ نماز عشاء کے فوراً بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ادارہ مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی، چناب نگر کی مرکزی جامع مسجد ختم نبوت میں مولانا غلام مصطفیٰ نے پہلے ان کے تین بھائیوں کے قبول اسلام کی روداد سنائی اور پھر اسے ’’کلمہ طیبہ‘‘ اور شہادتین کا ورد کرا کر حضور اقدس a کی ختم نبوت اور عقیدہ حیات مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا اقرار کرایا اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں سے انکار اور ان کے دجال اور کذاب ہونے کا واشگاف الفاظ میں اقرار کرایا۔ اس کے بعد مولانا غلام رسول دین پوری نے دعا کی۔ دعا کے بعد مدرسہ عربیہ ختم نبوت کے جمیع اساتذہ وطلباء اور جملہ نمازیوں نے اس کا خیر مقدم کیا۔ گلے سے لگایا اور مبارکباد پیش کی۔ جامع مسجد ختم نبوت مبارکباد دینے سے گونج اٹھی۔ اللہ تعالیٰ نوجوان خلیل احمد کے اسلام کو قبول فرمائیں اور ان کی برکت سے جملہ خاندان اور دیگر قادیانیوں کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کی توفیق عطاء فرمائیں۔ آمین!

تو صاحب منزل ہے کہ بھٹکا ہوا راہی!

قادیانیوں کیلئے دعوت فکر

ارشد سراج الدین!

بچے اندھیروں سے ڈریں تو کوئی تعجب کی بات نہیں، لیکن بالغ لوگ روشنی سے ڈرنے لگیں تو یہ حیرت کی بات ہوگی۔

قادیانی دوستو! آپ کا تعلق ایک ایسی جماعت سے ہے جو حقیقی دین اسلام پر قائم ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔ آپ یقیناً اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ کلمہ پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور اپنی جماعت کی ترقی کے لئے اپنی محدود آمدنی کے باوجود مالی طور پر ساری زندگی قربانی دیتے رہتے ہیں۔ آپ ذوق وشوق سے اپنے مربی حضرات کی باتیں سنتے ہیں۔ آپ دینی عقیدے کے جذبے سے اپنے خلیفہ صاحب کی ہر بات مانتے ہیں۔ کیونکہ یہ بات آپ کے دل میں جاگزیں کردی گئی ہے کہ آپ کے خلیفہ خدا کا انتخاب ہیں۔ آپ جب اپنے اردگرد پر نظر ڈالتے ہیں تو عام مسلمانوں کی تباہ حالی اور زوال میں آپ کو اپنی جماعت کا منظم ماحول اور بھی دلکش دکھائی دیتا ہے۔

دہشت گردی اور فرقہ واریت کے واقعات کا سہارا لے کر آپ کو بتایا جاتا ہے کہ حقیقی اسلام صرف جماعت قادیانیہ کے پاس ہے۔ جو پوری دنیا میں پھیل رہی ہے اور بہت جلد یہ دنیا مسیح موعود اور مہدی زماں کو پہچان لے گی اور حقیقی اسلام یعنی احمدیت کو قبول کرلے گی۔ آپ کو یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ ’’جاہل ملا‘‘ محض اپنی تنگ نظری اور ذاتی مفادات کی وجہ سے عوام الناس میں احمدیت کا غلط تعارف کراتا ہے۔ وہ مرزا قادیانی کی کتابوں کے غلط اور سیاق وسباق سے کاٹ کر حوالے دیتا ہے اور یوں عوام کو گمراہ کرتا ہے۔ یہ ’’مولوی‘‘ معاشرے میں نفرت پھیلاتے ہیں۔ جبکہ جماعت قادیانیہ Love for all and hatred for none جیسے اصول کا پرچار کرتی ہے۔ آپ کو یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ جماعت قادیانیہ پر جو دنیا میں مشکلات آتی ہیں اور قادیانی افراد کا جو سماجی بائیکاٹ کیا جاتا ہے۔ وہ جماعت کی سچائی کی دلیل ہے۔ کیونکہ ہر دور میں اہل حق کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا جاتا رہا ہے۔

یہ سب کچھ آپ کو اپنے اطمینان کے لئے کافی دکھائی دیتا ہے اور آپ اپنے آپ کو ایک سچی جماعت کا فرد سمجھتے ہیں اور کسی تحقیق وتفتیش کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ لیکن کیا آپ واقعی مطمئن ہیں؟

کیا جماعت قادیانیہ کا نظام جو انسانوں کو معاشرتی اور نفسیاتی طور پر کنٹرول کرنے کے لئے جدید ترین نسخوں اور ترکیبوں پر مبنی ہے۔ آپ کے ذہن میں چند سوالات کو جنم نہیں دیتا؟۔ کیا پوری امت مسلمہ کا جماعت قادیانیہ کے متعلق مؤقف اور اتنا بڑا اجماع (Consensus) محض تنگ نظری اور تعصب ہے؟ کیا آپ نے ملت اسلامیہ کا مؤقف جاننے کی دیانت دارانہ کوشش کی ہے؟ یا کیا آپ اس لئے قادیانی ہیں کہ آپ کے دادا یا پردادا نے مرزا قادیانی کی بیعت کرلی تھی اور بس؟ کیا آپ اپنے دل کے اضطراب اور شک کو زبان پر لانے سے

اس لئے خوفزدہ ہیں کہ آپ کو جماعت سے خارج کردیا جائے گا؟ کیا ایمان جیسی اعلیٰ وارفع قلبی کیفیت کی بنیاد خوف اور نفرت پر رکھی جاسکتی ہے؟

قادیانی دوستو! اگر آپ اپنے خالق ومالک پر یقین رکھتے ہیں اور اس بات کو سچ مانتے ہیں کہ آپ بہت جلد اسے ملنے والے ہیں تو آپ سچائی کی دیوانہ وار تلاش اور سچ اور جھوٹ میں فرق کے لئے گہری تحقیق اور چھان پھٹک سے دستبردار نہیں ہوسکتے۔ آپ اطمینان کا ایک مصنوعی خول چڑھا کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ جماعت قادیانیہ سے باہر تمام علماء محض مفاد پرست اور جھوٹے ہیں اور ہم ان کی کوئی بات نہیں سنیں گے اور جماعت قادیانیہ کی قیادت کی اندھی تقلید میں اپنی قیمتی زندگی گزار دیں گے۔ یاد رکھئے! سچائی انفرادی کیریئر اور سماجی رشتوں سے زیادہ اہم ہے۔

آپ کا یہ کہنا کہ: ’’بس جی! ہم میں اور غیرقادیانی مسلمانوں میں کوئی خاص فرق نہیں۔ ہم بھی کلمہ پڑھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔‘‘ آپ کی معصومیت بھی ہوسکتی ہے۔ لیکن جن لوگوں نے یہ معصومیت آپ کو سکھائی ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ آپ خود تحقیق کرنا شروع کردیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ آپ سچائی کی تلاش کے سفر پر نکلیں۔ وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ آپ مذہبی عقیدت کے نشے میں چور رہیں تاکہ کبھی اصلی اور جعلی میں امتیاز کرنے کی صلاحیت پیدا نہ کرسکیں۔ انٹرنیٹ پر جو لوگ سنجیدگی اور دیانتداری سے قادیانیت کا تجزیہ کرتے ہیں۔ آپ کو اس طرح کی ویب سائٹس سے دور رہنے کا کہا جاتا ہے۔ جو لوگ قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کرتے ہیں۔ ان کے خلاف پراپیگنڈہ کرکے انہیں آپ کی نظروں میں گرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تاکہ قادیانی عقائد اور جماعت کے نظام پر ان کی ریسرچ آپ کے علم میں نہ آسکے۔

قارئین کرام! دنیا کی اس منڈی میں ہر جگہ اصلی چیز کے مقابلہ میں جعلی اور دو نمبر چیز موجود ہے۔ جعلی چیز اپنے رنگ وروغن اور پیکنگ سے اصل کے عین مطابق دکھائی دیتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو اپنی چمک دمک میں اصل سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ اگر ہم نمک اور ہلدی خریدتے وقت تو پوری چھان بین کریں کہ خالص اشیاء کہاں سے دستیاب ہوتی ہیں اور اپنے عقائد وافکار کے معاملے میں اپنے ذہن کو بند کرلیں اور اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اور سچ اور جھوٹ میں فرق جاننے کے لئے نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ منظم جدوجہد نہ کریں تو یقیناً یہ منافقت کا راستہ ہوگا۔ اگر ہم سچائی اور حقیقت کو اپنی زندگی کی اساس بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے قلب وذہن کی تمام توانائیوں کو سچ جاننے کے لئے وقف کردینا چاہئے اور اس سلسلہ میں ہر طرح کے ایثار وقربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

قادیانی خواتین وحضرات! آپ کو چاہئے کہ مرزاغلام احمد قادیانی کی ’’تمام‘‘ کتابیں آپ خود پڑھیں صرف سلیکٹڈ سٹڈی نہیں۔ ان میں موجود تضادات (Contradictions) کو نوٹ کریں۔ اس عہد کی تاریخ کا مطالعہ کریں اور ان علماء ومفکرین کا مطالعہ کریں۔ جنہوں نے مرزاقادیانی کی تصانیف اور قادیانیت کا گہرائی اور بصیرت کے ساتھ مطالعہ کیا ہے۔ جیسے پروفیسر الیاس برنیؒ، مولانا ابوالحسن ندویؒ، ڈاکٹر علامہ اقبالؒ، مولانا منظور نعمانیؒ، ڈاکٹر غلام برق جیلانیؒ، پروفیسر یوسف سلیم چشتیؒ، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ۔ انٹرنیٹ پر قادیانیت کی آفیشل ویب سائٹ www.alislam.org کو ضرور دیکھیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ دوسری ویب سائٹس

پر موجود کتابوں، مضامین اور مباحث کا بھی غور سے مطالعہ کریں، جیسے:

www.ahmedi.org

thecult.info/blog

www.endofprophethood.com

www.khatmenubuwwat.org

www.irshad.org

www.youtube.com/user/akshaikhlover1

آپ کو سچائی تک پہنچنے کے لئے بنیادی مسئلے پر تحقیق کرنا ہوگی اور بنیادی بات ہے مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی، ان کی شخصیت اور ان کے دعاوی (Claims)۔ آپ کی غیر جانبداری سے ان کی شخصیت اور ان کے بتدریج (Gradual) کئے جانے والے دعوؤں کا مطالعہ کرنا ہوگا۔ جس ماحول میں آپ پلے بڑھے ہیں۔ اس نے مرزا قادیانی کی ایک خاص تصویر آپ کے ذہن میں بنا دی ہے۔ لیکن ایک ہے مرزا قادیانی کا وہ امیج (Image) جو معاشرتی عمل (Socialazation) کے نتیجے میں آپ کے ذہن میں ہے اور ایک ہیں وہ حقیقی مرزا قادیانی جو انیسویں صدی کے قادیان میں پیدا ہوئے اور 1908ء میں لاہور میں فوت ہوئے۔ آپ کے ذہنی تصور کے مرزا قادیانی اور حقیقی مرزا قادیانی میں فرق ہو سکتا ہے۔ آپ کو حقیقی مرزا قادیانی تک پہنچنے کے لئے ان تمام کتابوں (صرف چند پمفلٹس نہیں) کا بغور اور خدا خوفی کے ساتھ مطالعہ کرنا ہوگا اور جماعت قادیانیہ کے نظام پر غور کرنا ہوگا جس پر مرزا قادیانی کے خاندان کا راج ہے۔

آپ کو ان قادیانی خواتین و حضرات کے بارے میں جاننا چاہئے۔ جنہوں نے پوری تحقیق کے بعد آخر کار قادیانیت سے توبہ کر لی اور نبی کریم a کے لائے ہوئے دین قیم کو اختیار کیا۔ مثلاً ملک محمد جعفر خان، سیف الحق (جرمنی) رفیق احمد باجوہ، محترمہ بشریٰ باجوہ، شیخ راحیل احمد، اکبر چوہدری، شاہد کمال احمد، زیڈ اے سلہری، عرفان محمود برق (لاہور) اور طاہر منصور (اسلام آباد) وغیرہ!

یقیناً تحقیق اور سچائی کی جستجو کا یہ راستہ آپ کے لئے مشکلات لا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے سوالات کا مذاق اڑایا جائے یا پھر آپ پر شک کیا جائے۔ آپ کو دھمکیاں دی جائیں اور پھر آپ کو جماعت سے ہی خارج کر دیا جائے۔ لیکن یاد رکھئے! سچائی اور ہدایت اتنی کم مایہ چیز نہیں کہ تھوڑے سے سماجی دباؤ میں آ کر اس سے دستبردار ہو جائے۔ علم اور تحقیق کی روشنی سے ڈرنا بزدلوں کا شیوہ ہے۔ بظاہر قادیانی اور غیر قادیانی ایک ہی کلمہ پڑھتے ہیں۔ لیکن درحقیقت ان کے عقائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک اگر دن ہے تو دوسرا رات ہے۔ ان دونوں گروہوں میں سے صرف ایک ہی سچائی پر ہے اور دوسرا لازماً گمراہی پر ہے۔

قادیانی خواتین و حضرات! آپ ان اختلافات کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ آپ کو اخلاص کے ساتھ تحقیق کرنا ہوگی۔ آپ اپنے آپ کو صرف MTA کے پروگراموں، اپنے جلسوں اور کتابچوں کے مطالعے تک ہی محدود

نہیں کر سکتے۔ آپ کو بتایا جاتا ہے کہ قادیانیت کے خلاف طوفان محض چند فرقہ پرست مولویوں نے اٹھا رکھا ہے۔ آپ کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ اگرچہ علماء پر تنگ نظری کا الزام لگایا جاتا رہا ہے تاہم تاریخ گواہ ہے کہ صوفیاء اور درویش اس الزام سے ہمیشہ بری رہے ہیں۔ اولیاء اللہ اور صوفیائے کرام نے ہمیشہ اخلاق، رواداری اور محبت سے لوگوں کے دل جیتے۔ سچائی کے ایک متلاشی کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ قادیانیت کے متعلق صوفیائے کرام نے کیا ردعمل ظاہر کیا؟ اور وہ اس جماعت کے عقائد اور طرز عمل کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

ہم دیکھتے ہیں کہ صوفیائے کرام کے تمام سلاسل اور خانقاہوں کا قادیانیت کے متعلق بڑا واضح مؤقف رہا ہے۔ وہ اپنے تمام اخلاق اور رواداری کے باوجود قادیانیت کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتی ہیں۔ بلکہ قادیانی مذہب پر علمی تنقید کا آغاز گولڑہ شریف کے ایک چشتی بزرگ پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ نے ہی کیا تھا۔ اسی طرح وہ مفکرین اور محققین جو نہ صرف اسلام پر گہری نظر رکھتے تھے۔ بلکہ فلسفہ تاریخ اور انسانی علوم (Humanities) کے بھی ماہر تھے جیسے علامہ ڈاکٹر محمد اقبال، پروفیسر غلام جیلانی برق اور پروفیسر یوسف سلیم چشتی اور ان کے علاوہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے ججز اور وکلاء اور پھر ملائیشیا اور انڈونیشیا سے لے کر مراکش اور جنوبی افریقہ تک پوری امت مسلمہ کے ججز اور راہنما، کیا یہ سب لوگ متعصب اور تنگ نظر ہیں اور مل کر کوئی سازش کر رہے ہیں؟

آپ انیسویں صدی کے پنجاب کے ایک گاؤں قادیان میں نہیں بلکہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اس عہد میں موجود ہیں جہاں ہر چار گھنٹے میں علم دوگنا ہو جاتا ہے۔ آپ کو دوسرے لوگوں کی بات بھی سننا ہوگی۔ امت مسلمہ کے اہل علم، اہل دانش، اہل درد حضرات! اگر یہ سب قادیانیت کو گمراہی سمجھتے ہیں تو آپ کو محض چند لوگوں کی باتوں سے مطمئن نہیں ہو جانا چاہئے۔ ایسا اطمینان خود کو دھوکہ اور فریب دینے کے مترادف ہوگا۔

بھول بھلیوں میں ڈالنے والے راستوں سے بچئے اور اسلام کی مرکزی شاہراہ پر واپس آجایئے۔ وہ شاہراہ جس پر نبی آخرالزمان a اور آپ a کے اصحابؓ اور امت کے صالحین نے چل کر دکھایا۔ وقت آگیا ہے کہ آپ اپنے ذہن کے دریچے کھولیں اور کھلی ہوا میں سانس لیں۔ سچا دین وہی ہے جو نبی کریم a لے کر آئے اور اس دین کی تکمیل کا اعلان خالق کائنات نے کر دیا۔ اب کسی شخص کے الہام اس دین میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتے۔ دین کی ان سیدھی تعلیمات کے مقابلہ میں ہر منطقی الجھاؤ محض مغالطہ ہے۔ ہمیں یہ بات نہیں بھولنا چاہئے کہ جہاں مجددین اور مصلحین آتے رہے ہیں۔ وہیں کاذب اور جھوٹے دکانداروں کا سلسلہ بھی چلتا رہا ہے اور یہ جھوٹے لوگ اپنے پیروکاروں کی اچھی خاصی جماعت بھی بناتے رہے ہیں۔

مستند اور سچے دین کی پیروی ہی میں نجات ہے۔ نبی کریم a اللہ کے سچے اور آخری پیغمبر ہیں۔ ہم براہ راست ان کے امتی ہیں۔ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ رسول اللہ a کی محبت کی وجہ سے اب ایسے منصب پر فائز ہو گیا ہوں کہ لوگوں کو اب میری اطاعت کرنا ہوگی، میری شخصیت بھی تسلیم کرنا ہوگی۔ وہ دراصل آپ a کا باغی ہے۔ مسیلمہ کذاب بھی کلمہ پڑھتا تھا اور نبی کریم a کو نبی بھی مانتا تھا۔ لیکن خود بھی نبوت کا دعویدار تھا۔ اسی لئے ملت اسلامیہ سے خارج ہو گیا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس کے خلاف جہاد کیا۔

قادیانی خواتین وحضرات! آپ کو کسی مشین کا کوئی پرزہ نہیں بننا چاہئے جس میں ایک سافٹ ویئر ڈال دیا گیا ہو۔ آپ اپنے پوٹینشل کے اعتبار سے ایک باشعور اور صاحب بصیرت انسان ہیں۔ لیکن اس پوٹینشل کو ایکچو لائز (Actualize) کرنے کے لئے آپ کو ہمت اور کوشش کرنا ہوگی۔ اپنی زندگی کے کسی حصے میں یہ بات آپ پر کھل جائے گی کہ آپ ایک ایسے قلعے میں بند ہیں۔ جہاں آزاد فضا میں جانے والے ہر راستے کو خاردار تاروں اور کھائیوں سے بھر دیا گیا ہے۔ یہ آپ کو باہر جانے سے روکتی ہیں۔ لیکن ان خاردار تاروں سے زیادہ خطرناک آپ کے ذہن کی وہ پروگرامنگ ہے جو باہر کے ہر خوبصورت منظر کو آپ کی نظروں کے لئے بھیانک قلعے کے عین اندر موجود تعفن اور گھٹن کو آپ کے لئے خوبصورت بنا دیتی ہے اور یوں آپ اپنی مرضی سے خود کو ایک ایسے نظام کے حوالے کر دیتے ہیں۔ جس کی بنیاد جبر اور دھوکے پر ہے اور جو آپ کا روحانی استحصال بھی کرتا ہے اور معاشی بھی۔

انسانی گروہوں کے ساتھ بہت مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ ان کے قلب ونظر غلامی اور جبر کے اتنے خوگر ہو جاتے ہیں کہ وہ اسی کو اپنی نجات اور آزادی کا راستہ سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح لوگوں کو آزادی کے عنوان پر غلام بنالیا جاتا ہے۔ محبت کے عنوان پر دلوں میں نفرت پیدا کی جاتی ہے۔ اسلام کے عنوان پر کفر کو فروغ دیا جاتا ہے اور ختم نبوت کے عنوان پر نبوت کو جاری کر دیا جاتا ہے۔ یقیناً یہ سچائی کے ساتھ ایک مذاق اور انسانیت کے ساتھ ایک دھوکہ ہے۔ اخلاص، شعور، دیانتداری پر مبنی تحقیق اور دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی دعا ہی جھوٹ اور جبر کے سیاہ بادلوں تلے چھپے ہوئے سچائی اور ہدایت کے آفتاب کو پہچاننے میں ہماری مدد کر سکتی ہے۔

''اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه برحمتك یاارحم الرحمین'' ﴿اے اللہ! تو ہمیں حق کو حق ہی دکھا اور ہمیں اس کی پیروی نصیب کر اور ہمیں باطل کو باطل ہی دکھا اور اس سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔﴾ آمین یارب العالمین!

اسلام جیت گیا... مرزائیت ہار گئی

چک نمبر ۳۱۲ ج ب گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں قادیانی مرزا ڑہ میں کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔ نئی تعمیر ۱۹۹۲ء میں ہوئی۔ علماء کرام نے بھرپور آواز اٹھائی، محنت کی۔ انتظامیہ نے ساتھ نہ دیا۔ قادیانیت نوازی کی۔ اب قادیانیوں نے متعلقہ پٹواری سے ملی بھگت کر کے سرکاری سکول میں قبضہ کر کے سکول بنانے کی کوشش کی۔ قادیانیوں نے مشورہ کیا کہ تم ایسا کرو بدلہ میں لڑائی ہوگی۔ خود اپنے گھروں کو جلا دینا۔ تمہارے اقلیت ہونے کی بناء پر گوجرہ کا مسئلہ کھڑا ہو جائے گا۔ تمہیں مراعات ملیں گی۔ پہلے سے زیادہ تحفظ دیا جائے گا۔ چک ہذا کے بھائی رانا افضل نے مجلس ختم نبوت سے مشورہ کیا۔ لائحہ عمل بتلایا گیا۔ پرچہ کروایا گیا اور مرزائیوں کو گرفتار کروانے کے لئے انتظامیہ سے کئی بار حضرات علماء کرام کی بات چیت بھی ہوئی۔ ایک جمعہ کے موقع پر قرارداد پیش کر کے انتظامیہ کو آگاہ کیا گیا کہ گرفتاری مرزائیوں کی جائے اور کلمہ طیبہ بھی محفوظ کیا جائے۔ الحمدللہ کلمہ طیبہ محفوظ ہو چکا ہے۔ مسلک دیوبند کے سید سرفراز الحسن شاہ، مولانا محمد اسلم، ڈاکٹر مجاہد نور پوری، حافظ عبدالحئی، مسلک اہلحدیث کے شیخ ذوالفقار، جماعت اسلامی کے رحمت اللہ ارشد، مسلک بریلوی کے پیر اسرار الہیار شاہ، رانا طارق، میاں عرفان، ملک اشفاق، اہل سنت والجماعت کے عبدالقدوس نے بھرپور ساتھ دیا۔

متنبی کا الہام ...... کیا خدا عزادار ہے؟

مولانا محمد اجمل شاہین شہیدؒ!

مرزا غلام احمد امتحان مختاری کی ناکامی کے بعد ۱۸۶۸ء میں قادیان چلے آئے تھے۔ باپ نے خصومت پسند پا کر آتے ہی مقدمہ بازی کے کام میں لگا دیا۔ قریباً آٹھ برس تک برابر لوگوں سے دست و گریبان رہے۔ مقدمہ بازی کے آخری ایام میں حکیم غلام مرتضیٰ کا آفتاب حیات لب بام تھا۔ جب ان کا پیمانہ حیات فنا سے لبریز ہوا تو انہیں پیچش کا عارضہ لاحق ہوا۔ الہامی صاحب اس وقت لاہور آئے ہوئے تھے۔ ان کو خط لکھا گیا۔ جب یہ قادیان پہنچے تو باپ بستر مرگ پر دراز تھا۔ پاس بیٹھنے والوں نے کہا کہ غلام احمد آ گئے۔ باپ نے منہ سے چادر اٹھائی اور کہا بیٹا غلام احمد تم آ گئے؟ خط مل گیا تھا؟ تو الہامی صاحب نے کہا کہ خط تو نہیں ملا۔ میں نے آپ کو خواب میں بیمار دیکھا تھا۔ غلام مرتضیٰ نے کہا کہ میں نے دنیا کے لئے ناحق عمر عزیز برباد کر دی۔ اب میرا آخری دم ہے۔ (کتاب البریہ ص ۱۵۹، ۱۶۰، خزائن ج ۱۳ ص ۱۹۱، ۱۹۲) اس کے بعد شاید دوسرے ہی دن تیر قضا کا نشانہ بن گئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے باپ کے حادثہ مرگ کے متعلق لکھتا ہے: ”دوپہر کا وقت ہم سب عزیز ان ان کی خدمت میں حاضر تھے کہ مرزا صاحب نے مہربانی سے مجھے فرمایا کہ اس وقت تم ذرا آرام کر لو۔ کیونکہ جون کا مہینہ تھا اور گرمی سخت تھی۔ میں آرام کے لئے چلا گیا اور ایک نوکر پیر دبانے لگا۔ اتنے میں تھوڑی سے غنودگی ہو کر مجھے الہام ہوا: ”والسماء والطارق“ یعنی قسم ہے آسمان کی جو قضاء و قدر کا مبداء ہے اور قسم ہے اس حادثہ کی جو آج آفتاب کے غروب کے بعد نازل ہوگا اور مجھے سمجھایا گیا کہ یہ الہام بطور عزا پرسی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور حادثہ یہ ہے کہ آج ہی تمہارا والد آفتاب کے غروب کے بعد فوت ہو جائے گا۔“ سبحان اللہ! کی شان خداوند عظیم ہے کہ ایک شخص اپنی عمر ضائع ہونے پر حسرت کرتا ہوا فوت ہوا ہے اور اس کی وفات پر عزاء پرسی کے طور پر یہاں فرماتا ہے: رئیس قادیاں الہامی صاحب آگے لکھتے ہیں: ”اسی بات سے اکثر لوگ تعجب کریں گے کہ خدا تعالیٰ کی عزا پرسی کیا معنی رکھتی ہے۔ مگر یاد رہے کہ جل شانہ جب کسی کو نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔ تو ایک دوست کی طرح ایسے معاملات اس سے کرتا ہے۔“

(کتاب البریہ ص ۱۲۰، ۱۲۱، خزائن ج ۱۳ ص ۱۹۲، ۱۹۳)

انگریز کے خودکاشتہ پودے کی اس تحریر سے معلوم ہوا کہ خدائے بے نیاز نے مرزا غلام احمد سے ان کے والد کے حادثہ مرگ پر ایک دوست کی طرح تعزیت کی۔ لوگ حیرت زدہ ہیں کہ خدائے احکم الحاکمین نے حضرت یوسف صدیق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان کے والد محترم حضرت یعقوب علیہ السلام کی رحلت پر عزا پرسی نہ کی اور اگر کی ہوتی تو احادیث نبویہ میں ذکر ضرور ہوتا۔ اسی طرح حضرت اسحاق علیہ السلام سے ان کے پدر بزرگوار جناب ابراہیم علیہ السلام کے وصال پر کوئی عزاء پرسی نہیں کی اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ان کے والد اکرم حضرت داؤد خلیفۃ اللہ کے انتقال پر تعزیت نہ کی۔ حالانکہ یہ تمام باپ بیٹے انبیاء و مرسلین تھے۔ لیکن رب العالمین نے عزاداری کی تو حکیم غلام مرتضیٰ کے حادثہ مرگ پر کی، جو نبی تھے نہ صدیق، نہ مہاجر تھے نہ شہید، نہ زاہد تھے نہ عارف، نہ عابد اور نہ عالم تھے نہ حافظ۔ غرض کچھ بھی نہ تھے۔

لیکن میں اس بھید کو افشاء کر دینا چاہتا ہوں کہ سنت مستمرہ کے خلاف ایسا کیوں ہوا؟ سو معلوم ہوا کہ مرزا غلام مرتضیٰ صاحب میں دو خصوصیتیں ایسی پائی جاتی تھیں جو نہ کسی نبی میں گزری ہیں نہ کسی صدیق میں نہ شہید، نہ عارف اور نہ کسی ولی میں!

۱...... وہ مرزا غلام احمد الہامی بقول خود سوروں اور کتوں میں بیٹھنے والے کا والد تھا۔

۲...... وہ بے نماز تھا۔ بقول مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے: ’’ایک بغدادی مولوی آیا تو آپ (مرزا غلام مرتضیٰ) نے اس کی کمال خدمت کی۔ مگر اس نے کہا کہ تم نماز نہیں پڑھتے؟ آپ نے کمزوری کا اعتراف کیا۔ ان میں تکرار ہوتا رہا۔‘‘ (سیرت المہدی ج اول ص ۲۱۲)

اس تحریر سے معلوم ہوا کہ حکیم غلام مرتضیٰ ایک بے نمازی آدمی تھا اور اس کے عقائد اور اعمال کے متعلق مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے ماہوار رسالہ ’’اشاعت السنۃ‘‘ میں لکھا تھا کہ: ’’الہامی صاحب کے والد مرزا غلام مرتضیٰ ایک حکیمانہ مذہب رکھتا تھا۔ (یعنی دہریہ تھا) اگر مذہب کی طرف کچھ میلان تھا تو تشیع کی طرف تھا اور اس پیرانہ سالی میں جبکہ میں نے ان کو دیکھا ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ارکان شرعیہ کا التزام بالکل نہ تھا۔ ممنوعات شرعیہ کا حال ہم نہیں لکھتے۔ یہ خود قادیانی سے یا اس کے دوستوں سے پوچھنا چاہئے۔‘‘ (اشاعۃ السنۃ ج۱۶ ص۱۷۱) تو مرزا صاحب کے ان حالات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جب ایسے شخص کی موت پر ماتم پرسی کی گئی۔ جس کے عقائد و اعمال دیکھنے کے نہیں ہیں۔ یہ وہ خدا تو نہیں ہو سکتا جو رب السموات والارض ہے۔ بلکہ رئیس قادیان کا حاجی خدا ہوگا۔ جیسے ٹیچی ٹیچی یا اس قسم کے دوسرے بکواس بیہودہ نام سے یاد کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ امر مسلم ہے کہ کوئی بشر دار دنیا میں اپنی سر کی آنکھوں سے رب العالمین کی رویت کی تاب نہیں لا سکتا۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام طالب دیدار ہوئے تو رب العالمین نے فرمایا تھا تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے۔ چنانچہ رب العالمین نے حضرت کلیم اللہ کا کمال اشتیاق دیکھ کر پہاڑ پر ایک تجلی فرمائی۔ پہاڑ کے پرخچے اڑ گئے۔ حضرت کلیم بھی تاب نہ لا سکے۔ ایک جلیل القدر نبی بھی عیاناً دیکھنے کی تاب نہ لا سکا۔ لیکن قادیان کا دہقان کہتا ہے کہ رب کریم نے دوست کی طرح حکیم غلام مرتضیٰ کے حادثہ مرگ پر عزا پرسی کی۔ شیطان کا دوست شیطان ہی ہوتا ہے تو ابلیس نے آکر ماتم پرسی کی ہوگی کہ شیطان کا تخم بونے والا اور اپنی صلب سے نکلنے والے خانہ ساز مسیح موعود کو داغ فرقت دے کر اس سرائے فانی سے کوچ کر چلا۔

صرف ایک سوال!

مولانا مفتی محمد فاروق!

دنیا کے بڑے بڑے عیار، مکار، فریب کار، دھوکہ باز اور دین بیزار لوگ آئے اور اچھے بھلے انسانوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر عیارانہ چال بازیوں سے اپنی اصلیت کو دنیا سے مخفی رکھنے کی سرتوڑ کوشش کرتے رہے۔ مگر حق تعالیٰ شانہ نے ان کے مقابلہ میں ایسے صاحب بصیرت رجال کار اہل حق پیدا فرمائے جو اپنی فراست ایمانی کی بدولت ان کی فریب کاریوں سے پردہ چاک کرتے چلے آئے۔

آج ایک ایسے مکار و عیار شخص کی حیرت انگیز داستان سناتے ہیں جو نہ تو اپنے آپ کو مسلمان ثابت کر سکتا ہے اور نہ ہی کافر ہونا تسلیم کرتا ہے۔ مشہور قادیانی مبلغ خواجہ کمال الدین ایک مرتبہ رنگون گیا۔ بڑا ہی عیار، چالاک اور چال باز تھا۔ اس نے اہل رنگون کے سامنے اپنے اسلام کا دعویٰ کیا اور اپنے کفر بواح کو چھپانے کی بھرپور کوشش کی۔ کہنے لگا: ''ہم قرآن کو مانتے ہیں۔ حضور a کو سچا رسول تسلیم کرتے ہیں۔ غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے۔ یہ علماء خواہ مخواہ ہمیں کافر کہتے ہیں اور ہمیں بدنام کرتے ہیں۔ حالانکہ ہم سچے اور پکے مسلمان ہیں۔''

سادہ لوح مسلمان اس عیار کی باتوں میں آجاتے اور خاموش ہو جاتے۔ اس کی تقریریں ہونے لگیں۔ عوام میں دن بدن اس کو مقبولیت حاصل ہونے لگی۔ مقامی علماء سے اس کی گفتگو بھی ہوئی۔ مگر چال بازی کی وجہ سے اپنی اصلیت ظاہر نہ ہونے دیتا، اور بڑی ڈھٹائی سے قادیانیت کے کفر کو اسلام کا لبادہ اوڑھا کر غیر محسوس طریقے سے اس کا پرچار کرنے لگا۔ حقیقت واقعہ یہ ہے کہ علماء نے اپنے فتاویٰ میں، عدالتوں نے اپنے فیصلوں میں، پاکستان کی قومی اسمبلی اور تقریباً تمیں اسلامی ممالک نے اپنے قانون میں چھ بنیادی وجوہ کفر:

۱...... ختم نبوت کا انکار۔

۲...... دعویٰ نبوت کہ ایسی ہی نبوت مراد ہے جیسے پہلے انبیاء علیہم السلام کی تھی۔

۳...... ادعائے وحی اور اپنی وحی کو قرآن کی طرح واجب الایمان قرار دینا۔

۴...... عیسیٰ علیہ السلام کی توہین۔

۵...... آنحضرت a کی توہین۔

۶...... عام امت محمدیہ کی تکفیر۔

کی بناء پر مرزائیوں کے تمام گروہوں کو دائرہ اسلام سے خارج، مرتد اور کافر قرار دیا۔ جبکہ سعودی عرب، لیبیا اور دیگر اسلامی ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع اور انہیں ''عالم کفر کا جاسوس'' قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ آپ a کی ختم نبوت میں امت مسلمہ کی وحدت کا راز مضمر ہے۔ علاوہ ازیں ''قادیانیت کے کفر پر'' مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ قادیانی نے علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی امامت میں بانی

پاکستان قائداعظم محمد علی جناح مرحوم کے جنازہ کے موقع پر ''غیر مسلم سفراء'' کے ساتھ اظہار یکجہتی کر کے جنازہ میں شرکت نہ کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ ''مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر خارجہ سمجھ لیا جائے یا مسلمان حکومت کا کافر وزیر خارجہ۔'' اسی طرح چوہدری ظفر اللہ خان نے بھی تاریخ میں اپنی شہادت ریکارڈ کرائی کہ ''مسلمانوں کا مذہب الگ ہے اور قادیانی ان سے الگ ایک نئے مذہب کے پیروکار ہیں۔''

چنانچہ خواجہ کمال الدین کی فتنہ انگیزیوں کی وجہ سے رنگون کے ذمہ دار بہت فکرمند تھے کہ عوام کو کس طرح اس فتنہ سے محفوظ رکھیں۔ اہل رنگون کو کیسے فتنہ ارتداد سے تحفظ فراہم کر کے ان کا ایمان بچایا جاسکے۔ طویل غور و خوض کے بعد طے پایا کہ اس کے لئے امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی صاحب کو بلایا جائے۔ چنانچہ اس فتنہ خبیثہ کے استیصال کے لئے حضرت کو مدعو کیا گیا۔ ادھر رنگون میں حضرت کی تشریف آوری کی شہرت بھی ہوگئی کہ بہت جلد مولانا عبدالشکور لکھنوی تشریف لارہے ہیں۔ وہ اس سے گفتگو کریں گے۔ لیکن سنت اللہ یہ ہے کہ جب نور آتا ہے تو ظلمت اور تاریکی خود بخود چھٹ جاتی ہے۔ جب حق آتا ہے تو باطل اس کا سامنا نہیں کرسکتا......!

بالآخر چشم فلک نے ''جاء الحق وزھق الباطل'' کا عملی مظاہرہ دیکھا کہ خواجہ کمال الدین نے مولانا کا نام سنتے ہی راہ فرار اختیار کرنے میں ہی عافیت دیکھی۔ مولانا تشریف لائے، مولانا نے اپنے ایمان افروز خطبات میں عوام کو حقیقت سے باخبر کیا۔ جس سے عوام نے سکھ کا سانس لیا اور اپنے ایمان کے بچ جانے پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ اس کے بعد مولانا لکھنوی نے رنگون کے ذمہ دار علماء کرام کا اجلاس بلایا اور فرمایا کہ آپ حضرات نے غور فرمایا کہ وہ کیوں فرار ہوگیا ہے؟ وہ سمجھ گیا تھا کہ ''میں اس سے صرف ایک سوال کروں گا کہ ''تمہارے نزدیک مرزا قادیانی مسلمان ہے یا کافر؟''

اس کے پاس اس کا جواب نہیں تھا۔ جو جواب بھی دیتا پکڑا جاتا۔ کیونکہ قادیانی ہوتے ہوئے مرزا کو کسی حال میں کافر تو کہہ نہیں سکتا تھا۔ اگر مسلمان کہتا تو اس پر بھی اس کی گرفت ہوتی کہ جو شخص حضور a کے بعد مدعی نبوت ہو وہ کسی حال میں مسلمان نہیں رہ سکتا۔ ایسے آدمی کو مسلمان سمجھنا خود کفر ہے۔ میں اس سے صرف یہی سوال کرتا اور انشاء اللہ وہ اسی ایک سوال پر لاجواب ہوجاتا اور اس کا راز فاش ہوجاتا۔ (ندائے رحیمیہ ملتان: محرم تا ربیع الاوّل ص۲۴،۲۵)

حیات نو کیپسول
ضائع شدہ توانائی کو بحال کرنے کیلئے
New Gin-X ہربل

نیو گیسٹوسن
ساہیوال پھکی، جدید حب سلیمانی

السعید
ہومیو پیتھ ہربل فارمیسی
دیپالپور بازار ساہیوال
Mob:0321-6950003

ڈیلرز: 0321-6418196 0321-4130070-4538727 0300-6958536
0301-6703827 0307-5646309 0313-5383497
0345-6195912 0322-5108191 0333-5203553 0333-5507627
0321-6345069-6110802 0333-9615996 0300-5785587 0346-6262981
0322-2277182-0300-7966306 0344-6262954 0344-6262359 0331-6492682
0333-7124782 0321-4579389-3553193
054-3412447 0306-6748911 041-8728704 0332-2800795

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

سہ ماہی اجلاس مبلغین ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۲۶،۲۵ ربیع الاول ۱۴۳۴ ہجری مطابق ۷، ۸ فروری ۲۰۱۳ء بروز جمعرات، جمعہ منعقد ہوا۔ جس کی مختلف نشستوں کی صدارت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا اور مولانا غلام حسین نے کی۔ اجلاس میں تیس کے قریب ملک بھر سے آئے ہوئے مبلغین حضرات نے شرکت فرمائی۔ اجلاس میں علامہ عبدالستار تونسوی، مولانا محمد اشرف ہمدانی، مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری، مولانا سید حسان علی شاہ، مفتی محمد صالح، مولانا محمد اجمل شاہین، مولانا غریب اللہ صوابی، قاری عبدالتواب الحسینی پنوعاقل، قاضی حسین احمد، پروفیسر غفور احمد، سید کمال شاہ، حافظ رانا محمد ابوبکر بھکر، حافظ محمد یوسف بہاولپور، مولانا نذیر احمد داماد مولانا غلام غوث ہزارویؒ، حافظ نثار احمد بہاولپور، اہلیہ محترمہ حضرت میاں مسعود احمد دین پوری، قاری سعید احمد گنگ، چوہدری محمد طفیل، مولانا قاری عبدالحئی عابد لاہور، مولانا عبدالقیوم ہزاروی، مولانا محمد الیاس خطیب آرمی لودھراں، حافظ احمد زکریا نواب شاہ، والدہ محترمہ مولانا تاج محمد، والد محترم منظور احمد راجپوت ایڈووکیٹ سمیت تمام مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی اور دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ اجلاس میں محبت نبوی کے تقاضے، فتنہ قادیانیت، آئینہ قادیانیت، فیصلہ آپ کریں لٹریچر چھاپنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ممبر سازی کی رفتار تیز کرنے اور جمادی الاآخر تک ممبر سازی کی تکمیل اور جماعتوں کی تشکیل کا فیصلہ کیا گیا۔ انٹرنیٹ کے لئے مرکزی دفتر ملتان سے ویب سائٹ کھولنے کا فیصلہ کیا گیا تاکہ اس ذریعہ ابلاغ کے ذریعہ قادیانیت کا مؤثر مقابلہ کیا جاسکے۔ تمام مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ وہ آئینہ قادیانیت جامعات میں پڑھانے کی کوشش کریں اور جامعات کی انتظامیہ سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنی جامعات میں مبلغین کو ہفتہ میں ایک لیکچر دینے کی سہولت دیں۔ کراچی کے حالات پر تشویش کا اظہار کیا گیا جید علماء کرام اور طلبہ دین کے قتل کی پرزور مذمت کی گئی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچائے۔ ۲۸ فروری کو ملتان میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کے انتظامات کے لئے مولانا محمد اسحاق ساقی کی سرکردگی میں کمیٹی قائم کی گئی۔ قومی اسمبلی کے ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلے سے متعلق مکمل ریکارڈ جو اکیس جلدوں پر مشتمل ہے، میں سے ۱۸ جلدوں کی کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کی تکمیل پر اللہ پاک کا شکر ادا کیا گیا اور شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کی مساعی جمیلہ پر انہیں خراج تحسین پیش کیا گیا۔ ۲۸ فروری ملتان، ۶ مارچ پنوعاقل، ۷ مارچ سکھر، ۸ مارچ نواب شاہ، ۱۸ اپریل جھنگ، ۱۹ اپریل فیصل آباد، ۲۷ اپریل گوجرانوالہ کی کانفرنسوں کی کامیابی کے لئے مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد حسین، راقم الحروف پر مشتمل کمیٹی قائم کی گئی۔

اخباری اطلاعات کے مطابق معروف قادیانی پس منظر رکھنے والی وکیل عاصمہ جہانگیر کی نگران وزارت عظمیٰ کے لئے مبینہ طور پر نام آنے کی مذمت کی گئی اور مسلم لیگ ن سے نام واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا اور اجلاس میں اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ کسی قادیانی پس منظر رکھنے والے کو چور دروازے سے پاکستان کی وزارت عظمیٰ کے لئے تقرری کو کسی صورت میں قبول نہیں کیا جائے گا۔ اجلاس میں کئی ایک تنظیمی فیصلے کئے گئے۔ اجلاس مولانا عابد کمال کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

آل پارٹیز احتجاجی مظاہرہ ٹوپی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل ٹوپی کے زیر اہتمام شاتم رسولؐ کے خلاف تاریخی احتجاجی جلوس ٹوپی شہر کے مینا بازار سے شروع کر کے بس سٹینڈ پہنچ کر جلسہ کی شکل اختیار کر گیا۔ مظاہرے کی قیادت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع صوابی کے امیر مولانا اعزاز الحق نقشبندی شاہ منصوری ضلعی نائب امیر مفتی نصیر احمد مسئول وفاق المدارس، فیضان الحق شاہ منصوری، مولانا عبدالسلام اعوان، مولانا روشن زیب اور دیگر سیاسی مذہبی پارٹیوں کے قائدین کرتے رہے۔ مظاہرے سے مولانا اعزاز الحق نقشبندی، مفتی نصیر محمد مسئول وفاق المدارس، مولانا تاج نبی خان جے یو آئی ف، جمیل ایڈووکیٹ جے یو آئی س، سلیم بہادر، امیر نواز خان جماعت اسلامی، بہات خان اے این پی، ملک نواز خان پی پی پی، سہیل خان تحریک انصاف، شہرام خان ترکی عوامی جمہوری اتحاد، خالد بصر، الرحمت ٹرسٹ، امیر باچا انجمن تاجران ٹوپی، عظمت خان بخت شیر یونین آف جرنلسٹ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا روشن زیب، مولانا عبدالسلام اعوان، مولانا حق نواز، مولانا سعید الرحمن، مولانا بختیار، مولانا شوکت زمان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رسول اکرم a کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کی جائے گی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوہاٹ رکنیت سازی مہم کا افتتاح کیا گیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تین سالہ رکنیت سازی مہم کا آغاز پورے ملک کی طرح کوہاٹ میں بھی پورے جوش و خروش سے کیا گیا۔ جماعت ختم نبوت کوہاٹ ڈویژن کے فیصلے کے مطابق مدرسہ عربیہ اسلامیہ محلہ پراچگان بازار مصطفیٰ کوہاٹ شہر میں رکنیت سازی مہم کی افتتاحی جلسہ کا پروگرام رکھا گیا تھا۔ جس کے مہمان خصوصی مفتی شہاب الدین پوپلزئی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ خیبر پختونخواہ تھے۔ جلسے سے ضلع کوہاٹ کے ناظم تبلیغ مفتی نعمت اللہ حقانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ اکابر کی جماعت ہے اور اس جماعت کی افرادی تعداد میں اضافہ خیر و برکت کا ذریعہ ہوگا اور یہ جماعت خالصتاً ایک مذہبی جماعت ہے اور ہر دور میں اس کی سرپرستی اولیا کرام نے فرمائی ہے۔

جلسہ کے مہمان خصوصی مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے اپنے خصوصی خطاب میں اس بات پر زور دیا کہ ہر مسلمان کو اس رکن سازی میں بھرپور حصہ لینا چاہئے۔ کیونکہ ہمارے اسلاف نے بڑے تحمل کے ساتھ آئین و دستور پاکستان کے دائرے میں رہتے ہوئے فتنہ قادیانیت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ یا تو وہ وقت تھا کہ جو شخص ختم نبوت زندہ باد کر نعرہ لگاتا تو اس کا سینہ گولیوں سے چھلنی کیا جاتا اور اس وقت کے حکمران طبقے کے مظالم کو برداشت کرتے رہے۔ یا پھر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کا مبارک دن تھا کہ قومی اسمبلی آف پاکستان کے فلور پر قادیانیت کو پرکھا گیا اور قادیانیت کے کفر

پر تمام ارکان اسمبلی نے مہر ثبت کر دی اور یہی وراثت ہمیں اپنے اسلاف نے دی ہے اور ہم ہر تین سال بعد اس کو آپ لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ لوگ گذشتہ کی طرح اس دفعہ بھی بھرپور حصہ لیں گے۔ آخر میں سٹیج سیکرٹری مولانا محمد عاصم شنواری نے ایک قرارداد پیش کی جو کہ مدارس اور مساجد کے علماء کرام مدرسین اور آئمہ مساجد کے بارے میں تھی۔ جس میں مختلف ایجنسیوں کے اہلکار آئے روز ان کا ڈیٹا معلوم کرنے مدارس اور مساجد میں آتے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اس دین دار اور محب وطن لوگوں میں غم وغصہ کی لہر پیدا ہوگئی ہے جو کہ قابل مذمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک وفاق المدارس العربیہ اور قائد جمعیت ہمیں اجازت نہیں دیتے، ہم کسی ایجنسی اہلکار کو کسی قسم کا کوئی ڈیٹا چاہے وہ فرد کا ہو یا مدرسے کا، ہم دینے کے لئے بالکل تیار نہیں ہیں۔

جلسہ میں شیخ الحدیث مولانا عبدالمنان، نائب شیخ الحدیث حافظ عطاء المنان، مفتی محمد مجاہد، شیختان، ضلعی خطیب مفتی شفیع اللہ، سابقہ ممبر قومی اسمبلی مفتی ابرار سلطان لاچی، مولانا امانت شاہ حقانی لاچی، مولانا عمر سید لاچی، مفتی ضیاء الدین، حافظ زین العابدین و قاری اکبر علی شاہ خٹک کالونی، مولانا محب اللہ، مفتی محمد اسلام، حاجی عبدالجمیل پراچہ، قاری فتح محمد، الحاج ٹھیکیدار غلام حبیب صدر آل کنٹریکٹرایسوسی ایشن صوبہ خیبر پختونخواہ کے علاوہ کثیر تعداد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوہاٹ کے کارکنان نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس گوجرانوالا کے انتظامات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تاریخی ختم نبوت کانفرنس ۲۷ اپریل ۲۰۱۳ء بروز ہفتہ منی اسٹیڈیم شیخوپورہ روڈ بعد نماز مغرب منعقد ہو رہی ہے۔ کانفرنس کے انتظامات کے لئے ایک اجلاس امیر ضلع حضرت مولانا محمد اشرف مجددی کی صدارت میں ہوا۔ جس میں پروفیسر ڈاکٹر عبدالماجد مشرقی کو صدر استقبالیہ اور مولانا حافظ گلزار احمد آزاد کو ناظم استقبالیہ مقرر کیا گیا اور مولانا مفتی فخر الدین، شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی، حافظ محمد یوسف عثمانی، علامہ محمد ایوب صفدر، مولانا صوفی ریاض احمد خان سواتی، مولانا عبدالواحد رسول نگری، مولانا قاری گلزار احمد قاسمی، مولانا قاری محمد رفیق عابد علوی، حاجی محمد شاہ زمان، پیر طریقت حافظ نذیر احمد، مولانا مفتی جمیل احمد، چوہدری بابر رضوان باجوہ، مولانا شاہ نواز فاروقی، مولانا حافظ محمد صدیق نقشبندی، مولانا محمد ناصر، مولانا محمد داؤد، قاری نذیر الرحمٰن، مولانا مراد اللہ خان، مولانا اشرف مجددی، مولانا قاری منیر احمد قادری، مولانا محمد عارف شامی، سید احمد حسین کو استقبالیہ کمیٹی کے ارکان مقرر کیا گیا۔ کانفرنس کے لئے حافظ گلزار احمد آزاد، مولانا عبدالواحد رسول نگری، مولانا محمد عارف شامی اور سید احمد حسین زیر پر مشتمل رابطہ کمیٹی تشکیل دے دی گئی۔ کمیٹی کے اراکین نے گوجرانوالہ ضلع کی تحصیلوں اور مضافاتی اضلاع کے دورے شروع کر دیئے ہیں۔

قادیانی مردہ نکال دیا گیا

ڈاہرانوالی تھانہ صدر حافظ آباد میں قادیانیوں نے شرارتاً اپنا مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حافظ آباد کے رہنماء حافظ عبدالوہاب جالندھری نے مقامی انتظامیہ کے تعاون سے اس مردہ کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکلوادیا۔

تبصرہ کتب!

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے……ادارہ!

مقالات گیلانی: مولانا سید محمد اکبر شاہ بخاری: صفحات: ۳۵۲: قیمت درج نہیں: ناشر و ملنے کا پتہ: مکتبہ عمر فاروق ۴/۴۹۱، شاہ فیصل کالونی کراچی!

حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی، حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ، امام العصر مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ ایسے نابغہ روزگار حضرات کے شاگرد اور حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ارادت مند تھے۔ ان حضرات کی صحبت نے علم وفضل کا شاہکار بنادیا۔ آپ جہاں رہے ممتاز رہے۔ دارالعلوم دیوبند کے وابستگان میں حق تعالیٰ نے جنہیں نمایاں طور پر لکھنے کا ملکہ دیا۔ ان میں ممتاز نام بلکہ صف اوّل میں کرسی نشین یا تسبیح کے امام کا آپ کو درجہ حاصل تھا۔ آپ نے جس عنوان پر قلم اٹھایا اسے دلائل سے ایسا دلآویز بنادیا کہ اس دل آفرینی پر دنیا قلم وقرطاس عش عش کر اٹھی۔ ان کی ہر تصنیف شاہکار ہوتی تھی۔ آپ کے مختلف موضوعات پر مختلف مضامین ومقالہ جات جو مختلف رسائل واخبارات میں بکھرے ہوئے تھے۔ ان بکھرے ہوئے موتیوں کو جمع کر کے موتیوں کی مالا حضرت مولانا سید محمد اکبر شاہ بخاری نے تیار کردی ہے۔ مولانا سید اکبر شاہ کو اللہ تعالیٰ نے خیر کی توفیق سے نوازا ہے۔ ان کی یہ کوشش بھی ان کے حسن انتخاب کا لازوال شاہکار ہے۔ طباعت، جلد، کاغذ جتنے معیاری ہیں۔ پروف ریڈنگ اتنی ہی زیادہ توجہ طلب ہے۔ لگتا ہے پروف ریڈر کوئی میری طرح کا تھا۔ امید ہے کہ قارئین اسے ہاتھوں ہاتھ لیں گے کہ واقعی علوم گیلانیؒ سے بھرپور استفادہ کا موقع ہے ہاتھ سے نہ جانے پائے۔

ذکر زکریا: تقدیم: مولانا انیس احمد مظاہری: ترتیب مولانا فیروز اختر ندوی: صفحات: ۶۲۰: قیمت درج نہیں: ناشر: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، اردو بازار لاہور: ملنے کا پتہ: مکتبہ الحرمین الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور!

برکۃ العصر، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کی یاد میں دوروزہ بین الاقوامی علمی مذاکرہ ۲۴، ۲۵ر مارچ ۲۰۰۴ء کو جامعہ اسلامیہ مظفر پور اعظم گڑھ انڈیا میں منعقد ہوا۔ اہل قلم واہل دل اس دوروزہ مذاکرہ میں تشریف لائے اور حضرت شیخ الحدیث کی شخصیت پر مقالہ جات پیش کئے۔ موضوعات کو پہلے متعین کردہ مقالہ نگار حضرات کے ذمہ لگایا گیا کہ وہ اپنے موضوع پر مقالہ لکھ کر تشریف لائیں۔ یوں دوروزہ مذاکرہ میں حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے مہد سے لحد تک حالات خوبصورت انداز میں ان مقالہ جات میں قلمبند ہوگئے۔ نامور، گرامی قدر شخصیات نے حضرت شیخ الحدیث کے حالات کو ایسے نکھار کے پیش کیا کہ دنیا عش عش کر اٹھی۔ مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی جو اس وقت روئے زمین پر تحقیقی خدمات کے حوالہ سے ایک پہچان رکھتے ہیں۔ آپ نے ان مقالہ جات کی جمع وترتیب کا کام مولانا فیروز اختر ندوی کے ذمہ لگایا۔ سواچھ سو صفحات پر مشتمل اس کتاب میں ۴۸ حضرات کے ۴۸ مقالہ جات

جمع ہوگئے ہیں۔ آپ پڑھیں تو حضرت شیخ الحدیث کی زندگی کی فلم آپ کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگ جائے گی اور خود کو شیخ کی مجلس میں حاضر باش پائیں گے۔ اللہ رب العزت ہمارے مخدوم حافظ محمد صغیر کو بہت ہی جزائے خیر دیں کہ ان کی توجہ عالی سے یہ فیض سہارنپور سے پاکستان لاہور منتقل ہوا۔ جسے آپ کے صاحبزادہ ہمارے مخدوم مولانا محمد انیس مظاہری نے خوبصورت طباعت سے مزین کر کے اسلامیان پاکستان ومحبان حضرت شیخ پر عظیم احسان فرمایا۔ پڑھیے اور دوسروں کو پڑھایئے کہیں تاخیر محرومی کا باعث نہ بن جائے۔

پیکر عزم وہمت استاذ اور شاگرد: تالیف: مولانا سید مفتی محمد سلیمان منصور پوری: صفحات: ۸۰:
قیمت: ۷۰ روپے: ملنے کا پتہ: مکتبہ محمودیہ نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور!

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے متعلق چند مضامین جو حضرت مولانا محمد سلمان منصور پوری کے قلم سے نکلے۔ اس کتابچہ میں انہیں جمع کر دیا گیا ہے۔ مضمون نگار حضرت مدنیؒ کے نواسے ہیں۔ جامعہ قاسمیہ مسجد شاہی مراد آباد انڈیا کے استاذ الحدیث واستاذ الفقہ ہیں۔ صاحب طرز ادیب وخطیب ہیں۔ ان کے رشحات قلم پھر ایسے اکابر کے متعلق، انتہائی ثقہ معلومات۔ عقیدت واحترام کے جلو میں پڑھیں کہ ایمان تازہ ہوگا۔

پریس کانفرنس گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف مجددی، قاری منیر احمد، حافظ محمد یوسف عثمانی، مولانا محمد عارف شامی، نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایک منصوبہ کے تحت کراچی میں علماء کرام کو ٹارگٹ کلنگ کے ذریعہ شہید کیا جارہا ہے اور حکمرانوں کی پیشانی پر کوئی بل نہیں آتا۔ حال ہی میں کراچی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اجمل شاہینؒ اور ڈرائیور سید کمال شاہؒ کو فائر کر کے شہید کر دیا گیا۔ قبل ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ، مولانا مفتی جمیل خانؒ، مولانا نذیر احمد تونسویؒ، مولانا مفتی سعید احمد جلالپوریؒ، مولانا مفتی فخر الزمانؒ کو شہید کیا گیا۔ جن کے قاتل آج تک گرفتار نہیں ہوئے۔

مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی میں ایصال ثواب

۳ ربیع الاول بروز بدھ بعد نماز ظہر مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی، چناب نگر میں مدرسہ کے جمیع طلبہ (تقریباً پونے چار صد) اور اساتذہ کرام ودیگر نمازیوں نے اجتماعی طور پر قرآن پاک پڑھ کر حضرت مولانا میاں مسعود احمد، سجادہ نشین درگاہ عالیہ قادریہ دین پور شریف کی اہلیہ محترمہ اور مناظر اسلام مولانا عبدالستار تونسویؒ اور مولانا سید محمد اشرف ہمدانیؒ اور قاضی حسین احمد ودیگر مغفورین ومرحومین کے لئے ایصال ثواب کیا۔ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کی مغفرت فرما کر انہیں جوار رحمت میں جگہ عطاء فرمائے۔ آمین!

7 مارچ 2013 بروز جمعرات بعد نماز مغرب
ان شاء اللہ
بمقام
مرکزی جامع مسجد
بندر روڈ
سکھر
عظیم الشان
ختم نبوت کانفرنس
زیر صدارت
حکیم العصر محدث کبیر
ولی کامل مخدوم العلماء
حضرت اقدس
شیخ الحدیث
مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب
دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
زیر نگرانی
حضرت مولانا
قاری خلیل احمد بندھانی صاحب
خطیب مرکزی جامع مسجد
زیر نگرانی
شیخ التفسیر
حضرت مولانا
عبداللطیف اشرفی صاحب
ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر
منجانب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر
0302-3623805

بتاریخ 27 اپریل 2013
بعد نماز مغرب
بروز ہفتہ
بمقام
تاریخی
عظیم الشان
ختم نبوت کانفرنس
گوجرانوالہ
ملک کے جید علماء مشائخ عظام اور ممتاز سیاسی سماجی قائدین دانشور اور قانون دان
خطاب فرمائیں گے
زیر صدارت
حکیم العصر محدث کبیر
ولی کامل مخدوم العلماء
حضرت اقدس
شیخ الحدیث
دامت برکاتہم
مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ

دکھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت عطائی معالجین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے۔ میرے بھائیو! صحیح علاج کے لئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خونی بواسیر ہوں اور تکے کباب روسٹ بروسٹ وغیرہ بھی کھائے جائیں اور پھر شفاء کی اُمید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور تیزابیت بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کو فائدہ ہو جائے جگر کی تحریک میں گھی کا کھانا موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

☆ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب ونظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران کم از کم ایک لاکھ ملکی وغیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں دو ایوارڈ اور ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں خدانخواستہ آپ یا آپ کا جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ انشاءاللہ شفائے کاملہ و عاجلہ ہوگی۔

☆ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور دوائی نہیں ہے، کوئی زہریلی دوائی نہیں ہے، کوئی کشتہ شدہ دوائی نہیں ہے، کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے جس لیبارٹری سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے پندرہ روزہ کورسز کی قیمتیں درج ذیل ہیں۔

نام مرض	روپے	نام مرض	روپے	نام مرض	روپے
پتھری	1000	شوگر	1000	موٹاپا	1000
دمہ	1000	سوکڑہ	1000	دردیں	1000
بلڈ پریشر	2000	السر	2000	سوزاک	2000
اسقاط حمل	2000	دبلا پن	3000	تبخیر معدہ	3000
اٹھرا	3000	تزابیت	3000	رسولیاں	3000
بواسیر	3000	کیرا	3000	پھل بہری	3000
ٹی بی	3000	رعشہ	3000	امراض مردانہ	3000
بے اولادی	3000	امراض بول	3000	مرگی	5000
امراض ایام	3000	کمی خون	3000	جنون	5000
استسقاء	5000	یرقان	5000	کمی سپرم	10000
اعصابی کمزوری	5000	آتشک	5000	تھیلے سیمیا	10000
ہیموفیلیا	10000	لیوکیمیا	10000		

☆ کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کے لیے رقم پہلے بھیجیں۔ ملاقات کرنے کے لیے فون پر پہلے وقت لے لیں۔

☆ شناختی کارڈ نمبر 35103-1466875-3

☆ اکاؤنٹ نمبر حبیب بنک (عمر آباد) 13487900227901

☆ اکاؤنٹ نمبر یو۔بی۔ایل اومنی 0345-7545119

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی

نئی منڈی حبیب آباد (واں رادھا رام) تحصیل پتوکی، ضلع قصور 0313-7545119, 0345-7545119

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

فرما گئے یہ ہادی — لا نبی بعدی

تاجدار ختم نبوت ﷺ زندہ آباد

عظیم الشان فقید المثال تاریخی ختم نبوۃ کانفرنس

بیاد خان محمد

تجمل حسین

8 مارچ 2013 بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب

بمقام مسجد روڈ نواب شاہ سندھ

عبدالمجید — عبدالصمد — خواجہ خلیل احمد — عزیز الرحمن جالندھری — عبدالغفور قاسمی

عبدالغفور حیدری — اللہ وسایا — عبدالمجیب قریشی — محمد یحییٰ لدھیانوی — محمد عیسیٰ سموں

احمد میاں حمادی — احسان احمد — اعجاز مصطفیٰ — عزیز الرحمن ثانی — حفیظ الرحمن

محمد یوسف — محمد سلیم — ظفر اقبال — خبیب الرحمن — منظور احمد — احمد زکریا

محمد حسین ناصر — توصیف احمد — عبدالسلام — حزب اللہ — محمد انیس — اسمٰعیل — عبدالقیوم

محمد علی صدیقی — محمد امجد مدنی — محمد یونس — اشفاق احمد — عبداللہ عبدالقادر

محمد اکمل چشتی — محمد یونس — عبدالکریم — محمد عبداللہ — سراج احمد — عبداللطیف — محمد حنیف

محمد تصور — علی اصغر — عطیہ اشتہار تاجر اتحاد کمیٹی نوابشاہ — مصطفیٰ — عطاء الرحمن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ

0302-6961841
0331-3378871
0333-7028157

0303-2970205